تحفہ بریلویت

www.muhammadilibrary.com

مولانا مطیع الحق صاحب

گیلانی اکیڈمی، ناظم آباد کراچی

تحفہ

بریلویت

مولانا مطیع الحق صاحب

گیلانی اکیڈمی، ناظم آباد کراچی

فہرست و مضامین و عنوانات و تحقیق مذاہب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الریم

باب اول اعلیٰ حضرت کا دین ومذہب

جو ان کی کتابوں سے ثابت ہے

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان
کی انہی کی مجلس سجا رہا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی

پیراں دتہ :۔

مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں کئی جگہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے، جن میں ایک یہ ہے کہ انہوں نے اس کتاب میں لکھا ہے کہ

جاننا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

مخلوق میں حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم بھی ہیں تو اس طرح معاذ اللہ حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی شان میں سخت گستاخی ہوئی اور یہ ہر ایک مسلمان کا ایمان ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ کافر ہوتا ہے، لہذا اسماعیل دہلوی کے متعلق جس نے اتنی سخت گستاخی ہے علمائے اسلام کا کیا فتوی ہے؟

عبد اللہ :۔

یقیناً حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا گستاخ اور بے ادب بالقطع والیقین کافر اکفر، بے ایمان دجال، مردود ملعون، ملحد، جہنمی، ضال، مضل اخبث الخلائق بدتر از شیطان لعین ہے، اس زبان و قلم پر ہزار ہزار لعنت جس پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی

گستاخی کا ایک لفظ بھی آئے خدا اس دل پر کروڑوں غضب اور بے شمار لعنت کرے جس دل میں حضور سید عالم فخر نبی آدم سید الکائنات صفوۃ الموجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی و بے ادبی کا خیال تک بھی گذرے۔ ایسا مردود خنزیر اور مخلوق کی ہر ناپاک اور نجس سے نجس چیز سے زیادہ مردود ہے اور ایسا کم نصیب خدا کے ہر مغضوب و ملعون سے زیادہ ملعون ہے، معاذ اللہ، معاذ اللہ وہ حبیب جس کی صفت خدا فرمائے، جس کی تعریف زمین و آسمان میں ہو اس کے گستاخ سے زیادہ لعنتی کون ہو سکتا ہے، واقعی ہر ایک مسلمان کا یہ ایمان ہے اور جو اس میں شک بھی لائے وہ پکا بے ایمان ہے کہ جس طرح خدائے قدوس اپنی صفات میں واحد لاشریک بے نظیر و بے مثیل و بے عدیل ہے، ہر ایک عیب سے منزہ، مقدس اور پاک ہے، بعینہ اسی طرح حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو خدائے قدوس نے تمام مخلوق میں بے نظیر و بے مثیل و بے عدیل اور تمام مخلوقات سے منزہ مقدس بے نقص و عیب پیدا فرمایا۔

خلقت مبرء من کل عیب
کانما خلقت کما تشاء

اور جس طرح خدائے قدوس کی شان میں ایک ذرا سا نقص کافر بنا دیتا ہے بالکل اسی طرح حضور کریم علیہ الصلوۃ و التسلیم کی شان عالی میں جو قرآن و حدیث ثابت ہے رائی کے کروڑویں حصے کے برابر دیدہ دانستہ عیب و نقص ڈالنے والا کافر و بے ایمان ہو جاتا ہے۔

لیکن المجاہد فی سبیل اللہ المہاجر الی اللہ، عالم دین ہدی عاشق رسول خدا حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تقویۃ الایمان میں ہرگز ہرگز (معاذ اللہ) رسول اکرم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی بے ادبی و گستاخی

نہیں کی بلکہ وہ ساری کی ساری کتاب حضور کریم علیہ السّلام کی تعریفوں سے پر ہے۔ اس میں حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے تمام کے تمام فضائل اور آپ کے فیوض وبرکات بیان کئے گئے ہیں۔

پیراں دتہ :۔

لاحول ولا قوۃ اس میں فضائل ہیں؟ اس میں تو کفریہ باتیں اور وہابیت کے قصے ہیں۔

عبداللہ :۔

ہرگز نہیں غلط ہے اور بالکل غلط ہے، اور جو یہ کہے کہ اس میں کفریہ مضامین ہیں اس کے لئے ہم کہتے ہیں "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" اس کے سارے مضامین صرف قرآن مجید کی آیات اور احادیث شریفہ کا ترجمہ اور تفسیر ہیں اور کچھ نہیں، اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ہیں، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی فضیلت اور سب سے بڑی تعریف یہ ہے کہ آپؐ نے اپنی امت کو سب سے اعلیٰ تعلیم اور سے افضل احکام عطا فرمائے پس اس تعلیم واحکام کا بیان کرنا ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کریمہ کا سب سے بڑا اظہار ہے، اور جو شخص قرآن وحدیث سنانیوالے کو کافر کہے تم خود سوچو کہ وہ کون ہوا کرتا ہے؟

تعلیمات نبوی کا مخالف کافر

قرآن وحدیث سنانے والے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پاک خدمت اور حضورؐ کے ارشادات کی تشہیر کرتا ہے گستاخ ہے یا وہ کم نصیب گستاخی کررہا ہے جو قرآن حدیث سنانے والے کو کافر کہہ رہا ہے۔

توبہ کرو خدا سے ڈرو۔ اس چار دن کی زندگی پر خدا تعالیٰ اور خدا کے نیک

بندوں سے اس قدر بدگمان ہونا اور قرآن وحدیث سنانے والوں کو ایسی گالیاں دینا بہت بڑا گناہ ہے، اور خود تمہارے ایمان کا خطرہ ہے۔

پیراں دتہ :۔

آپ نے پھر یہی کہا کہ اس میں فضائل ہیں، جناب وہ تو ساری کتاب کفریہ مضامین سے بھری پڑی ہے وہ کتاب تو اس قدر گمنامی اور ناپاک ہے، کہ اس کو جو ہاتھ میں بھی لے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔

عبداللہ :۔

انا للہ وانا الیہ راجعون تم پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات مقدسہ سے بھرپور منور کتاب کو ناپاک اور گندی کہہ رہے ہو اور خود بہت بڑی گستاخی کررہے ہو۔ اس کتاب میں ہرگز کفریہ مضامین نہیں، بلکہ اس میں تمام قرآن مجید کی آیتیں، حدیثیں اور ان کے ترجمے اور تفسیریں ہیں اور جو شخص قرآن حدیث کے مضامین کو کفریہ مضامین کہے خود سوچو کہ وہ خود کیا ہوتا ہے۔

تقویۃ الایمان میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پاک کے متعلق مضامین ہیں اور ہر ایک کی دلیل قرآن وحدیث سے دی گئی ہے۔ اور کوئی بات خلاف دین اسلام نہیں، تم خواہ مخواہ ایسی کتاب کی گستاخی کرکے خود گستاخ بن رہے ہو۔

اچھا تم یہ بتاؤ کہ تم نے کبھی وہ کتاب پڑھی ہے؟

پیراں دتہ :۔

میں خدانخواستہ وہ کتاب کیوں پڑھتا، میں تو اسے ہاتھ لگانا بھی کفر جانتا ہوں۔

عبداللہ :۔

پھر تم نے جب پڑھی نہیں بلکہ ہاتھ تک نہیں لگایا تو پھر تمہیں معلوم کیسے ہوا کہ اس میں (معاذاللہ) کفر بھرا ہوا ہے؟

پیراں دتہ :۔

ہمارے مولوی صاحب نے ہمیں بتایا اور انہوں نے اپنے رسالوں اور کتابوں میں اس خبیث کتاب کو کفریہ اور ملعون فقرات اور عبارات سے ہمیں آگاہ کیا، اللہ انہیں جزا عطا فرمائے۔

عبداللہ :۔

آپ کے مولوی صاحبان کون سے ہیں۔

پیراں دتہ :۔

ہمارے مولوی صاحبان یہی حضرات ہیں جو بریلی شریف سے تعلق رکھتے ہیں۔

عبداللہ :۔

اچھا اب معلوم ہوا کہ تم اپنے خیال میں سچے ہو، مگر عزیزم وہ جو اس مبارک کتاب کے مضامین کو کفریہ مضامین کہتے ہیں۔ سو وہ از روئے دین محمدیؐ نہیں کہتے، بلکہ وہ اپنے دین ومذہب کی رو سے کہتے ہیں اور واقعی ان کے دین ومذہب کے روئیے اس میں کفریہ مضامین ہیں۔ کیونکہ اسلام کا ہر مضمون ان کے دین ومذہب کے خلاف ہے اور جو چیز کسی دین مذہب کے خلاف ہوتی ہے۔ اس سے وہ کفریہ ہی کہے گا۔

پیراں دتہ :۔

یہ آپ نے کیا کہا کہ دین محمدیؐ اور ہے اور ہمارے علماء کا دین ومذہب اور ہے، یہ تو آپ نے ہمارے مولوی صاحبان پر بہت سخت حملہ کر دیا اور ان کے

اوپر بڑی زبردست تہمت لگادی کہ ان کا دین اسلام کے علاوہ اور کوئی ہے، وہ تو ہر بات قرآن حدیث سے ثابت کرتے ہیں اور ہر وقت اسلام کا نام لیتے ہیں۔

عبداللہ :۔

برادرم! ہم لوگ تہمت نہیں لگاتے، تہمت لگانے والا جھوٹا ہے اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے اور نہ ہم کسی پر حملہ کرتے ہیں، ہم تمہارے مولویوں کی طرح نہیں ہیں کہ خواہ مخواہ بھکا بھکا کر مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں، اور سچے پکے ایمانداروں پر عیب لگاتے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ ہم کسی پر جھوٹا عیب لگائیں میں تم سے یقیناً اور دلیل سے کہتا ہوں کہ شریعتِ اسلامیہ اور چیز ہے اور ان کا دین ومذہب اور۔

اب جب مذہب ہی علیحدہ ہے تو شریعت کی ہر بات ان کے مذہب کے خلاف ہوگی، اب وہ اپنے مذہب کے مخالف شرعی حکم کو خواہ وہابیت کہیں یا کفریہ مضمون کہیں وہ اپنے مذہب کی رو سے کہیں گے۔ اسلامی رو سے نہیں کہیں گے۔

قوم کی جہالت سے ناجائز فائدہ

رہی یہ بات کہ وہ ہر چیز قرآن وحدیث سے ثابت کرتے ہیں سو یہ بھی آپ کی دلیل کوئی مضبوط دلیل نہیں، آپ تو ہیں ان پڑھ، شریعت کا علم تو آپ کے انہیں مولوی صاحبان نے آپ کو سیکھنے نہیں دیا۔ اپنا ہی مذہب سکھانے اور پڑھاتے رہتے ہیں، اب آپ کے سامنے قرآن کی آیت اور حدیث کے الفاظ پڑھ کر جو چاہیں ترجمہ کر دیں آپ کی جانے بلا کہ ترجمہ صحیح کر رہے ہیں۔

یا غلط، اور معاف کیجئے آپ کو تو انہوں نے اس قدر لاعلم اور جاہل بنا دیا کہ آج مسلمانوں میں شاذ ونادر ہی ایسے حضرات نکلیں گے جو یہ بھی سمجھ سکیں کہ آیا یہ جو کچھ مولوی صاحب نے پڑھا ہے یہ قرآن کی آیت اور حدیث شریف ہے بھی یا

نہیں، آپ کے سامنے تو جو کچھ عربی الفاظ پڑھ دیے جائیں اس کو آپ قرآن و حدیث سمجھ لیتے ہیں۔

دیکھو جہالت ایسی بری بلا ہے کہ اس میں آدمی بالکل اندھوں جیسا ہوتا ہے ایک پیر صاحب تھے بڑے لحیم شحیم، موٹے تازے لیکن تھے بیچارے کندہ ناتراش یعنی قابلیت فیل زمیندار بھی تھے، ایک دفعہ تسبیح ہاتھ میں لئے چوکڑی لگائے بیٹھے تھے کہ کچھ کاشتکار جو معتقد بھی تھے آئے۔

پیر صاحب نے سلام کا جواب دیکر رعب دار آواز میں کہا یا مزارع **امسال فی الکشت زار تقاطر امطار** ہوا کہ نہ، بیچارے جاہل کاشتکار مرعوب ہو گئے او سمجھے کہ پیر صاحب کوئی وظیفہ پڑھ رہے ہیں اور قرآن حدیث کے کلمات ورد زبان ہیں، حالانکہ یہ جملہ قرآن وحدیث تو کیا ہوتا کسی ایک زبان کا بھی نہیں، کوئی لفظ عربی کا ہے، کئی فارسی کا کوئی اردو کا، اور حاصل صرف یہ تھا کہ اس سال کھیتوں میں پانی کیسا ہے۔؟

قرآن کی آیت کو تو شاید کوئی سمجھ بھی لے کہ یہ قرآن کی آیت ہے یا نہیں، حدیث شریف کو تو کوئی سمجھنے والا عام مسلمانوں میں رہا ہی نہیں ہے اسی وجہ سے یہ آپ کے مولوی صاحبان بہت سی آیات واحادیث کے غلط ترجمے کر کے آپ کو سنا دیتے ہیں اور اپنے دین ومذہب کے موافق بہت سے غلط حدیثیں آپ کو بتا دیتے ہیں، آپ سمجھتے ہیں کہ یہ اسلام کی باتیں آپ کو سنا رہے ہیں حالانکہ وہ ان کے دن و مذہب کی باتیں ہوتی ہیں۔

مرزائی، شیعہ، وہابی سب قرآن وحدیث ہی سناتے ہیں، کیا تم ان کے قرآن وحدیث پر عمل کرو گے؟

پیران دتہ :۔ نہیں

عبداللہ :۔ کیوں

پیران دتہ :۔

اس لئے ان کا مذہب اور ہے اور ہمارا اور، وہ جو قرآن و حدیث سنائیں گے تو اپنے مذہب کے مطابق سنائیں گے۔

عبداللہ :۔

پس اسی طرح سمجھ لو کہ تمہارے مولوی صاحبان کا مذہب بھی اہلسنت و الجماعت نہیں وہ جو قرآن وحدیث سنائیں گے تو اپنے دین ومذہب کے مطابق سنائیں گے۔ تو جس طرح مرزائی اور شیعہ کے قرآن وحدیث کے مسئلوں پر تم عمل نہیں کرتے اسی طرح ان کے بتائے ہوئے مسائل پر بھی عمل نہیں کرنا چاہیے اور رہا اسلام کا نام لینا، سو آج جس قدر گمراہ فرقے ہیں وہ سب اسلام کا ہی نام لیتے ہیں، حدیث کے منکر (چکڑالوی) بھی اسلام کا نام لیتے ہیں ختم نبوت کے منکر مرزائی بھی اسلام ہی کا نام لیتے ہیں اور صحابہ کرام علیہم رضوان کے منکر (شیعہ) بھی اسلام ہی کا نام لیتے ہیں، اسی طرح یہ بھی اسلام ہی کا نام لیتے ہیں کیونکہ جب تک اسلام کا نام نہ لیا جائے اس وقت تک مسلمانوں کو بھکانا مشکل ہے۔

پیران دتہ :۔

آپ بار بار کیسے کہتے ہیں کہ ہمارے مولوی صاحبان کا دین مذہب بھی اسلام کے علاوہ کچھ اور ہے؟

عبداللہ :۔

یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ انکے بانی مذہب نے خود اپنی کتاب

میں کہا ہے کہ میرا دین و مذہب شریعت کے علاوہ اور ہے۔

پیراں دتہ :۔ انکے بانی مذہب کون ہیں؟

عبداللہ :۔

انکے بانی مذہب وہ ہیں جن کو یہ لوگ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت والجماعت مجدد مائتہ حاضرہ موید الملۃ الطاہرہ رضی اللہ عنہ و صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔

پیراں دتہ :۔ ان کا نام کیا ہے؟

عبداللہ :۔ احمد رضا خان۔

پیراں دتہ :۔ یہ کہاں کے رہنے والے ہیں؟

عبداللہ :۔ بریلی کے، یہ سب بریلوی انہیں کو مانتے ہیں اور ان کے ہی دین و مذہب پر عمل کرتے ہیں۔

پیراں دتہ :۔ یہ کہاں لکھا ہے؟

عبداللہ :۔ یہ دیکھو ان کی کتاب ہے "وصایا شریف" لاہور میں چھپی ہے سید احمد ناظم انجمن حزب الاحناف نے اس کو شائع کیا ہے اس کے صفحہ ۸ پر دیکھئے اپنے مرنے سے دو گھنٹے دس منٹ پہلے فرمایا اور لکھوایا۔

شریعت محمدی اور ہے دین مجدد اور

تم سب محبت اور اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو، اور میرا دین و مذہب جو میری کتابوں سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

اب آپ سمجھے ان بریلویوں کا دین و مذہب کیا ہے۔

پیراں دتہ :۔

ہاں بیشک یہ تو عجیب بات معلوم ہوئی کہ شریعت کوئی اور چیز ہے، اور ان کا دین و مذہب کچھ اور، شریعت پر عمل کرنا ضروری نہیں، کیونکہ حتی الامکان کے معنی تو ہیں۔ "جس قدر ہو سکے" اگر نہ ہو سکے نہ کرو، مطلب یہ ہوا کہ شریعت پر عمل اگر ہو سکے تو کر لو ورنہ خیر، لیکن میرے دین و مذہب پر ضرور ضرور عمل کرو، اس کے لئے فرمایا کہ ہر فرض سے اہم فرض ہے، جس کے معنی یہ ہوئے کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرضیکہ ہر فرض سے زیادہ ضروری ہے، یہ بات تو شریعت کے لئے کہنا چاہیئے تھی اور کہی اپنے دین و مذہب کے لئے۔

اور اس سے بھی معلوم ہوا کہ شریعت اور چیز ہے اور ان کا دین و مذہب اور اگر دونوں چیزیں ایک ہوتیں تو پھر علیحدہ علیحدہ بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی، اس کے علاوہ فرماتے ہیں کہ میرا دین و مذہب جو میری کتابوں سے ظاہر ہے۔ شریعت کے احکام تو قرآن و حدیث اور فقہ کی کتابوں سے ظاہر ہیں، ان کا دین و مذہب ان کی کتابوں سے ظاہر ہے، تو معلوم ہو گیا کہ انکا دین و مذہب واقعی شریعت کے علاوہ دوسرا ہے۔ یہ تو آج عجیب بات معلوم ہوئی اب آپ یہ فرمائیے کہ ان کا مذہب کیا ہے، جو ان کی کتابوں سے ظاہر ہے۔

عبداللہ :۔

ان کے دین و مذہب کی مکمل تفصیل تو اسوقت دشوار ہے، کیونکہ وہ کوئی دو چار باتیں تو ہیں نہیں مکمل دین و مذہب ہے البتہ مختصراً بتائے دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ

خلاصہ مذہب اعلیٰ حضرت

خدائے قدوس کی توحید اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و ختم نبوت کا زبان سے اقرار اور عملاً پورا انکار کرنا، توحید و سنت کو ماننا اور اس کے بالمقابل

اپنے دین ومذہب کے شرکیہ عقائد وبدعات خبیثہ کو رائج کرنا، اور جس اللہ کے
بندے نے توحید کی آواز اٹھائی اور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی سنت کریمہ پر
عمل کیا اور دوسروں کو دعوت دی ان پر پورے زوروشور سے کفر کے فتوی جڑنا،
یہ خلاصہ ہے ان کے دین ومذہب کا۔

پیران دتہ :۔

آپ کی یہ بات تو صحیح معلوم ہوتی ہے، کیونکہ یہ لوگ نماز وروزے حج،
زکوۃ کا اتنا ذکر نہیں کرتے اسلام کے اور احکام بھی زیادہ تر نہیں سناتے، بس رات
دن کافر کافر کا وظیفہ پڑھتے ہیں۔ احکام زیادہ نہیں سناتے، فتوے بہت لگاتے ہیں،
اور میں نے آپ کی تقریریں بھی کبھی کبھی سنی ہیں، ان میں فتوی تو کوئی ہوتا
نہیں، اللہ تعالی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات واحکام ہی ہوتے
ہیں۔

عبداللہ :۔

ہاں بھائی وہ احکام الہی کیوں سنائیں، انکو شریعت کے احکام سنانے سے کیا
فائدہ۔ اس پر عمل کرنا ان کے لئے ضروری تھوڑا ہی ہے وہ تو تبلیغ کریں گے
اپنے دین ومذہب کی، جس سے ان کا الو سیدھا ہو اور حلوہ مانڈا چلتا رہے۔

پیران دتہ :۔

یہ تو بڑا غضب کرتے ہیں کہ اپنا حلوہ مانڈا چلانے کیلئے مسلمانوں کا ایمان
خراب کرتے ہیں اور مسلمانوں کو بے ایمان بناتے ہیں۔

عبداللہ :۔

وہ غضب کیا کرتے ان کا تو دین ومذہب ہی یہ ہے، غضب تو آپ لوگ
کرتے ہیں کہ بے سوچے سمجھے ان کے پیچھے لگ جاتے ہیں، مرزائی اگر اپنے دین

مرزائی تبلیغ کر کے گمراہی پھیلاتا ہے تو وہ تو اپنے خیال میں دین کی خدمت کر رہا
ہے، افسوس تو اس مسلمان پر ہے جو اپنی جہالت سے اس کی بکواس کو سچ سمجھ کر
اس کے پیچھے لگ جاتا ہے، اور اپنے ایمان کو ضائع کر دیتا ہے، اس لئے افسوس تو
آپ لوگوں پر ہے کہ آپ نہ قرآن پڑھیں نہ حدیث نہ بزرگان دین کے ارشادات
دیکھیں اور نہ کسی کی بات سنیں بس جوان مولویوں نے کہہ دیا وہ آیت وحدیث ہے،
وہ پتھر پر لکیر ہے، آخر سوچنا تو چاہیے کہ اگر دیوبند کے اتنے بڑے بڑے مولوی،
عالم، فاضل، مجاہد، غازی، سید، پیر جن کا فیض اللہ کے فضل سے ساری دنیائے
اسلام میں جاری ہے اور خود ان کے بڑے بڑے پیر تک ان کے فیض سے
مستفیض ہو رہے ہیں۔ رات دن جن کا مشغلہ قرآن وحدیث فقہ پڑھنا پڑھانا،
وعظ وتبلیغ کرنا اور محض اللہ کے واسطے دین کی تبلیغ کرنا ہے، عیسائی اسلام پر
اعتراض کریں تو جواب دینے والے دیوبندی، عیسائیوں کا مقابلہ وہ کریں
مرزائیوں کا ناطقہ وہ بند کریں، غرضیکہ اسلام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کی عزت ومحبت پر ہر طرح سے جان قربان کرنا اپنی زندگی کا مقصد ٹھہرائیں اور یہ
سب خدمات محض اللہ کی رضامندی کے انجام دیں، کسی سے فیس نہ لیں اجرت
نہ مانگیں وہ تو سارے کے سارے معاذ اللہ غدار، خدا کے دشمن، رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کے مخالف بن جائیں اور جو حلوے مانڈے کھانا اپنا مقصد بنائیں ہر
وقت نیازوں کی، ختم کی فاتحہ اور درود کی داستانیں سنا سنا کر حرام حلال ہڑپ کر
نے کی فکر میں رہیں جن کو مرتے مرتے بھی نہ اللہ یاد آئے، نہ رسول صلی اللہ علیہ
وسلم بلکہ چٹپٹے کھانوں ہی کا خیال دامن گیر ہے، بغیر فیس کے ایک مسئلہ نہ بتائیں،
ایک حرف تک نہ پڑھائیں اجرت کے بغیر وعظ نہ کریں، قرآن وحدیث کو بیچتے
پھریں، اسلام کے کام پر بھی ایک بال تک قربان نہ کریں وہ اتنے پکے سچے

مسلمان عاشق رسول، بلکہ (معاذ اللہ) رسول بن جائیں کہ ان کی ہر ایک بات وحی الٰہی کی طرح سچی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی طرح پکی ہو جائے، بلکہ قرآن وحدیث سے زیادہ بو صحیح سمجھی جائے ہیں سناؤں تو جھوٹا اور وہابی کہلاؤں، وہ اپنی من گھڑت باتیں بتائیں اور اپنا دین و مذہب سکھائیں تو حنفی سنی دیندار کہلائیں یہ آپ لوگوں کی کم فہمی ہے کہ نہیں، آپ کا فرض ہے کہ اگر اور کچھ نہیں تو کم از کم جن لوگوں کو تمہارے سامنے گالیاں دی جاتی ہیں اور کافر کہا جاتا ہے انہیں بزرگوں کی وہ کتابیں تو دیکھ لو جن کے غلط فقرات سنا سنا کر ان اولیاء اللہ کو تم سے کافر کہلوایا جاتا ہے مگر افسوس ہے کہ آپ لوگ بالکل اندھوں کی طرح ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور اپنی عقل و دماغ سے قطعاً کام نہیں لیتے، خدا کے خوف سے اور قیامت کے حساب وکتاب سے قطعاً نہیں ڈرتے، اس بات کا خیال بالکل دل سے نکل چکا کہ قیامت کے روز جب باری تعالیٰ پوچھیں گے۔

ھا تو برھانکم ان کنتم صدقین

"اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل بیان کرو"

تو تم کیا جواب دو گے؟

یک طرف ڈگری

پیراں دتہ :۔

حضرت یہ تو واقعی آپ سچ کہتے ہیں کہ ہم اس طرف توجہ نہیں دیتے مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے مولوی صاحبان منع کرتے ہیں کہ بد عقیدہ لوگوں کی کتابیں نہ پڑھو ان کے وعظوں میں ہرگز نہ جاؤ، بلکہ ان کی مسجدوں میں جا کر اکیلے بھی نماز نہ پڑھو ورنہ وہابی ہو جاؤ گے۔

عبداللہ :۔

ہاں صحیح ہے وہ منع کرتے ہیں اور پورے شد و مد اور زور سے منع کرتے ہیں، محض اس وجہ سے کہ اہل حق کی کتابیں دیکھنے اور اہل حق کی تقریریں سننے سے انکے دجل و مکر کا بھانڈا پھوٹ جاتا ہے اور ان کے دین و مذہب کی ساری قلعی کھل جاتی ہے، اس لئے وہ منع کرتے ہیں، مرزائی مولوی کب چاہتا ہے کہ اس کے ماننے والے کسی اللہ والے مسلمان کی کتابیں پڑھیں اور ان کے وعظوں میں جائیں، وہ تو ہمیشہ منع ہی کرتے ہیں، سوچنا تو تمہیں چاہیے کہ آخر دیوبندی بھی جب قرآن وحدیث وفقہ کو مانتا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرا سی بے ادبی کرنے والے کو کافر، اکفر، بے ایمان، دجال جانتا ہے۔ تو جا کر اس کی بات تو سنیں، مگر نہیں سنتے اور نہ ان کی تحریرات دیکھتے ہو، اس لئے قصور تمہارے مولوی صاحبان کا اس قدر نہیں ہے۔ جس قدر تمہارے ہے، وہ تو اپنا دین و مذہب پھیلا رہے ہیں اور اپنی دنیا بنا رہے ہیں عاقبت سے انہیں سروکار نہیں، اور تم غفلت سے انکے پیچھے لگ کر اپنی دنیا بھی خراب کر رہے ہو اور عاقبت بھی۔

پیراں دتہ :۔

جی بیشک یہ تو آپ صحیح فرما رہے ہیں کہ ہمیں تحقیق ضرور کرنی چاہیے اور بغیر سوچے سمجھے کسی کے متعلق کوئی رائے قائم کرنی نہیں چاہیے، میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ دیوبندی صاحبان کی کتابیں بھی خاص کر وہ کتابیں جن کا ہمارے مولوی تذکرہ کرتے ہیں ضرور پڑھوں گا، لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے جو ابھی ابھی فرمایا کہ ان کو مرتے مرتے بھی خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی یاد نہیں آتی، بلکہ چٹپٹے کھانے یاد آتے رہتے ہیں یہ آپ نے ان کے اوپر الزام لگایا ہے اور آپ نے کہا تھا کہ ہم الزام در تہمت نہیں لگاتے، یہ تو آپ

نے بڑی زبردست تہمت لگادی کیونکہ مرنے کے وقت تو ظالم سے ظالم، بدکار، فاسق اور گنہگار بھی خدا کی یاد کرتا ہے، انکے متعلق آپ کا یہ فرمانا تو بہت بری بات ہے، کہ مرتے مرتے بھی کھانوں کو یاد کرتے رہتے ہیں۔

حقیقت مذہب اعلیٰ حضرت

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

عبداللہ :۔

برادرم! میں کیا کہوں کہ آپ لوگوں کو کس قدر دھوکے میں رکھا جاتا ہے اور آپ خود اپنے کس کو قدر تاریکی میں رکھتے ہیں، بیشک یہ آپ نے صحیح فرمایا کہ مسلمان خواہ کیسا ہی گنہگار سیاہ کار ہو، بدکار ہو مرتے وقت خدا کو یاد کرتا ہے لیکن میں اس کا کیا علاج کروں کہ آپ کے بزرگان "دین بریلی شریف" مرتے وقت چٹپٹے کھانوں کو یاد کرتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ میں نے الزام لگایا، میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ انشاء اللہ کبھی بھی کسی پر جھوٹی تہمت نہیں لگائیں گے، ہم جو کہتے ہیں بفضلہ تعالیٰ سچ کہتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت کے وصایا شریف

لو یہ کتاب پڑھو اس میں کیا لکھا ہے۔

پیراں دتہ :۔ یہ لکھا ہے

مسلمانوں کے لئے ایک انمول دستور العمل یعنی حضور پر نور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصایا شریف

جس کو فقیر قادری البرکات سید احمد غفرلہ ناظم مرکزی حزب الاحناف ہند لاہور نے دوبارہ شائع کیا۔

عبداللہ :۔ درست ہے اب اس کا صفحہ نمبر ۶ نکالئے۔

پیراں دتہ :۔ لکھا ہے

مکتوب وصایا شریف (یعنی مرنے) سے دو گھنٹے سترہ منٹ پیشتر قلمبند کرائے۔

عبداللہ :۔

اب صفحہ نمبر ۸ نکالیے اور اس کا نمبر ۱۲ پڑھئے۔

پیراں دتہ :۔

سبحان اللہ یہ تو کمال ہو گیا، یہاں تو واقعی چٹپٹے کیا بڑے بڑے لذیز کھانے موجود ہیں، ہم نے تو کبھی انکا نام تک بھی نہیں سنا تھا۔

زبان کے مزے

عبداللہ :۔

ذرا زبان سے بھی تو پڑھو کیا لکھا ہے۔

پیراں دتہ :۔

اپنی فاتحہ شریف کے لئے فرماتے ہیں۔

اعزاسے اگر بطیب خاطر ممکن ہو تو ہفتہ میں دو تین بار ان، اشیاء سے بھی کچھ بھیج دیا کریں۔

اب ذرا اشیاء ملاحظہ ہوں

(۱) دودھ کا برف خانہ ساز (یعنی گھر کی بنی ہوئی آئس کریم)

اگرچہ بھینس کے دودھ کا ہو (یعنی نفیس اور عمدہ تو گائے کا دودھ ہوتا ہے، لیکن خیر اگر گائے کا دودھ نہ ملے تو بھینس کے ہی دودھ کا سہی)

(۲) مرغ کی بریانی (۳) مرغ پلاؤ خواہ بکری کا ہو (۴) شامی کباب

(۵) پراٹھے (۶) بالائی (ملائی) (۷) فیرینی

(۸) اوڑد کی پھریری دال مع ادرک ولوازم (۹) گوشت بھری کچوریاں

(۱۰) سیب کا پانی (۱۱) انار کا پانی (۱۲) سوڈے کی بوتل

پیراں دتہ :۔

یہ پھریری دال، گوشت بھری کچوریاں کیا ہوتی ہیں۔

عبداللہ :۔

اڑد ماش کو کہتے ہیں اور پھریریں بھنی ہوئی دال کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ماش کی بھنی ہوئی دال اور چونکہ یہ بادی ہوتی ہے اس لئے فرمادیا کہ ادرک اور سب مسالے ڈالیں تاکہ مزیدار اور چٹپٹی بھی ہو جائے اور بادی بھی مرجائے، اور گوشت بھری کچوریاں وہ ہوتی ہیں جنہیں یہاں پٹورے اور قتلما کہتے ہیں۔

پیراں دتہ :۔

واہ رے مجدد تیرا کیا کہنا، واقعی یہ تو آپ نے صحیح فرمایا تھا کہ ان کو مرتے مرتے بھی کھانے ہی کا خیال رہتا ہے اور جس شخص کو نزع کے وقت بھی اتنے کھانے یاد آرہے ہیں اور زبان کے مزے نہیں بھولتے وہ تندرستی میں تو خدا جانے کیا کیا بلا بد تر ہڑپ کرتا ہوگا۔

عبداللہ :۔

کام کی بات کرو اور دیکھتے جاؤ کہ یہ مجدد اور ان کے ماننے والے کس چیز کے مجدد ہیں، اور انکے مقاصد کیا ہیں۔

پیراں دتہ :۔

اچھا بتایئے کہ یہ انار و سیب کا پانی اور سوڈے کی بوتل کیوں فرمائی ؟

عبداللہ :۔

بھائی! سیب کا پانی تو مفرح قلب ہوتا ہے اور انار کا پانی مقوی معدہ اور سوڈا ہاضم ہوتا ہے۔

پیراں دتہ :۔

سبحان اللہ واقعی مجدد صاحب مجدد ہی ہیں مگر ہیں پیٹو ایک درجن کھانوں کو ہضم کرنے کے لئے فولاد کا معدہ چاہیے، اس لئے پہلے ہی انتظام کر گئے ،ہاضم اور مقوی و مفرح سب چیزیں فرما گئے۔

عبداللہ :۔

تم ہمارے سامنے ایسی باتیں نہ کرو ہم کسی کے بزرگ کی شان میں بے ادبی نہ خود کرتے ہیں نہ کسی کو اجازت دیتے ہیں، یہ تمہیں اپنے مولویوں کی عادتیں پڑی ہوئی ہیں ہم اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتے، اب یہ ہو کہ ان کو مرتے مرتے بھی کھانے ہی کا خیال رہتا ہے، صحیح ہے کہ نہیں۔

پیراں دتہ :۔

جی ہاں بالکل صحیح ہے مرتے مرتے کیا بلکہ دم نکلتے وقت بھلا دو گھنٹے پہلے اللہ کے بندے تم خدا کو یاد کرتے، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے اور ذکر اذکار کرتے یا اپنی امت کو روزے نماز کی تلقین کر کے کوئی نیک بات بتاتے، بتایا تو کیا ایک درجن کھانے، انا للہ و انا الیہ راجعون ،

بس معلوم ہو گیا کہ یہ پیٹ کے ہی مجدد ہیں۔ اور کھانا پینا ہی انکا مذہب ہے، اسی واسطے اس امت کے سارے مولوی بس کھانے پینے، نذر نیازوں کے ہی مسئلے کہتے ہیں۔ ہر ایک بات میں کھانا ہر ایک میں پینا اور چونکہ دیوبندی حضرات کھانے پینے میں محتاط ہیں اور نذر و نیاز فاتحہ و درود کا کھانا ہر ایک کو نہیں کھانے دیتے، بلکہ کہتے ہیں کہ یہ صرف غربا، فقراء یتامیٰ اور مساکین کا حق ہے، اس لئے یہ ان کی مخالفت کرتے ہیں۔

عبداللہ :۔

جی ہاں بیشک آپ نے صحیح فرمایا، ہمارا ان کا تمام تر اختلاف صرف کھانے پینے کے مسائل میں ہی ہے، ورنہ اور چیزیں تو انہوں نے ویسے ہی بنا رکھی ہیں۔ ہم معاذ اللہ معاذ اللہ نہ خدا تعالیٰ کو (نعوذ باللہ) جھوٹا جانیں نہ حضور آقائے دو عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی و بے ادبی کو جائز سمجھیں، بلکہ ایسا کرنے والوں کو کافر، اکفر بے ایمان کہیں، تحریراً کہیں، تعلیماً کہیں، عملاً کہیں، اعتقاداً کہیں، ہمارا ان کا اختلاف محض اسی بات میں ہے کہ یہ کھانے پینے کے زیادہ شائق ہیں، جائز ناجائز کی پرواہ نہیں کرتے حلال حرام کی تمیز نہیں کرتے یہاں تک کہ سود رشوت کی کمائی کنجریوں کی زناکاری و حرام کاری کا پیسہ بھی کھا جائیں، اس کو بھی حلال پاکیزہ اور مقدس جانیں اور ہم ان سب باتوں سے منع کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ کھاؤ مگر وہ چیز کھاؤ جس کو اللہ جل جلالہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال بتایا، جو شریعت میں حرام ہے۔ وہ خنزیر اور ناپاک ہے اس کے کھانے سے بچو، بس اصل اختلاف یہی ہے۔

پیراں دتہ :۔

آپ تو انہیں شریعت کی باتیں بتاتے ہیں اور شریعت کی پابندی ان کے لئے ضروری نہیں یہ عمل کرتے ہیں اپنے "دین ومذہب پر" جس کی پابندی ان کے اوپر تمام فرائض سے اہم فرض ہے مگر یہ تو بڑی منافقت ہے کہ عمل تو کریں اپنے "دین ومذہب پر" جس کی پابندی ان کے اوپر تمام فرائض سے اہم فرض ہے اور نام لیں شریعت کا، اور شریعت پر عمل کرنے والوں کو کہیں کافر، یہ تو بڑا ظلم ہے اور پرلے درجہ کی بے ایمانی۔

عبداللہ :۔

دیکھو میں بار بار منع کرتا ہوں کہ ہمارے سامنے ان کے متعلق کوئی برا لفظ نہ کہو، یہ تو تمہارے مولویوں کی تعلیم ہے گالیاں دینا وہ بھی پیٹھ پیچھے بہت بڑا گناہ ہے۔ ہم اس کو ہرگز پسند نہیں کرتے، تم باتیں سنتے رہو اور جو فتویٰ دو اپنے دل میں رکھو، فتویٰ وہاں جاکر لگاؤ یہاں تو صرف باتیں کرو اور متانت، سنجیدگی اور تہذیب سے کرو۔

پیراں دتہ :۔

جی ہاں معاف کیجئے میں بھول گیا، آپ تو شریعت پر عمل کرتے ہیں مگر ہمیں تو واقعی مولویوں نے "اپنے دین ومذہب" پر عمل کرنا سکھایا ہے، انشاء اللہ آئندہ میں احتیاط رکھوں گا، مگر دیکھئے عادت جاتے جاتے ہی جائے گی، کوشش کروں گا کہ کوئی سخت لفظ زبان سے نہ نکالوں، مگر اگر پرانی عادت کی وجہ سے نکل جائے تو آپ ناراض نہ ہوں۔

احکام شریعت کے مسائل

اچھا اب یہ بتایئے کہ آپ نے جو ابھی فرمایا کہ یہ لوگ سود در شوت اور زناکاری جیسے خبیث کام کی کمائی کو حلال سمجھتے ہیں کیا ان کی کتابوں سے اس کا بھی کوئی ثبوت ہے؟

عبداللہ :۔

ثبوت کیوں نہیں ہم انشاء اللہ کوئی بات غلط، جھوٹ بلا دلیل و ثبوت نہ کہیں گے لو یہ دیکھو کونسی کتاب ہے۔

پیراں دتہ :۔ یہ لکھا ہے

مجموعہ مبارکہ جامع، مسائل ضروریہ حاوی، احکام شرعیہ، معدن نکات لطیفہ، مخزن اسرار عجیبہ، مسمی بہ "احکام شریعت" مشتمل بر بعض فتاوی حضور پرنور اعلی حضرت مجدد مائتہ حاضرہ رضی اللہ تعالی عنہ۔

عبداللہ :۔ سمجھے یہ کس کی کتاب ہے؟

پیراں دتہ :۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی کتاب ہوگی۔ کیونکہ آخر میں رضی اللہ عنہ لکھا ہے۔ مسلمان رضی اللہ عنہ تو صرف صحابہ کرام کے مقدس ناموں کے ساتھ کہتے ہیں۔ مگر یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ صحابی کے نام کے ساتھ حضور پرنور کیوں لکھا ہے، یہ صفت تو حضور سراپا نور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کے لئے خاص ہے۔

عبداللہ :۔

بھائی! آپ تو بھولی باتیں کرتے ہیں، یہ خدانخواستہ کسی صحابی کی کتاب کیوں ہوتی "چہ نسبت خاک را با عالم پاک" یہ آپ کے بریلوی اعلی حضرت احمد رضا خاں صاحب کی کتاب ہے جو بریلوی مذہب کے بانی ہیں۔

پیراں دتہ :۔

ارے! یہ ان کے نام کے ساتھ حضور پرنور اور رضی اللہ عنہ کیسا لکھا ہے؟

عبداللہ :۔

اس لئے کہ یہ ان کے نزدیک صحابہ کرام علیہم الرضوان سے کیا، معاذ اللہ تعالی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ خدائے عزوجل سے بھی بڑا مرتبہ رکھتے ہیں، اس لئے ان کے لئے ایسے ایسے الفاظ استعمال کرنا مذہب میں ثواب ہے بیشک ہمارے مذہب اسلام میں ناجائز ہے۔

پیراں دتہ :۔

لاحول ولا قوۃ یہ ان کا دھرم ہے، کہ یہ اپنے پیر احمد رضا خاں کو اتنا بڑا جانتے ہیں اور پھر اپنے آپ کو اہلسنت والجماعت اور عاشق رسول کہتے ہیں، یہ تو بڑے تقیہ باز نکلے۔ اسی وجہ سے ہم سب کو یہ لوگ منع کرتے ہیں کہ دیوبندی کے پاس نہ جاؤ عقیدہ خراب ہو جائے گا۔ وہابی ہو جاؤ گے۔ اب معلوم ہوا کہ یہ اپنی مکاریوں اور دغابازیوں کو چھپانے کے لئے ایسا کہتے ہیں، کہیں پول نہ کھل جائے، یہ بھی کہیں ان کی کتاب سے ثابت ہوتا ہے کہ اپنے پیر کو صحابہ کرام سے بڑا جانتے ہیں۔

عبداللہ :۔

عزیزم! میں آپ سے بار بار کہہ چکا ہوں کہ یہاں بیٹھ کر ان کی شان میں کوئی سخت لفظ نہ کہو۔ یہ غیبت ہو جاتی ہے اور غیبت شرعاً حرام ہے بات سمجھتے جایئے اور ذرا ان کے دین ومذہب کے خاموشی سے مزے لیتے رہیے اور کوئی سخت لفظ زبان سے نہ نکالئے، میں ابھی انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو بتا دونگا کہ اپنے بریلوی صاحب کو کیا مانتے ہیں، ذرا صبر سے کام لو اور مجھ سے وعدہ کرو کہ آئندہ کوئی ایسا سخت کلمہ ان کے حق میں نہ نکالو گے۔

پیراں دتہ :۔

مولانا! بات یہ ہے کہ آج تک ھم ان کے "دین ومذہب" پر عمل کرتے رہے، وہی باتیں سنتے رہے، ان کے پاس بیٹھ بیٹھ کر ہم نے سوائے گالیوں کے اور دوسروں کو برا کہنے کے اور سیکھا کیا ہے وہاں تو باقاعدہ اس کی پریکٹس کرائی جاتی ہے، تو اس لئے عادت ہے کیا کروں رہا نہیں جاتا اچھا انشاء اللہ تعالیٰ اب پوری احتیاط رکھوں گا، آپ وہ حوالے بتایئے جن میں یہ اپنے پیر کو خدا کے برابر کہتے ہیں۔

عبداللہ :۔

آپ تو بات میں بات لے آتے ہیں۔ ایک چیز تو پوری ہونے دو پہلے وہ حرام خوری، رشوت، سود، زنا وغیرہ کی کمائی کھانے کا فتویٰ تو پڑھو اس کتاب "احکام شریعت" کا صفحہ ۵۹ نکال کر پڑھو۔

پیراں دتہ :۔ یہ لکھا ہے

مسئلہ (۳۱) ۶ شوال ۱۳۳۷ھ کیا قول ہے علمائے حقانی کا مسئلہ ہذا میں کہ ناجائز روپیہ یعنی سود شراب ورشوت وغیرہ اگر نیک کام مسجد ومدرسہ چاہ، نیاز، فاتحہ، عرس وغیرہ میں لگایا جائے تو جائز ہے یا نہیں اور جو شخص اس مسجد میں نماز، مدرسہ میں علم اور چاہ کا پانی اور فاتحہ عرس کا کھانا کھائے تو جائز ہے یا نہیں۔

عبداللہ :۔

سمجھ گئے ان کے بانی مذہب اعلیٰ حضرت سے سوال ہوتا ہے کہ سود، رشوت شراب وغیرہ کا ناجائز روپیہ مسجد مدرسے وغیرہ پر خرچ ہو سکتا ہے یا نہیں اور اس ناپاک روپے سے خرچ ہوئی چیزوں پر اگر فاتحہ دلائی جائے تو اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں۔

پیراں دتہ :۔

اف، یہ پوچھنے والا کوئی احمق ہی معلوم ہوتا ہے، بھلا یہ تو جاہل سے جاہل بھی جانتا ہے کہ اس قسم کی ناپاک اور نجس کمائی پاک مقامات پر خرچ نہیں ہو سکتی اور نہ اس پر فاتحہ دلائی جا سکتی ہے، اور نہ کسی کیلئے اس کا کھانا حلال ہے۔

عبداللہ :۔

بھائی آپ تو بڑے جلد باز ہیں، ذرا صبر تو کرو، واقعی یہ تو آپ صحیح کہہ رہے ہیں کہ یہ پیسہ ناپاک ہے، اور اس کو کسی جگہ لگانا یا اس کا کھانا جائز نہیں اور کوئی

مسلمان اسکو جائز نہیں کہتا، لیکن از روے شریعت اسلامیہ ناپاک اور حرام ہے،
میں بتانا چاہتا ہوں کہ "اعلیٰ حضرت کا دین و مذہب" جو ان کی کتابوں میں سے
ثابت ہے اس کے متعلق کیا فتویٰ دیتا ہے، یہ عبارت جو سوال کی پڑھی تھی اسکے
آگے پڑھو۔

پیراں دتہ :۔ واہ سبحان اللہ یہ تو خوب لکھا ہے۔

عبداللہ :۔ بھائی ہمیں بھی تو سناؤ زبان سے پڑھو۔

پیراں دتہ :۔ یہ لکھا ہے کہ

مسجد مدرسہ وغیرہ میں بعینہ روپیہ نہیں لگایا جاتا بلکہ اس سے اشیاء
خریدتے ہیں، خریدنے میں اگر یہ نہ ہوا ہو کہ حرام دکھا کر کہا کہ اس کے بدلے
فلاں چیز دے، اس نے قیمت میں زر حرام دیا تو چیز خریدیں وہ خبیث نہیں ہوئی
اس صورت میں فاتحہ و عرس کا کھانا جائز ہے اور اکثر یہی صورت ہوتی ہے مسجد
میں نماز، مدرسہ میں تحصیل علم جائز ہے۔

عبداللہ :۔ سمجھے آپ کا کیا مطلب ہوا؟

پیراں دتہ :۔

یہ تو انہوں نے کمال کر دیا کہ مسجد مدرسہ وغیرہ میں بعینہ روپیہ نہیں لگایا
جاتا، بلکہ اس سے چیزیں خریدی جاتی ہیں، بھلا کوئی ان سے پوچھے آج تک کسی
نے روپوں کے بھی مکانات بنائے ہیں۔ بلکہ ہمیشہ روپے سے چیزیں خریدی جاتی
ہیں اور حرام اس چیز ہی کو کہا جاتا ہے جو حرام روپے سے خریدی گئی۔ اسی طرح
فاتحہ اور عرس وغیرہ میں روپے تو رکھے نہیں جاتے ان کی چیزیں خرید کر اور
کھانے پکوا کر رکھے جاتے ہیں۔، تو ان مجدد صاحب کے مذہب میں روپیہ حرام
ہے روپیہ کوئی نہ کھائے اور روپیہ مسجد میں نہ لگائے۔ البتہ اس حرام روپے کی

چیزیں پاک ہیں وہ خوب کھا سکتا ہے۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون" یہ تو کھلم کھلا حرام
خوری کی تعلیم دے رہے ہیں اور صاف کہہ رہے ہیں کہ سب کچھ ہڑپ کر جاؤ مال
طیب ہے، ان کے لئے کوئی چیز حرام رہی ہی نہیں، اسی وجہ سے ان کے مولوی ہر
ایک سود خوار رشوت خوار زناکار کے گھر فاتحہ درود اور گیارہویں شریف کا ختم
پڑھنے چلے جاتے ہیں، اور خوب مزے سے تر نوالے اڑاتے ہیں۔ پھر تو آپ نے
سچ کہا کہ ان کا مذہب کھانا پینا ہی ہے۔

عبداللہ :۔

دیکھ لیجئے یہ ان کا دین و مذہب ہے جو ان کے بڑے حضرت صاحب کی
کتابوں سے ثابت ہے، اور جس پر عمل کرنا ان کے لئے نماز روزے سے زیادہ
ضروری ہے، بس ہم سے ان کے اختلاف کی اصل وجہ یہی ہے کہ ہم بحمد اللہ
تعالیٰ نہ خود حرام خوری کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔

پیراں دتہ :۔

تو یہ صاف یوں کیوں نہیں کہتے کہ ہم اپنے پیٹ میں حرام جھونکنے کے
لئے دیوبندی حضرات کی مخالفت کرتے ہیں، یہ خواہ مخواہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی گستاخیوں اور بزرگان دین کے انکار کی آڑ کیوں لیتے ہیں۔

عبداللہ :۔

بھولے بھیا! اگر یہ آڑ نہ لیں تو پھر آپ کو بھکائیں کیسے؟ جس طرح
رافضیوں نے اہل بیت کی آڑ لے کر حضرات خلفائے راشدین علیہم الرضوان کی
گستاخیاں کرنا اپنی زندگی کا مقصد اور مذہب بنا رکھا ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ اس
پردے میں اپنے خبیث اغراض پورے کر رہے ہیں۔ اور فی الواقع اہل بیت اطہار
کے ساتھ بھی دشمنی کر رہے ہیں۔ بعینہ اسی طرح یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم کی محبت کی آڑ لے کر اللہ والوں اور حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے جانباز خادموں کو گالیاں دے رہے ہیں اور کافر بنا رہے ہیں ورنہ حقیقت میں مقصد ان کا بھی وہی ہے جو رافضیوں کا ہے کہ اپنا الو سیدھا کریں اور اس محبت محبت کے پردے میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مقدسہ کی جڑیں کاٹ کر اپنا دین (مذہب رائج کریں، مگر سارا قصور تو آپ لوگوں کا ہے کہ بلا تحقیق، بغیر سوچے سمجھے اندھا دھند ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں نہ تو خود تحقیق کرتے ہیں اور نہ دوسروں کی بات سنتے ہیں، مرزا قادیانی تو یقیناً بہت بڑا ظالم ہے جس نے دعوائے نبوت کر کے کفر کمایا، لیکن بد نصیبی تو ان لوگوں کی ہے جو بلا تحقیق محض اپنی جہالت اور ہٹ دھرمی سے اس کو نبی ماننے لگے اور اس کے پیچھے لگ گئے، شیطان مردود کا کام تو بھکانا اور غلانا اور صراط مستقیم سے ہٹانا ہے، اس کے مکر و فریب اور دجل و کفر سے بچنے کی کوشش کرنا تو ہر ایک مسلمان کا فرض ہے اور جو لوگ بلا سوچے سمجھے اس کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ وہ ہی اس خبیث کے ساتھ جہنم رسید ہوں گے۔

دیوبندی وہابی کیوں ہیں؟

تو میرے بھائی آپ کے مولوی خود غرض ہیں اور جس طرح شیعہ اپنے بڑوں کا بنایا ہوا دین و مذہب اور مرزائی اپنے مرزا کا بنایا ہوا دین و مذہب پھیلانا چاہتے ہیں اسی طرح یہ اپنے بڑے حضرت کا دین و مذہب شائع کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ان کو دنیا اور دنیا کی ساری عیش و عشرت اسی دین و مذہب کی اشاعت ہے، آج اگر لوگ یہ دین و مذہب چھوڑ دیں اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پاک پر عمل کرنے لگیں تو ان سب مولویوں کی ساری آمدنیاں ختم ہو جائیں اور یہ ساری حرام خوریاں بند ہو جائیں۔ پھر یہ حلوے مانڈے تر نوالے کہاں سے ملیں، اور یہ رشوتیں شرابوں اور سودی کمائیاں کہاں سے آئیں گیارہویں تیجے ختم اور

فاتحہ دارودوں کے حلوے اور کھیریں پھر یتیموں، بیواؤں غریبوں اور اپاہجوں کے گھر میں جانے لگیں انکو کون دے، بس یہی فرق ہے ہم میں اور ان میں۔

پیراں دتہ :۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہ مولوی ہو کر پھر اس قدر دھوکے دے رہے ہیں، اور خود اپنا ایمان تو ضائع کرتے ہیں عام مسلمانوں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔

عبداللہ :۔

عزیزم! اول تو تمہیں کیا خبر کہ تمہارے سامنے جو مفتی واعظ اور مولوی بنے بیٹھے ہیں، یہ حقیقتاً مولوی ہیں، یہاں تو یہ دستور ہو گیا ہے کہ جس نے داڑھی کے چار بال رکھ لئے یا آپ کے سامنے کہہ دیا کہ میں مولوی ہوں، آپ نے اسے عالم دین بلکہ مفتی دین بلکہ مالک و مختار دین مان لیا، اب وہ جو کچھ بھی کہہ دے آپ کیلئے وہ پتھر کی لکیر اور قرآن و حدیث سے زیادہ صحیح ہے، نہ آپ کو خود علم ہے نہ آپ یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ جو کچھ یہ ہو رہا ہے صحیح ہے یا غلط، آج تک آپ نے کسی مولوی سے پوچھا کہ حضرت جی آپ نے کہاں تعلیم پائی ہے، آپ کے پاس کون سے مستند مدرسے کی سند ہے، بس جس نے آپ کے سامنے آکر کہہ دیا کہ میں مولوی ہوں۔ آپ نے اپنا سب کچھ دین و ایمان اس کے سپرد کر دیا۔

دوسرے یہ کہ مولوی ہو جانا کوئی نیکی کی دلیل نہیں، مولوی مرزائیوں میں نہیں، شیعوں میں نہیں، چکڑالویوں میں نہیں، وہابی مولوی نہیں ہوتے، پڑھا ہوا تو کم بخت شیطان بھی ہے، قادیانی مرزا بھی عالم تھا، اور قرآن مجید شاہد ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلے اور سب سے زیادہ مخالفت کرنے والے بھی یہود و نصاریٰ کے پیر اور مولوی ہی تھے۔ یہ جانتے ہوئے کہ حضور صلی

www.muhammadilibrary.com

اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے نبی اور پیغمبر ہیں خوب پوری طاقت اور قوت کے
ساتھ مخالفت کی اور ان میں سے اکثر یہی مخالفت کرتے کرتے قبروں میں چلے
گئے اور جہنم رسید ہوئے تو بھائی صرف مولوی ہونا کوئی نیکی کی دلیل نہیں، اللہ
تعالیٰ اپنا ڈر اپنا خوف، تقویٰ، دیانت اور قیامت کے حساب وکتاب پر ایمان عطا
فرمائے، تو اس لئے میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ نہ میری بات مانیں اور نہ ان کی
بلکہ اپنی عقل وخرد سے کام لیں اور خدا کے لئے سب سے پہلے یہ معلوم کریں کہ
حضور آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا دین پاک کیا ہے، اور پھر فریقین کی کتابوں
کا مطالعہ کریں، اس وقت آپ کو پتہ چلے گا کہ حق کس طرف ہے اور یہ دعوے
سے کہتا ہوں کہ اگر آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پاک کو سمجھنے
کے بعد کتابوں کا مطالعہ کیا تو انشاء اللہ حق ہماری طرف ہوگا اور بالیقین انکا کذب،
دجل، فریب آپ پر ظاہر ہو جائے، مگر مشکل یہ ہے کہ آپ تو نہ دین کی کتابیں
دیکھتے ہیں اور نہ ہماری سنتے ہیں۔

پیراں دتہ :۔

آپ کی کتابیں دیکھنے سے تو وہ سخت منع کرتے ہیں، بلکہ یہاں تک کہتے
ہیں کہ جو شخص دیوبند کی کتاب کو ہاتھ بھی لگائے گا وہ کافر ہو جائے گا اس لئے ہم
نے آپ کی کتابیں نہیں دیکھیں۔

عبداللہ :۔

یہ صحیح ہے اور وہ بھی سچ کہتے ہیں، کافر یقیناً ہو جاتا ہوگا تو ان کے دین و
مذہب کی رو سے نہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین واقدس کی رو سے،
جس طرح ہماری کتابیں پڑھنے سے مرزائیوں کے خیال باطل ہیں ان کا مرزائی
کافر ہو جاتا ہے اسی طرح بریلوی دین ومذہب والا اسلام کی کتابیں پڑھنے سے کافر

ہو جائے گا، مگر خیر آپ ہماری کتابیں نہ پڑھیں قرآن کا ترجمہ تو پڑھیں۔ حدیث
شریف کی کتابوں کا ترجمہ تو پڑھیں، اور اگر اور کچھ بھی نہیں ہو سکتا تو کم از کم
حضرت عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ہی کی کتابیں پڑھیں،
ان کو تو وہ بھی اپنا بزرگ مانتے ہیں، انہیں کی کتابیں پڑھ کر دیکھو وہ کیا ارشاد
فرماتے ہیں اور آپ کے مولوی کیا سکھاتے ہیں؟

پیراں دتہ :۔

انشاء اللہ تعالیٰ میں اب ضرور ان حضرات کی کتابوں کا مطالعہ کروں گا۔

عبداللہ :۔

اب دوسرا حوالہ نکالو جس میں خاص رنڈیوں اور کنجریوں کی کمائی کو پاک،
طیب اور مقدس کہا گیا ہے، اسی احکام شریعت کا صفحہ ۸۲ نکالو اور اس صفحہ کی پہلی
سطر پڑھو۔

پیراں دتہ لکھا ہے۔

س نمبر ج طوائف جس کی آمدنی صرف حرام پر ہے، اس کے یہاں میلاد
شریف پڑھنا اور اس کی اس حرام آمدنی کی منگائی ہوئی شیرینی پر فاتحہ کرنا جائز ہے
یا نہیں،

عبداللہ :۔

سمجھے آپ کے اعلیٰ حضرت مجدد بریلوی سے پوچھا جاتا ہے کہ طوائف
یعنی رنڈی کنجری جس کی آمدنی خالص حرام ہے، اس کی حرام کمائی کو کھا سکتے ہیں یا
نہیں اب صفحہ ۸۳ کی پہلی سطر میں اس کا جواب پڑھئے۔

پیراں دتہ :۔

لیجئے یہاں تو حرام کمائی کھانے کو حرام کہہ دیا۔

عبداللہ :۔

ہاں ہاں حرام تو کہہ دیا ہے، ذرا اطمینان رکھو آگے پڑھو ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کیسا حرام کہا ہے، پڑھو تو سہی۔

پیراں دتہ :۔

لکھا ہے۔

اس مال کی شیرینی پر فاتحہ کرنا حرام ہے، مگر جب کہ اس نے مال بدل کر مجلس کی ہو اور یہ لوگ جب کوئی کار خیر کرنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں، اس کے لئے کوئی شہادت کی حاجت نہیں اور اگر وہ کہے کہ میں نے قرض لے کر یہ مجلس کی ہے اور وہ قرض اپنے مال حرام سے ادا کیا ہے تو اس کا قول مقبول ہوگا۔

عبداللہ :۔ اب سمجھ گئے حرام کس طرح کہا ہے۔

پیراں دتہ :۔

استغفر اللہ یہ تو پوری حرام خوری سکھاتے ہیں، حرام کہہ کر پھر دیکھئے کس کس طرح اس کو حلال کر رہے ہیں۔ ہاں ٹھیک ہے تر مال کیوں کر چھوڑیں۔

عبداللہ :۔

خیر حرام خوری کے فتوی تو تم لگاؤ میں تو تمہیں ان کا دین و مذہب دکھانا چاہتا ہوں جو ان کی کتابوں سے ثابت ہے اور تم سے پوچھتا ہوں کہ اس جواب کا مطلب بھی سمجھے یا نہیں۔

بدکاروں کی گواہی

پیراں دتہ :۔

سمجھ تو گیا ہے، لیکن آپ بھی سمجھا دیجئے۔

عبداللہ :۔

یہ فرماتے ہیں کہ خاص اس مال پر تو فاتحہ حرام ہے لیکن اگر مال بدل لیا گیا ہو، یعنی روپیہ تڑا کر اس کے پیسے لے لئے دس کا نوٹ دے کر دس روپے لے لئے تو پھر وہ پاک ہو گیا اور یہ لوگ یعنی کنجر ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں اگر وہ کہہ دیں کہ ہم نے حرام کا نوٹ تڑا کر اس کی چیزیں خریدی ہیں تو پھر اس پر پوری اعتبار کیا جائے کسی گواہی کی ضرورت نہیں۔

پیراں دتہ :۔

یہ تو اس طرح کہہ رہے ہیں جیسے ان کے ساتھ ان کے خاندانی تعلقات ہوں کہ یہ لوگ ایسا ہی کرتے ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ کنجریوں کے متعلق کافی تجربہ ہے، اور پھر اس پر اتنا اعتبار کہ ان کا کہہ دینا ہی کافی ہے کسی گواہی شہادت کی بھی ضرورت نہیں۔ کیا شریعت میں بھی ان کی شہادت منظور ہے۔

عبداللہ :۔

آپ پھر سخت لفظ کہہ رہے ہیں ہمیں اس سے کیا مطلب کہ ان کے تعلقات کس کس سے ہیں اور تجربات کیا کیا ہیں ہمیں تو صرف ان کا "دین و مذہب" دکھلانا منظور ہے، رہی شریعت کی بات تو اس کا تو یہاں تذکرہ ہی نہیں ہے، یہ وہ شریعت ہے جس پر عمل کرنا ان کے نزدیک غیر ضروری ہے اور یہ ہے ان کا وہ مذہب جس پر عمل کرنا فرض سے اہم فرض ہے۔ ویسے شریعت کی رو سے ان کنجرویوں کی گواہی منظور نہیں، قرآن عزیز کا ارشاد ہے

(۱) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا

(سورۃ حجراب پ۲۶، ع۳)

(۲) وَلَا تَقْبَلُوْا لَھُمْ شَھَادَۃً اَبَدًا ۔ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ. (پ۱۸ النور ع۷)

اے ایماندارو! اگر کوئی بد کا تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے (تو اس کا یقین نہ کرو بلکہ اس کے بیان پر) گواہی طلب کرو،

ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو۔ وہ لوگ فاسق وبدکار ہیں اب اس کے آگے پڑھئے، اور زیادہ وضاحت ہوتی ہے۔

پیراں دتہ :۔ لکھا ہے۔

بلکہ اگر شیرینی اپنے حرام مال سے ہی خریدی اور خریدنے میں اس پر عقد (نقد جمع نہیں ہوئی یعنی حرام روپیہ دکھا کر اس کے بدلے خرید کر وہی حرام روپے دیا، اگر ایسا نہ ہوا تو مذہب مفتی بہ پر وہ شیرینی بھی حرام نہ ہوگی۔

عبداللہ :۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر چیز خریدتے وقت دکاندار سے یہ نہیں کہا کہ دیکھ یہ روپیہ میرے زنا کی کمائی ہے، حرام کا ہے تو پھر اس حرام کاری کے روپے سے جو چیز خریدی وہ بالکل پاک ہے۔ بلکہ اسی پر فتویٰ ہے۔

پیراں دتہ :۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ کیا فضول لچر مذہب ہے، بھلا آج تک کسی چور ڈاکو جواری، یا زناکار عورت نے چیز خریدتے وقت یہ کہا بھی ہے کہ دیکھ یہ روپیہ حرام کا ہے۔ یہ کون کہتا ہے، اور ان کے مذہب کا فتویٰ یہ کہ صرف کہہ دینے سے حرام ہوگا، اگر کہا نہیں تو حلال ہے۔ سبحان اللہ کیا منطق ہے۔ بس اب معلوم ہو گیا کہ واقعی انکا مذہب محض کھانا پینا اور حلال حرام کو ہڑپ کر جانا ہے اور دیوبندی علماء، چونکہ ان چیزوں کو منع کرتے ہیں اس لئے یہ ان سچے مسلمانوں کی مخالفت کرتے ہیں، اور ان کو کافر کافر کہہ کہہ کر اپنی روٹیاں سیدھی کرتے ہیں۔

باب دوم

تقویۃ الایمان کی حقیقت

مگر مولانا یہ تو فرمایئے کہ میں نے تقویۃ الایمان کی جس عبارت کے متعلق آپ سے دریافت کیا تھا کہ وہ واقعی اس کتاب میں ہے، اگرچہ مجھے اب اس بات کا تو یقین ہو گیا کہ ان کے دل میں شریعت اسلامیہ کی بالکل محبت نہیں ان کا دین و مذہب ہی اور ہے اور دیوبندی حضرات کی دشمنی کا باعث محض روٹی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس عبارت کی حقیقت سے بھی آپ مجھے آگاہ کر دیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے گا۔

عبداللہ :۔ جی ہاں لیجئے شوق سے سمجھئے اور پھر خود فیصلہ کیجئے کہ یہ آپ کے بریلوی اپنے دین ومذہب پر عمل کر کے دین اسلام پر عمل کرنے والے مقدس حضرات کی کس کس طرح بے ادبیاں اور گستاخیاں کرتے ہیں۔

مخلوق کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کی شان

پہلے یہ بتایئے خدا تعالیٰ کا مرتبہ مخلوق سے کتنا بڑا ہے؟

پیراں دتہ :۔ بہت بڑا۔

عبداللہ :۔ آخر کتنا بڑا؟

پیراں دتہ :۔ اس قدر بڑا ہے کہ اس کا اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔

عبداللہ :۔ خدا تعالیٰ اور مخلوق میں کوئی مشابہت اور مناسبت ہے؟

پیراں دتہ :۔ نہیں نہیں ہر گز نہیں، خدا واحد ولا شریک ہے، سب کا پیدا کرنے والا اور سب کا مالک ہے، بھلا خالق اور مخلوق میں کیا مشابہت ہو سکتی ہے۔

عبداللہ :۔

واقعی صحیح کہا، لیکن یہ بتایئے کہ خدا تعالیٰ کا مرتبہ اپنی مخلوق سے زیادہ بلند ہے یا بادشاہ کا اپنی رعیت سے زیادہ بلند ہے۔

پیراں دتہ :۔

حضرت! یہ آپ کیا فرما رہے ہیں، بھلا خالق اور مخلوق میں کیا مناسبت ہو سکتی ہے، اللہ تعالیٰ کا مرتبہ بہت بلند ہے، بادشاہ کا مرتبہ رعیت سے بلند تو ضرور ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے مرتبہ کی بلندی سے اس بلندی کو کیا نسبت۔

عبداللہ :۔

کیوں؟ خدا تعالیٰ کا مرتبہ مخلوق سے کیوں بلند ہے، بادشاہ کا مرتبہ بھی تو رعیت سے بلند ہے، وہ بھی اپنی رعیت پر حکمرانی کرتا ہے، ان کی ضروریات کی تکمیل کرتا ہے، ان کو عزت بخشتا ہے، ذلتوں میں گرفتار کرتا ہے۔

پیراں دتہ :۔

یہ تو آپ عجیب بات فرما رہے ہیں۔ بادشاہ اگر دیتا ہے تو خدا کا دیا ہوا دیتا ہے، بادشاہ اپنی رعیت کا مالک نہیں خالق نہیں، رازق نہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کا پیدا کرنے والا، پالنے والا اور حقیقی عزت و ذلت بخشنے والا اور بادشاہ کا دینا نہ دینا کیا، آج اگر بادشاہ رعیت کے اوپر حکمرانی کر رہا ہے تو یہ ہو سکتا ہے کہ کل کو بادشاہ غلام بن جائے اور رعیت حکمرانی کرنے لگے، اور دنیا میں اکثر ایسا ہوتا رہتا ہے۔

لیکن یہ کبھی نہ ہوا نہ ہو سکتا ہے کہ بندہ خدا اور معاذ اللہ خدا بندہ بن جائے، اس لئے خدا اور بندے کے مقابلہ میں بادشاہ اور رعیت کی مثال درست نہیں ہے۔

عبداللہ :۔

جزاک اللہ، ماشاء اللہ بالکل صحیح کہا لیکن یہ بتایئے کہ چمار کے مقابلہ میں بادشاہ کی زیادہ کی جس قدر عزت ہے یا بندے کے مقابلہ میں یقیناً خدائے قدوس کی اس سے بہت زیادہ عزت ہے۔

عبداللہ :۔ کیوں؟

پیراں دتہ :۔

اس لئے کہ چمار کے اندر صرف یہی عیب ہے کہ وہ غریب و نادار ہے، ورنہ ایسے وہ سب باتوں میں بادشاہ کے برابر ہے، وہ بھی آدمی یہ بھی آدمی، پیدائش میں برابر، موت میں برابر، کھانے پینے، سونے جاگنے کی ضروریات میں برابر اور تمام حوائج انسانیہ میں برابر، بیماری تندرستی بادشاہ کے لئے بھی، چمار کے لئے بھی، یہ بھی سوتا ہے وہ بھی سوتا ہے، بیوی بچے اس کے بھی، اس کے بھی اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ کس وقت چمار بادشاہ سے افضل ہو جائے یعنی چمار بادشاہ بن جائے اور بادشاہ جوتے گانٹھنے لگے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیامت میں چمار بادشاہ سے بڑھ جائے، چمار مسلمان ہو کر نیک عمل کرے اور جنت میں جائے اور بادشاہ جہنم میں رہے، لیکن خدا تعالیٰ ان تمام باتوں سے بری ہے، چمار تو سوائے ایک دو بات کے تمام باتوں میں بادشاہ کے برابر ہے، لیکن خدائے قدوس مخلوقات کی تمام صفات سے بری ہے اور بندے اور خدا میں کوئی مناسبت، کوئی مشابہت اور کوئی مماثلت نہیں ہے اس وجہ سے چمار کے مقابل میں بادشاہ کی جس قدر عزت ہے، خدائے برتر و توانا کے مقابلہ میں کسی مخلوق کی اتنی عزت نہیں ہو سکتی، اللہ کی عزت تمام مخلوق سے بہت زیادہ ہے۔

عبداللہ :۔

بالکل صحیح ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے زیادہ سمجھ عطا فرمائے اب یہ پوچھتا ہوں کہ عزت کے مقابلہ میں دوسرا لفظ کیا ہے؟

پیران دتہ :۔

عزت کے مقابلہ میں ہے ذلت، عزت والے کے مقابلہ میں لفظ ذلیل ہے۔

عبداللہ :۔

اب تم نے جو پہلے کہا ہے کہ چمار کے مقابلہ میں بادشاہ کی جس قدر عزت ہے مخلوق کے مقابلہ میں خدائے قدوس کی بدرجہا زیادہ عزت ہے، اسی کو دوسری طرح اگر یہ بیان کریں تو عبارت کیا ہوگی؟

پیراں دتہ :۔

پھر یوں کہیں گے کہ چمار بادشاہ کے مقابلہ میں اتنا کم عزت اور ذلیل نہیں ہے جس قدر کہ خدا تعالیٰ کے سامنے مخلوق کم عزت اور ذلیل ہے۔

عبداللہ :۔

مرحبا! جزاک اللہ، اب میں پوچھتا ہوں کہ جو شخص یہ بات کہے جو آپ نے کہی ہے تو کیا وہ کافر ہو جاتا ہے؟

پیراں دتہ :۔

نعوذباللہ کافر کیوں ہوتا، بلکہ اس کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔

عبداللہ :۔ کافر کیوں نہیں ہوتا وہ ساری مخلوق کو ذلیل کہہ رہا ہے؟

پیراں دتہ :۔ ذلیل نہیں کہتا بلکہ وہ تو خدائے برتر و توانا کی شان بیان کر رہا ہے اور مقابلہ کر رہا ہے، دنیا کی بڑی سے بڑی ہستی کا دنیا کی چھوٹی سے چھوٹی ہستی کے

ساتھ اور خدائے قدوس کا مخلوق کے ساتھ اور یہ کہہ رہا ہے کہ چمار بادشاہ کے سامنے اس قدر کم عزت نہیں، یعنی چمار سے بادشاہ کا مرتبہ اتنا بلند نہیں ہے۔ جتنا کہ مخلوق سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا مرتبہ بلند ہے، یہ تو خالص توحید ہے اور جو اس توحید بیان کرنے والے کو کافر کہتا ہے، اس کا خود اپنا ایمان نہیں رہتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی شان کر رہا ہے۔

خدا کی عظمت کرنے والا

اور مقابلہ کر رہا ہے، دنیا کی بڑی سے بڑی ہستی کا دنیا کی چھوٹی سے چھوٹی ہستی کے ساتھ اور خدائے قدوس کا مخلوق کے ساتھ، اور یہ کہہ رہا ہے کہ چمار بادشاہ کے سامنے اس قدر کم عزت نہیں یعنی چمار سے بادشاہ کا مرتبہ اتنا بلند نہیں ہے، جتنا کہ مخلوق سی اللہ تبارک وتعالیٰ کا مرتبہ ہے یہ تو خالص توحید ہے اور بیان کرنے والے کو کافر کہتا ہے، اس کا خود اپنا ایمان نہیں رہتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی شان کر رہا ہے

عبداللہ :۔

بالکل درست ہے، بس یہی مطلب ہے حضرت مولانا اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کا، جو تقویۃ الایمان میں بیان فرمایا ہے۔

پیراں دتہ :۔

نہیں صاحب یہ مطلب کہاں ہے، انہوں نے تو وہاں صاف طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے، اور اسی وجہ سے علماء بریلی ان پر کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔

عبداللہ :۔

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی میں بے ادبی کرنے والے پر تو

خدا کی ہزار ہزار لعنت اور جھوٹ بولنے والے پر بھی خدا کی کروڑوں لعنتیں، لیکن میں ابھی تمہیں دکھائے دیتا ہوں کہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے بالکل خدا تعالیٰ کی توحید بیان فرمائی ہے، اور یہ تمہارے مولوی جو ان پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں یہ اپنے دین ومذہب پر عمل کرتے ہیں، کیونکہ ان کے مذہب میں توحید نہیں ہے تمام عقاید شرکیہ ہیں۔ اس لئے ہر توحید پرست کو یہ کافر کہتے ہیں۔

پیراں دتہ :۔

یہ تو سخت تعجب کی بات آپ سنا رہے ہیں۔ اچھا ذرا تقویۃ الایمان تو دکھایئے۔

عبداللہ :۔

لیجئے یہ تقویۃ الایمان ہے، دہلی کے علمی پریس میں چھپی ہے۔ اس کا صفحہ ۱۳ نکالئے اور یہ نیچے کی عبارت پڑھئے، انشاء اللہ بالکل صاف اور صریح مطلب سمجھ میں آجائے گا، اس آیت سے شروع کیجئے اور بآواز بلند پڑھیے۔

پیراں دتہ : تحریر ہے۔

وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ

ترجمہ : اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورۃ لقمان میں، جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے سے اور وہ نصیحت کرتا تھا اس کو اے بیٹے میرے مت شریک بنا اللہ کا، بیشک شریک بنانا بڑی بے انصافی ہے۔

ف : یعنی اللہ تعالیٰ نے لقمان کو عقلمندی دی تھی، سوانہوں نے اس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسی کو حق اور کسی کا پکڑا دینا اور جس نے اللہ کا حق اس کی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لے کر ذلیل سے ذلیل کو دیدیا، جیسے

بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجئے۔ اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے، چمار سے بھی ذلیل ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع کی راہ سے بھی یہی معلوم ہوا کہ شرک سب عیبوں سے بڑا عیب ہے، اور یہی حق ہے اس واسطے کہ آدمی میں بڑے سے بڑا عیب یہی ہے کہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرے، سو اللہ سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اسی کی بے ادبی ہے۔

عبداللہ :۔

بس اس تمام عبارت کو پڑھ لیا، ایمان و دیانت سے بتایئے کہ اس میں کسی صورت سے بھی معاذاللہ تعالیٰ حضور آقائے کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بے ادبی کا کوئی پہلو نکلتا ہے؟

تقویۃ الایمان کی عبارت کا مطلب

پیراں دتہ :۔

مطلق نہیں بالکل نہیں، بلکہ انہوں نے تو چمار اور بادشاہ کے مراتب کا مقابلہ کر کے بتایا کہ مخلوقات کا مرتبہ و عزت اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں اس سے بہت زیادہ ہے، جتنی کہ چمار کے مقابلہ میں بادشاہ کی توہین ہوتی ہے، تو خدا تعالیٰ کی بہت زیادہ بے ادبی و گستاخی ہے، کیونکہ چمار تو سوائے مرتبہ شاہی کے تمام باتوں میں بادشاہ کے برابر اور تمام باتوں میں اس کا شریک ہے مگر مخلوقات کسی امر میں بھی خدا جیسی اور خدا کی شریک نہیں ہو سکتی۔ اس لئے بادشاہ کا مرتبہ چمار سے اتنا بلند نہیں ہے، جتنا خدائے قدوس کا مرتبہ و عزت مخلوقات سے بلند ہے۔

عبداللہ :۔

جزاک اللہ بالکل صحیح ہے، اب بتلایئے کہ اس توحید کو ثابت کرنے والا کیا معاذاللہ کافر ہو گیا؟

پیراں دتہ :۔

نعوذ باللہ من ذالک۔ بلکہ یہ تو ایمان کی بنیاد ہے، اس طرح تو اگر کافر توحید ثابت کرے تو مومن ہو جائے، مومن کیسے کافر ہو سکتا ہے، اور پھر یہ بریلوی کس قدر غضب کرتے ہیں کہ ہمیں بس فقط ایک فقرہ سناتے ہیں، نہ اول نہ آخر اور ایک فقرہ سنا کر خود ہی اس کا مطلب نکال دیا کہ اس سے معاذاللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر رہے ہیں۔ یہ تو بہت بڑا دھوکہ، بددیانتی اور انتہا درجہ کی خیانت ہے کہ کسی کی عبارت پوری بیان نہ کی جائے اور غلط مطلب کر اس پر کفر کا فتویٰ لگا دیا جائے۔

عبداللہ :۔

بھائی یہ تو ان کا دین و مذہب ہے، آپ نے ابھی دیکھا ہی گیا ہے، اگر آپ ان تمام اعتراضات کو دیکھیں جو یہ ہمارے حضرات پر لگاتے ہیں اور جن کی وجہ سے ان مقدس حضرات کی تکفیر کرتے ہیں تو انشاء اللہ سب میں یہی بددیانتی کار فرما پائیں گے۔ سب عبارتوں کو ایسے ہی توڑ پھوڑ کر بیان کیا گیا ہے، اور ایک عبارت بھی ایسی نہیں کہ جو پوری سنائی جاتی ہو اور پوری سنائیں بھی کیونکر، پوری اگر سنائیں تو پھر ان کا مطلب پورا نہیں ہوتا۔

کفر کے فتووں کی اصلی وجہ

اور آپ کا یہ کہنا کہ خواہ مخواہ کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ میرے سیدھے سادھے بھائی بھلا کوئی اتنا بڑا کام خواہ مخواہ بھی کرتا ہے، بلکہ ان کی تو ساری کی

ساری دنیاوی لذتیں اور عیش و عشرت صرف انہی فتووں پر منحصر ہیں، آج اگر یہ اس قسم کے فتویٰ دینے چھوڑ دیں۔ اور مسلمانوں کا ہمارے حضرات سے صحیح تعلق ہو جائے تو خدا کی قسم ان کی ساری دکانداریاں ختم ہو جائیں، روٹیاں بند ہو جائیں، عشرتیں خاک میں مل جائیں اور ان سب کی دولتیں ملیامیٹ ہو جائیں، پھر فاتحہ، ختم، درود کی روٹیاں کون دے، نیازوں کے مرغی کھانے اور نذروں کے تر و تازہ حلوے ان کو کون دے، وہ تو پھر غرباء و مساکین کے گھروں میں جائیں۔ پھر وعظ کی فیسیں انکو نہ ملیں۔ فتووں کی اجرتیں ختم ہو جائیں۔ الغرض ان بیچاروں کی ساری دنیا ہی ختم ہو جائے عیش و عشرت کے بستروں سے اٹھنا پڑے اور خود کما کر کھانا پڑے، بس یہی سبب ہے ان تمام فتووں کا، ورنہ خدا گواہ ہے ہم لوگ تو رسول اکرم صلی اللہ علی وسلم کے دربار پاک کی خاک کی بے ادبی کرنے والے کو بھی بے ایمان جانتے ہیں، نہ ہم فاتحہ کے مخالف، نہ ختم درود و ایصال ثواب کے مخالف جو ہیں فقط اس بات کے ہیں کہ غریبوں کا حق غریبوں کو ملے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ سب کچھ ہمیں دو۔ اب ہمیں بدنام کرنے کے لئے اور تو کوئی بہانہ ملا نہیں، بس عبارتوں کو کاٹ چھانٹ کر ایک آدھا فقرہ توڑ پھوڑ کر لوگوں کو سنا دیا، اور اس کا مطلب خود گھڑ کر سمجھا دیا کہ اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی ہے، اور آپ لوگ ہیں کہ اصل کتاب دیکھتے نہیں اور اندھا دھند ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ اور کافر کافر کی رٹ لگا رہے ہیں۔ آپ کے مولوی تو بھلا ایمانداروں کو کافر کہہ کر اپنی دنیا بنا رہے ہیں، لیکن آپ کو کیا فائدہ ہے کہ دین بھی خراب کریں اور دنیا بھی، ان کو اپنی دولت دنیا بھی دیں اور ان کی وجہ سے دین بھی ضائع کریں۔

گستاخ و بے ادب کون؟

پیراں دتہ :۔

توجب دیوبندی حضرات نے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی نہیں کی اور یہ خود بخود اپنی طرف سے ایسے الفاظ کہتے ہیں کہ دیوبندیوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ تعالیٰ چمار کے برابر کر دیا تو حقیقتاً گستاخی کرنے والے تو یہ خود ہوئے اور نام لیتے ہیں دوسروں کا۔ اول تو دیوبندی حضرات نے گستاخی کی نہیں اور اگر بالفرض محال کوئی کم نصیب گستاخی کرے بھی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب اور مومن کا ایمان یہ سکھاتا ہے کہ ان بے ادبیوں کو زبان پر بھی نہ لایا جائے، شیعہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین کی گستاخیاں کرتے ہیں تو ہم نے تو آج تک کسی سنی مولوی صاحب سے کیا کسی لچے لفنگے سے بھی کبھی نہیں سنا کہ شیعہ کی گستاخیوں کا تذکرہ کرتے وقت انہیں گندے الفاظ کو گاتا پھرے اور اگر کوئی بیوقوف ایسا کرنے لگے تو سب اس کو برا کہیں گے۔ اسی طرح اگر کوئی کسی کو ماں کی گالی دے تو کیا وہ جب اس گالی کا ذکر کرے گا تو بعینہ وہی گالی دے کر لوگوں کو سنائے گا، کسی غیرت مند شریف آدمی کا دل ایسی بات کو گوارا نہ کرے گا کہ ہر مجلس میں اپنی ماں کو گالیاں دیتا پھرے، بلکہ اول تو اس کا تذکرہ ہی نہ کرے گا اور اگر مجبوراً کہیں کرنا بھی پڑے گا تو صرف اتنا کہہ دیگا کہ اس نے میری والدہ کی گستاخی کی اور ان کو بہت گندی گالی دی، اگر ہر مجلس میں خاص وہی گالی دیکر سنائے گا تو یقیناً اس کی ماں بھی کہے گی اور ہر شریف سمجھدار انسان کہے گا کہ کم بخت اس گالی دینے والے سے ایک دفعہ گالی دیکر اپنا منہ کالا کیا، تنہائی میں دی، علیحدگی میں دی، کسی نے سنی کسی نے نہ سنی، لیکن تو بھرے مجمعوں میں ہر روز گالیاں دیتا ہے، تو سب کو سناتا ہے۔ اصل گالیاں دینے والا تو ہے

اپنی ماں کی گستاخی کرنے والا تو ہے۔

اس لئے یہ جو ہر جلسہ میں، ہر تقریر میں دیوبندیوں سے منسوب کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں شائع کرتے ہیں تو فی الواقع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے والے یہ ہوئے۔ بالفرض کسی بدنصیب شیطان نے اگر گستاخی کی بھی تو ایک دفعہ کی ایک کتاب میں کی اور یہ ہزاروں رسالوں میں، کتابوں میں، تقریروں میں، تحریروں میں، وعظ، میں درس میں، بڑوں کو چھوٹوں کو رٹا رٹا کر ان گستاخیوں کی اشاعت کر رہے ہیں۔ تو فی الواقع گستاخی تو انہوں نے زیادہ کی اور حقیقتاً بے ادب یہ ہوئے۔ پھر یہ کس قدر منافقت ہے کہ دعویٰ کریں محبت کا، گستاخیوں کا الزام لگائیں دوسروں پر اور بے ادبی کریں خود، تو یہ بہت بڑا دھوکہ فریب اور مکر ہے، یہ لوگ خدا کو کیا جواب دیں گے۔

عبداللہ :۔

تم نے پھر ایک لفظ سخت کہا، بھائی میں بار بار تم سے کہہ چکا ہوں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کریمہ کے بفضلہ تعالیٰ پابند ہیں اور آپ کی سنت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بڑے سے بڑے دشمن کے لئے بھی سخت لفظ نہیں فرمایا۔ اس لئے ہم ان کے لئے نہ کوئی سخت لفظ خود اپنی زبان سے نکالتے ہیں اور نہ کسی دوسرے سے سننا گوارا کرتے ہیں، میں کئی دفعہ آپ کو منع کر چکا اور آپ وعدہ بھی کر چکے ہیں لیکن پھر آپ کو پرانی عادت اپنے وعدے پر قائم نہیں رہنے دیتی۔ اب آپ پہلے مجھ سے پختہ وعدہ کریں کہ آئندہ ایسے الفاظ قطعاً نہیں کہیں گے تو میں آپ سے بات کروں گا ورنہ میں غیبت سن کر خود کو گنہگار کرنا نہیں چاہتا۔

پیراں دتہ :۔

معاف فرمایئے میں کیا کروں عادت سے مجبور ہوں، لیکن انشاء اللہ تعالیٰ

آئندہ میں پورے طور پر محتاط رہوں گا، یہ کم بخت بری عادت پڑ گئی ہے، کیوں کہ ہم تو اپنے مولوی صاحبان سے یہی سنتے رہے اور یہی تعلیم پاتے رہے کہ دوسروں کو جہاں تک بھی ممکن ہو گالیاں دی جائیں اور برا کہا جائے،

عبداللہ :۔

واقعی یہ آپ نے صحیح کہا کہ گالیاں دینے والے بدبخت کی گالیوں کو وہی شخص گاتا پھرا کرتا ہے جو خود گالیاں دینا چاہتا ہو، تو بھائی آپ اس بات کو بالیقین جان لیں کہ بریلوی حضرات خود سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان والا میں گالیاں تراشتے ہیں، دیتے خود ہیں اور الزام لگا دیتے ہیں۔ حضرات علماء دیوبند پر، ایسا کرنے سے ان کے دو فائدے ہیں، ایک تو سچے اہلسنت والجماعت پکے حنفی، مخلص، دیندار ور سنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے جان نثار حضرات سے لوگوں کو نفرت ہو جائے تاکہ یہ اچھی طرح اپنا دین ومذہب جاری کر سکیں اور دوسرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنے کا موقع ملتا رہے، ورنہ ہمارے کسی بزرگ نے معاذ اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی نہیں کی، اور جو بے ادبی کرے اور وہ بزرگ نہیں ہو سکتا وہ کتا خنزیر سے زیادہ ناپاک اور شیطان سے زیادہ ملعون ومردود ہے یہی ہمارا عقیدہ ہے اور اسی پر ہمارے سب حضرات کا فتویٰ ہے۔

پیراں دتہ :۔

اجی کہاں واقعی آپ سچ فرما رہے ہیں۔ کیا آپ کے کسی بزرگ نے اپنی کتاب میں یہ بھی نہیں لکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم مبارک (معاذ اللہ) پاگلوں دیوانوں اور بچوں بلکہ چوپایوں کے برابر ہے؟

عبداللہ :۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین، وہ مردود ملعون خبیث اخبث الناس ہے جو اس سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تو کجا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی خادم اور غلام کے علم کے متعلق بھی یہ عقیدہ رکھے، ہمارے تمام چھوٹے بڑے جماعت دیوبند کا ہر متنفس ایسے شخص کو کافر بے ایمان اور شیطان سے بڑا شیطان جانتا ہے، خدا سے توبہ کرو اور ایسے گندے الفاظ اور پھر حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی شان بے مثال میں زبان سے نہ نکالو۔ ایمان کا خطرہ ہے، اور میں تو سچ کہتا ہوں کہ تمہاری زبان سے یہ الفاظ سن کر میرا سارا بدن لرز گیا دل کانپ اٹھا خدا کا محبوب دو عالم کا سردار ہمارے دو جہاں کا وسیلہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور معاذ اللہ انکے لئے ان غلیظ گندے الفاظ کا استعمال تمہارے دل نے کیسے گوارا کیا کہ یہ الفاظ زبان پر لاؤ۔

پیراں دتہ :۔

قبلہ! یہ الفاظ میرے نہیں بلکہ یہ تو دیوبندیوں کی طرف سے منسوب ہوتے ہیں اور بریلوی حضرات چونکہ خود کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق مانتے ہیں، خود ادب کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں، اور اپنے تمام ماننے والوں کو ادب سکھاتے ہیں اسلئے ایسے ایسے گستاخی وبے ادبی کے تمام فقرات ہمیں بتاتے ہیں۔

عبداللہ :۔

اول تو یہ ان کا سراسر بہتان وافتراء ہے، تم خود ہمارے بزرگوں کی کتابیں دیکھو، تحذیر الناس، حفظ الایمان، براہین قاطعہ وغیرہ سب کتابیں اردو میں ہیں، خدا نے تمہیں آنکھیں دی ہیں اردو لکھ پڑھ سکتے ہو، خود ایمان کی نظروں سے دیکھو اور فیصلہ کرو۔

حضورﷺ کی گستاخیاں کرنے والے بدنصیب

جس طرح تم نے ابھی ابھی تقویۃ الایمان کو دیکھ کر اس کے مضمون کو ایمانی مضمون کہا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح ہمارے حضرات کے تمام مضامین کو ایمانی خالص اسلامی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے عین شریعت مطہرہ کے مطابق پاؤ گے، مگر مشکل تو یہ ہے کہ تم دیکھتے ہی نہیں ہو، وار رہا تمہارا یہ کہنا کہ بریلوی حضرات کے دل میں عشق و محبت ہے اس لئے وہ بے ادبی اور گستاخی کرنے والوں کی گستاخیاں ظاہر کرتے ہیں اور سب کو بتاتے ہیں تو پہلے تو آپ نے ابھی ابھی کہا ہے کہ گستاخیوں اور گالیوں کو بار بار دہرانے والا اور ہر مجلس و محفل میں ہر کتاب اور ہر رسالے میں لکھنے والا ہر تقریر و وعظ میں بیان کرنے والا خود گستاخ ہے اور یقیناً بے ادب ہے، لیکن خیر اگر اس بات کو تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ بھی دیا جائے تو یہ بتلایئے کہ آج تک سوائے دیوبندی حضرات کے اور کسی نے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں کی ہیں۔

پیراں دتہ :۔ جی ہاں بہت سے لوگوں نے

عبداللہ :۔ مثلاً ان کا نام لیجئے؟

پیراں دتہ :۔ نام تو میں جانتا نہیں۔

عبداللہ :۔ کیوں نہیں جانتے اور تمہارے مولویوں نے ان کے نام کیوں نہیں بتائے، جب تم کہتے ہو کہ ہر ایک گستاخی و بے ادبی کرنے والے کی بدزبانیاں ہمیں بتاتے اور سکھاتے ہیں تاکہ ہم ان لوگوں سے بچیں تو پھر سوائے دیوبندی حضرات کے اور لوگوں کے نام اور ان کے وہ خبیث فقرات تمہیں کیوں نہیں بتائے گئے۔

پیراں دتہ :۔

یہ تو خدا جانے کیوں نہیں بتائے، شاید اور ایسے بے ادب نہ ہوں گے۔

عبداللہ :۔

خدا تو جانتا ہی ہے لیکن خدا نے تمہیں بھی تو عقل اسی لئے دی ہے کہ تم بھی جانو، دیکھئے آپ نے کبھی سنا ہے کہ قادیان میں ایک شخص پیدا ہوا اور اس نے دعوائے نبوت کیا، اور اس نے آدم علیہ السلام سے لے کر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام کی اور تمام صحابہ کرام کی اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تمام اولیائے کرام رحمہم اللہ کی، بلکہ خود خدائے قدوس جل جلالہ واعظم شانہ کی، قرآن کی، حدیث کی، تمام محدثین مفسرین مومنین، مسلمین کی سخت سے سخت گستاخیاں کی ہیں اور گندے سے گندے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

پیراں دتہ :۔ جی ہاں یہ تو معلوم ہے کہ قادیانی نے دعوائے نبوت کیا اور اس نے بہت کچھ گستاخیاں بھی کی ہیں۔

عبداللہ :۔ ان گستاخیوں میں سے چند ایک بیان کرو؟

پیراں دتہ :۔ مجھے تو معلوم نہیں ہیں۔

عبداللہ :۔ کیوں؟ جب ہر ایک گستاخ کی گستاخیاں تمہیں بتائی جاتی ہیں تو مرزا کی گستاخیاں کیوں معلوم نہیں؟

پیراں دتہ :۔

وہ تو ہمارے مولوی صاحبان نے نہ کبھی ہمیں بتائیں، اور نہ کسی رسالہ میں انہوں نے لکھیں، یہ تو دیوبندیوں ہی کے متعلق رسالے لکھتے ہیں اور نہیں متعلق کہتے رہتے ہیں

عبداللہ :۔ شیعہ بھی گستاخیاں کرتے ہیں یا نہیں؟

پیراں دتہ :۔ جی ہاں کرتے ہیں۔

عبداللہ :۔ بتایئے کیا کیا گستاخیاں کرتے ہیں۔

پیراں دتہ :۔ یہ بھی معلوم نہیں کیونکہ ہمیں کبھی بتائی ہی نہیں۔

عبداللہ :۔ اچھا عیسائی اور آریہ وغیرہ جو آئے دن اسلام پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں، اور اس طرح سے اللہ جل جلالہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں اور سخت بے ادبیاں کرتے رہتے ہیں وہ چند ایک بتاؤ؟

پیراں دتہ :۔ کیا وہ بھی گستاخیاں کرتے ہیں؟

عبداللہ :۔ اُف تمہیں ابھی تک یہ معلوم نہیں۔

پیراں دتہ :۔ نہیں ہمیں تو معلوم نہیں، ہمارے مولوی صاحبان نے تو کبھی ان کا ذکر بھی نہیں کیا۔

دیوبندی اور کفر کا فتویٰ

عبداللہ :۔

تو اب بتاؤ کہ مرزائی اور رافضی حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں کریں، حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے مقدس جانشینوں کو سخت سے سخت گالیاں دیں وہ تو تمہیں نہ رٹائی جائیں، نہ رسالوں میں لکھیں، نہ تقریروں میں بتائیں۔ آریہ اور عیسائی سخت سے سخت اعتراضات کریں ان کا ذکر تک بھی ہمارے سامنے نہ آئے یہ صرف دیوبندیوں کے ہی پیچھے ہاتھ دھو کر کیوں پڑ گئے حالانکہ دیوبندیوں نے نہ وہ خبیث کفریہ ملعونہ فقرات لکھے نہ خود کہیں نہ کسی کو کہنے دیں بلکہ جو کہے اس کو کافر، اکفر، بے ایمان کہیں، مرزائی، شیعہ گالیاں دینا اپنا مذہب جانیں، ثواب سمجھیں، علی الاعلان ان گالیوں کی تبلیغ

کریں، عیسائی روزانہ کھلم کھلا اسلام کے اوپر اعتراض کریں، آریہ طرح طرح کی تہمتیں لگائیں مگر اور کسی کا نام تک بھی نہ لیں، یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری محبت اور عشق کے ولولے، سارے کے سارے جذبات صرف دیوبندیوں کو ہی گالیاں دینے کے لئے کیوں وقف ہو گئے۔ عشق ہے تو ہر ایک مخالف کی مخالفت کریں اور ان کی بکواسوں کو مٹائیں، لکھ لکھ کر اسی طرح تردید کریں، جس طرح دیوبندیوں کی کرتے ہیں۔ آخر یہ کیا بات ہے کہ اور تو کسی کا نام تک نہیں اور فقط دیوبندیوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے۔

پیراں دتہ :۔

واقعی ہے تو تعجب کی بات، مگر وجہ سمجھ میں نہیں آتی، حقیقت میں ہونا تو یہی چاہئے تھا کہ ہر ایک مخالف کی اسی طرح مخالفت کرتے لیکن اوروں کا تو تذکرہ بھی نہیں ہے، فقط دیوبندی کا ہی وظیفہ پڑھایا جاتا ہے، یہ راز میری بھی سمجھ میں نہیں آیا، آپ ہی فرمایئے۔

عبداللہ :۔

وجہ تو انشاء اللہ پھر کبھی بتاؤں گا، لیکن اس سے اتنا تو معلوم ہو گیا کہ حقیقتاً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق وادب ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ بلکہ دیوبندی حضرات کی عداوت ہے، ورنہ ہر ایک مخالف کی مخالفت ظاہر کرتے۔

پیراں دتہ :۔ جی ہاں اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے، لیکن یہ عداوت کیوں ہے؟

عبداللہ :۔ بتادوں برا تو نہ مانو گے۔

پیراں دتہ :۔ نہیں برا ماننے کی کیا بات ہے فرمایئے۔

عبداللہ :۔ اصلی بات یہ ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں اور یہی وجہ ہے حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی سنت

کریمہ پر عمل نہیں کرتے، سنت پر عمل کرنے سے ان کی دنیاوی مفاد اور آمدنیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے انہوں نے تو اپنا علیحدہ ایک دین و مذہب بنا لیا اس پر عمل رکھتے ہیں، اور علمائے حقانی کی وہ جماعت جس نے تمام دنیاوی عزتوں، نیک نامیوں اور شہرتوں اور آمدنیوں کو پائے حقارت سے ٹھکرا کر حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے عشق و محبت ادب و احترام کو ہی اپنی زندگی کا مشغلہ بنا لیا، خود علم دین پڑھتے ہیں، دوسروں کو پڑھاتے ہیں، سنت پر پورا پورا عمل کرتے اور دوسروں کو پابند سنت بناتے ہیں، انکو تمہارے مولویوں نے وہابی اور کافر کہنا شروع کر دیا اور غصہ صرف یہ ہے کہ تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تعظیم کیوں کرتے ہو، اسلام کی اشاعت کیوں کرتے ہو اور سنت کے خلاف کیوں نہیں کرتے، یعنی دیوبندیوں کو وہ اپنے تمام دنیوی مقاصد کے حصوں میں ایک زبردست رکاوٹ محسوس کرتے ہیں، اس لئے وہ ہر لحہ ان کو برا کہنے میں مصروف رہتے ہیں۔

مثلاً دیوبندی مولوی، فتویٰ پر، نکاح پر تقریر پر کوئی معاوضہ نہیں لے گا اور یہ لیتے ہیں، اسی طرح، زکوۃ، صدقہ، خیرات، میراث وغیرہ کا مال سب کچھ کھا جاتے ہیں اور دیوبندی کھانا گناہ سمجھتے ہیں، اور منع کرتے ہیں، کیونکہ شریعت محمدی کا حکم یہی ہے، تو یہ اس قسم کی کھلی ہوئی باتیں ہیں کہ ہر شخص جس کے دماغ میں تھوڑی سی بھی عقل ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ دیوبندی اور غیر دیوبندی مولوی میں فقط مالی تنازع اور دنیوی جھگڑا ہے اور مذہب صرف آڑ ہے، اور کچھ نہیں۔

اور حاشاوکلا جس قدر عقائد خبیثہ کی تہمت ہم پر لگائی جاتی ہے ہم سب ان سے بری ہیں، بیزار ہیں، ویسے خبیث عقائد رکھنے والوں کو خارج از اسلام اور بے ایمان جانتے ہیں جرم صرف یہی ہے کہ الحمد للہ ہم دین کو دنیا کی وجہ سے نہیں بیچتے

اور دنیا کے بدلے حضور اقدس وعالی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و محبت فروخت نہیں کرتے، ہم تمام دنیا اور دنیا کے تمام تعلقات اور نعمتوں بلکہ دونوں جہاں کی تمام نعمتوں سے بالا و برتر، اعلیٰ وافضل حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو سمجھتے ہیں، اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کرنا، آپکے حکم کو دنیا کی تمام طاقتوں احکام سے بالاتر رکھنا، آپ کے طریقہ مبارک کو تمام عالم کے طریقہ سے افضل و بہتر جان کر عمل کرنا ہماری زندگی کا مقصد وحید ہے اسی پر ہم جینا چاہتے ہیں اور اسی پر مرنا۔

پیراں دتہ :۔

یہ تو آپ نے عجیب بات سنائی کہ ان کے دلوں میں محبت و تعظیم نہیں۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے، ان کا تو رات دن یہی مشغلہ ہے یہی وظیفہ ہے، یہی تقریر ہے یہی تحریر ہے کہ محبت کرو محبت، کرو، محبت کے بغیر نجات نہیں سب عمل بیکار ہیں بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ خود انکے دلوں میں محبت نہ ہو۔

عبد اللہ :۔

میرے عزیز! اگر یہ محبت محبت کا وظیفہ نہ پڑھیں تو پھر ان کے جال میں کون پھنسے، آج جو مکار سیدھے سادے مسلمان کو پھنسانا چاہتے ہیں وہ سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی آڑ لیتا ہے، اچھا مرزائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و محبت کرنے والے ہیں یا گستاخ و مخالف؟

پیراں دتہ :۔ سخت بے ادب، گستاخ، مخالف اور دشمن اسلام ہیں

عبد اللہ :۔ کیوں؟

پیراں دتہ :۔ اس لئے کہ وہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف عمل کرتے ہیں ان کے بہت سے عقیدے اسلام کےخلاف ہیں۔

عبداللہ :۔

لیکن آپ نے کبھی ان کی تقریر بھی سنی ہے اور کوئی کتاب بھی دیکھی ہے۔

پیراں دتہ :۔

ہاں ایک دفعہ ان کے سالانہ جلسہ پر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ تقریر سنتا رہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تو یہ کم بخت بھی خوب تعریف کرتے ہیں اور خود کو عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں اور ایک چھوٹا سا رسالہ بھی دیکھا تھا اس میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بڑی تعریفیں اور فضائل لکھے تھے۔

عبداللہ :۔

عزیزم! سمجھ لو کہ جس طرح وہ اپنی زبان سے تعریفیں کرتے ہیں۔ سیدھے سادے مسلمانوں کو پھنسانے کیلئے۔

مرزائی اور بدعتی ایک ہیں

اور درحقیقت مقصد تو اپنے مرزا کے دین کو پھیلانا اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنا ہے، بعینہ اسی طرح تمہارے ان مولویوں کا مقصد یہ ہے کہ عام مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے لمبے لمبے خطابات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے القابات بیان کئے۔ اور زور شور سے حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی محبت کے وعظ کئے سیدھے مسلمانوں کو اپنی طرف مائل کیا اور پھر خوب اپنے اعلیٰ حضرت کا دین ومذہب پھیلایا اور جس طرح دین مرزا کی مخالفت کرنے والے ہر ایک ایماندار کو مرزائی کافر کہتے ہیں بالکل اسی طرح جس نے ان کے دین بریلوی کی مخالفت کی اسے انہوں نے پورے زور وشور سے کافر کہنا شروع کر دیا، اصل میں جیسے مرزائی، شیعہ اور دوسرے گمراہ فرقے ہیں اسی طرح اسلام میں یہ بھی ایک گمراہ فرقہ پیدا ہو گیا ہے، اور اس کی بھی اللہ والوں سے ضد ہو گئی ہے۔

بدعتی گمراہ فرقوں میں سے ہیں۔

پیراں دتہ :۔

یہ تو عجیب سی بات معلوم ہوتی ہے، مجھے ان کا یقین نہیں آتا اگرچہ یہ بات تو ضرور ہے کہ دیوبندی زیادہ تر نماز روزہ کے پابند ہوتے ہیں اور صدقہ خیرات بھی زیادہ نہیں لیتے اور ہمارے مولویوں کے ملنے والے کیا خود مولوی بھی کچھ ایسے شریعت کے پابند نہیں ہوتے اور صدقہ خیرات تو بڑے بڑے مولوی صاحبان لے لیتے ہیں۔ اس وجہ سے آپ کی اس تقریر سے مجھے اپنے مولویوں پر شک ضرور ہو گیا لیکن میں اپنے پورے اطمینان ویقین کے لئے عرض کرتا ہوں کہ کیا آپ کے پاس اس کی کوئی سند بھی ہے کہ ان کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں اور جو زبان سے تعظیمی الفاظ نکالتے ہیں، یہ محض دکھلاوا، دھوکہ اور ظاہرداری ہے۔

عبداللہ :۔

اگر ثابت کر دیا تو پھر کیا ہو گا۔ اہلسنت تو پھر بھی وہی رہیں گے اور ہم پھر بھی وہابی کے وہابی ہی رہیں گے، اس لئے کیا فائدہ کام کی بات کرو یہ باتیں چھوڑ دو۔

پیراں دتہ :

نہیں فائدہ کیوں نہیں ضرور ہے ہم پھر ان کو اہلسنت کیسے کہہ سکتے ہیں پھر تو وہ دشمن خدا ہوئے۔

عبداللہ :۔

وہ اہلسنت ایسے رہ سکتے ہیں کہ جب آپ ان سے جا کر یہ باتیں کہیں گے تو، وہ فوراً کہہ دیں گے کہ یہ کسی وہابی نے تمہیں بتلایا ہے، اور غلط ہے، بس تمہارے لئے ان کا اتنا ہی کہنا کافی ہو جائے گا، میری دو گھنٹے کی دماغ سوزی کو ان کا

ایک فقرہ بیکار کردے گا۔ اور پھر آپ بھی مجھے ہی گالیاں دیں گے کہ دیکھو دیوبندی نے کیسا جھوٹ بولا، اس لئے یہ سلسلہ رہنے ہی دو۔

پیراں دتہ :۔

نہیں صاحب! یہ کیسے ہو سکتا ہے، آپ آج مجھے ان کی کتابیں دکھائیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی ملاقات سے مجھے بہت فائدہ پہنچا اور اس تمام تقریر کا میرے دل پر خاص اثر ہوا اب میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کے بھانسے میں نہیں آسکتا، بلکہ جو کروں گا یقین ودلیل سے کروں گا۔

عبداللہ :۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس پر استقامت بخشے، واقعی یہ ایمان کا معاملہ ہے، اس میں بغیر سوچے سمجھے کسی کی تقلید نہیں کرنی چاہیے۔

باب سوم

نقل کفر کفر نباشد

کتب بریلویہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان

علیها تسعة عشر

کیجئے دعا کہ کچھ تو ہے دردِ مدِ عشق
اول تو دل کی چوٹ پھر اتنی دکھی ہوئی

بڑے گستاخ و بے ادب :

اچھا لو اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ خود انہوں نے ان کے اصاغر واکابر نے، پیروں نے، مریدوں نے صراحتاً کھلم کھلا انبیاء علیہم السلام کی اور خاص سید الانبیاء حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی، گستاخی اور زبردست توہین کی ہے۔

پیراں دتہ :۔

کیا انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی وابی صراحتاً کی ہے؟

عبداللہ :۔ ایک دفعہ نہیں بارہا، لو میں ابھی آپ کو دکھائے دیتا ہوں۔ آپ ابوالحسنات حکیم احمد صاحب خطیب مسجد وزیر خان لاہور کو تو جانتے ہیں۔

پیراں دتہ :۔

جی ہاں اچھی طرح واقف ہوں، بہت سے وعظ سنے ہیں، اشعار بڑی سریلی آواز سے پڑھتے ہیں اور بریلوی حضرات کے بہت بھاری بھر کم مولوی ہیں۔

عبداللہ :۔ انکی ایک کتاب ہے "اوراق غم" وہ بھی کبھی آپ نے پڑھی ہے؟

پیراں دتہ :۔ نہیں، نام تو سنا ہے دیکھی کبھی نہیں۔

پہلی گستاخی

عبداللہ :۔

اللہ کے بندو دیوبندیوں کی کتابیں پڑھنے سے تو وہابی ہو جاتے ہو اپنے مولویوں کی تو کتابیں پڑھا کرو تاکہ اس سے ہی ان کو کچھ حقیقت معلوم ہو۔ لو یہ ہے "اوراق غم" اس کا صفحہ ۲ نکال کر پڑھو۔

پیراں دتہ :۔ لکھتے ہیں۔

وہ آدم جو سلطان مملکت تھے وہ آدم جو متوج بتاج عزت تھے، آج شکار تیر مذلت ہوئے۔

عبداللہ :۔

مطلب سمجھے جو، فرماتے ہیں کہ وہ آدم علیہ والسلام جو بہشت سلطنت کے بادشاہ تھے اور وہ آدم علیہ السلام جن کو عزت کا تاج پہنایا گیا تھا۔ آج ذلت و خواری کے تیر کا شکار ہو گئے۔

پیراں دتہ :۔

لاحول ولا قوۃ، لاحول ولا قوۃ، استغفر اللہ، نعوذباللہ ایک جلیل قدر پیغمبر خلیفۃ اللہ ابو البشر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایسے الفاظ، نعوذباللہ، استغفر اللہ یہ تو کھلم کھلا زبردست توہین ہے کہ نبی کا نام لے کر کہا جائے کہ وہ "ذلیل" ہو گیا، اور پھر یہ کہ ذلت کے تیر کا شکار ہوا۔ نعوذباللہ، نعوذباللہ۔

عبداللہ :۔

دیکھ لیجئے یہ ہیں وہ جو ادب ادب کا ڈھنڈورا پیٹتے پیٹتے ختم ہوئے جاتے ہیں۔ خود نام لے کر ایسے کریہہ الفاظ نکالتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ جو انبیاء

علیہم السلام کی توقیر کرتے ہیں اور ان کو برا کہنے والوں کو برا کہتے ہیں، مگر یہ زبردستی انبیا علیہم السلام کی گستاخیوں کو ان غریبوں کے سر الٹی تھوپتے ہیں۔

پیراں دتہ :۔

معلوم ہو گیا کہ گستاخ یہ خود ہیں اور اسی واسطے خود بھی گستاخیاں کرتے ہیں اور دوسرے بے گناہوں کے ذمہ الزام لگا کر بھی گستاخیاں کرتے ہیں۔

عبداللہ :۔ جی ہاں معاملہ تو یہی ہے۔

دوسری گستاخی

اب انہی ابو الحسنات صاحب کا دوسرا ارشاد ملاحظہ فرمایئے یہی کتاب "اوراق غم" کا صفحہ ۱۱۳ نکالئے اور یہاں سے پڑھئے۔

پیراں دتہ :۔

تحریر فرماتے ہیں۔

آقائے مدینہ رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت سے رائحہ انتقال پائی، اس لئے کہ بعد کمال زوال ہوتا ہے

چو آفتاب بہ نصف النہار یافت کمال
مقرر است کہ روئے نہد بسوئے زوال

عبداللہ :۔ بس اب اس کا مطلب سمجھایئے!

پیراں دتہ :۔ آپ سمجھایئے فارسی کا شعر ہے سمجھ میں نہیں آیا۔

عبداللہ :۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ جب آیۂ کریمہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ، الایۃ، نازل ہوئی تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت میں اپنے انتقال کی خوشبو پائی کیونکہ

کمال کے بعد زوال ہوتا ہے۔ ترجمہ شعر کا یہ ہے کہ جب سورج نصف النہار یعنی دوپہر کو پورا کمال پالیتا ہے تو پھر لازمی طور پر اس کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔

پیرا دتہ :۔ یہ زوال آفتاب سے کیا مراد ہے۔

عبداللہ :۔

بھائی میاں! آپ کے مولانا جن کو عرف عام میں "بڑے بھیا" کہا جاتا ہے، فرماتے ہیں کہ جس طرح نصف النہار پر پہنچنے اور کمال حاصل کرنے کے بعد آفتاب کا زوال ضروری ہے۔ اسی طرح حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے کمالات عالیہ کا آفتاب جہاں تاب جب کمال کو پہنچ گیا تو (معاذ اللہ) اس کا زوال بھی ضروری ہوا، کیونکہ بعد کمال زوال ہوتا ہے۔

پیراں دتہ :۔

توبہ توبہ، یہ زوال کا لفظ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شان عالی میں لائے ہیں۔

عبداللہ :۔ جی ہاں دیکھ لو کتاب تمہارے ہاتھ میں ہے، خود تم نے عبارت پڑھی ہے۔

پیراں دتہ :۔

لاحول ولا قوۃ یہ تو نہایت زبردست بے ادبی ہے یہ کہنا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے آفتاب کمال کو زوال آگیا اس سے بڑھ کر اور کیا گستاخی ہو سکتی ہے، مگر مجھے یقین نہیں آتا کہ "بڑے بھیا" نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسی گستاخی کی ہو، کیونکہ وہ تو ہمیشہ بڑی لمبی لمبی تعریفیں کرتے ہیں اور گستاخی کرنیوالے کو کافر کہتے ہیں۔

عبداللہ :۔

بھائی وہ تعریفیں کرنا ہاتھی کے دانت ہیں محض دکھانے کے لئے ہیں اگر وہ تعریفیں نہ کریں تو پھر آپ لوگ ان ک پیچھے کیسے لگیں، لیکن حقیقت یہ ہے جو کتاب میں لکھ کر چھپوا کر شائع کی، جس پر ان کے لاجی اور چھوٹے بھیاجی کی بھی تصدیق مہریں لگی ہوئی ہیں۔

اور رہا گستاخ کیلئے کافر کا فتویٰ دینا تو یہ بالکل صحیح ہے، ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہو وہ کافر، اکفر، بے ایمان ہے، اب فیصلہ انصاف والے کریں کہ گستاخ ہم ہیں یا وہ۔

اور تمہارا یہ کہنا کہ مجھے یقین نہیں آتا کہ بڑے بھیاجی ایسی سخت گستاخی کریں تو وہ اپنی اس گستاخی کا خود یقین دلا رہے ہیں اور مزید وضاحت فرما رہے ہیں، "اوراق غم" کے صفحہ ۱۱۳ کی جو عبارت تم نے پڑھی تھی شعر سے آگے اور پڑھو، وہ بیچارے خود اپنا مطلب اور اپنا دین ومذہب واضح کر دیں گے۔

تیسری گستاخی

پیراں دتہ :- لکھا ہے۔

تو آفتاب رسالت مہتاب نبوت خورشید ہدایت نیر محبوبیت جب ہر طرح اپنے کمال کو پہنچ گیا تو اب نظر سفلا میں اس کا زوال لازمی ہوا۔

عبداللہ :-

اب پتہ چل گیا اور یقین ہو گیا کہ یہ آفتاب نبوت کا ہی زوال مانتے ہیں۔

پیراں دتہ :-

جی ہاں کیا کہا جائے، سخت تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ ان لوگوں کا کس قدر گندہ اور ناپاک بالکل کفریہ عقیدہ ہے اور یہ لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کس درجہ بے ادب گستاخ اور توہین کرنے والے ہیں، یہ تو مرزائیوں سے بھی بڑھ گئے، مرزائی تو یہی کہتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات مقدسہ سے فیض پاکر مرزا نبی بن گیا۔ لیکن اب بریلویوں نے تو بالکل ہی صفایا کر دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آفتابِ کمال کو معاذاللہ زوال آگیا اب وہ غروب ہو گیا، کمالاتِ عالیہ (معاذاللہ) ختم ہو گئے، اس سے بڑا جرم اور ظلم اور اس سے زیادہ گستاخی کیا ہو گی۔

عبداللہ :-

جی ہاں یہ ہیں آپ کے ادب والے مولوی ہم اور ہمارے سارے اکابر اس حقیقت کے اوپر ایمان رکھتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مبارکہ کے بعد آپؐ کے کمالات میں معاذاللہ زوال نہیں آیا بلکہ ہر روز آپؐ کے آفتاب کمالات کے انوار و برکات ترقی پر ہیں۔ اور رہتی دنیا تک حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کے کمالات وفیوض عالیہ کا آفتاب اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ چمکتا رہے گا اور اپنی ضیاء پریزیوں سے قلوب عالم کو منور کرتا رہے گا۔

قبر مطہر میں تشریف لے جانے کے بعد آفتاب نبوت کی روشنیاں روز افزوں ہیں، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر مطہر سے باہر تشریف فرما تھے تو آفتاب نبوت کی شعاعیں عرب اور عرب کے قرب وجوار تک پہنچی تھی اور روضہ اقدس میں تشریف لے جانے کے بعد آفتاب نبوت کی ضیاء باریوں سے تمام عالم منور ہوا اور انشاء اللہ قیامت تک ہوتا رہے گا۔

پیراں دتہ :-

یہ تو بڑے ظالم ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں خاص نام مبارک لے کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس قدر سخت بے ادبی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کیا، حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تو بادشاہ اور چمار کا مقابلہ کر کے اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان کے مقابلہ میں مخلوق کو ایک تشبیہ ہی دی تھی، جس پر انہوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا کہ گستاخی کر دی، گستاخی کر دی، کافر ہے، کافر ہے، اور اب خود وہ کچھ لکھ گئے کہ حقیقت میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ عالی دنیا کے عام انسانوں کے برابر کر دیا، جس طرح مرنے کے بعد اور انسانوں کے کمالات ختم ہو جاتے ہیں، اسی طرح انہوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات عالیہ کو لکھ دیا۔ نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات۔

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار

مگر یہ لوگ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے

ہیں تو پھر یہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل کیوں ہیں۔ جب کہتے ہیں کہ کمالات کو زوال آگیا تو یہ کیوں کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں؟

عبد اللہ :۔

بھائی! وہ کہاں کہتے ہیں۔ یہ تو بفضلہ تعالیٰ ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور قبر مطہر میں جلوہ افروز رہ کر اپنے آفتاب کمالات کے نور سے عالم کو منور فرما رہے ہیں، یہ تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے قائل نہیں۔

پیراں دتہ :۔

نہیں صاحب یہ کیسے ہو سکتا ہے وہ تو ہمیشہ اپنے وعظوں میں کہا کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔

عبد اللہ :۔

بھائی! پھر وہی کہا تم ان کے کہنے پر نہ جاؤ "وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَکْبَرُ" اصل عقیدے ان کے سینوں میں چھپے ہوئے ہیں جس کا اظہار وہ اپنی تحریرات میں وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں، دیکھئے میں ابھی اس کا ثبوت پیش کئے دیتا ہوں، کہ آپ کے یہ بریلوی مولوی حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے۔

چوتھی گستاخی

یہی "اوراق غم" صفحہ ۱۱۱ نکالئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مبارک کا بیان پڑھئے، یہاں پڑھئے۔

پیراں دتہ :۔ لکھا ہے۔

جس سرو سہی نے چمن وجود میں بلندی حاصل کی ہے اسے ارۂ فنا نے بیخ

وبن سے کاٹا، اور جس نہال تازہ نے گلشن حیات میں نشو ونما پائی تیر ممات نے فنا کیا۔

عبد اللہ :۔

یعنی دنیا کا دستور ہے کہ جو یہاں پیدا ہوتا ہے فنا کے آرے سے اسے جڑ بنیاد سے کاٹ دیا جاتا ہے، اور جو درخت چمن زندگی میں پیدا ہوتا ہے موت کا تیر اسے فنا کر دیتا ہے۔

پیراں دتہ :۔

تو حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی وفات مبارک کے ذیل میں یہ لکھنا تو صاف یہی عقیدہ ظاہر کر رہا ہے کہ معاذ اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارۂ فنا اور تیر ممات نے۔۔۔۔ کر دیا۔

استغفر اللہ، نعوذ باللہ تو ان کا یہ نہایت کفریہ عقیدہ ظاہر ہوا اور پھر یہ منہ او مسور کی دال، استغفر اللہ بے ادبیاں کریں خود اور الزام لگائیں دوسروں پر، یہ اور بھی زیادہ منافقت اور بے ایمانی ہے۔

مسلمان مر کر مٹی میں مل جاتا ہے

یہ تو ہمیشہ یوں کہتے ہیں کہ دیوبندیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) مر کر مٹی میں مل گئے، مگر یہاں تو حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شان عالی میں خود کیسے کیسے سخت ترین الفاظ استعمال کئے ہیں۔

ارہ فنا نے بیخ وبن سے کاٹا، تیر ممات نے فنا کیا، آفتاب نبوت کو زوال آگیا استغفر اللہ یہ تو ایسے سخت اور انتہائی گستاخی کے الفاظ ہیں کہ معمولی سے معمولی انسان کے لئے بھی استعمال نہیں کر سکتے۔

لیکن مجھے بھی ایک بات یاد آئی، وہ یہ کہ آپ کے مولوی اسمٰعیلؒ نے بھی تو

اپنی کسی تحریر میں لکھا ہے کہ "حضور مر کر مٹی میں مل گئے" یہ بھی تو بڑی بے ادبی اور گستاخی ہے۔ میں نے اپنے مولوی صاحبان سے سنا ہے کہ مولوی اسمٰعیل اس لئے بھی کافر کہلاتے ہیں۔

عبداللہ :۔ ہاں بھائی کیا بتاؤں، بر عکس نہند نام زنگی کافور۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

وہ خواہ کچھ کہتے رہیں بڑے بڑے اور سخت سے سخت بے ادبی کے الفاظ استعمال کرتے رہیں، لیکن وہ پھر بھی حامی سنت، ماحی بدعت، عاشق رسول اور اگر ہم خالص قرآن وحدیث بھی بیان کریں تو تب بھی "وہابی" اس "اس مر کر مٹی ہو جانے کی" پوری حقیقت تو انشاء اللہ دوسری ملاقات میں عرض کرونگا اس وقت صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ "مسلمان مرنے کے بعد کہاں جاتا ہے؟

پیراں دتہ :۔ قبر میں

عبداللہ :۔ قبر کس چیز کی ہوتی ہے؟

پیراں دتہ :۔ مٹی کی۔

عبداللہ :۔ تو مرنے کے بعد ایک مسلمان مٹی میں جاتا ہے؟

پیراں دتہ :۔ جی ہاں

عبداللہ :۔ اور حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کہاں تشریف لے گئے؟

پیراں دتہ :۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مٹی ہی کی قبر میں جلوہ افروز ہیں۔

عبداللہ :۔ جی ہاں ہر ایک انسان مٹی میں جانے والا ہے۔ قرآن عزیز کا ارشاد ہے۔ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى۔

ترجمہ :اے انسانو! ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور مٹی میں ہم تمہیں

ملادیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

بس حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے یہی فرمایا ہے اور وہ بھی حدیث شریف کا مطلب سمجھایا ہے۔

ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے فلاں شہر میں دیکھا کہ لوگ اپنے راجہ کو سجدہ کر رہے ہیں تو ہمارے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ لائق ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کریں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھلا خیال تو کر کہ اگر تو میری قبر پر گذرے تو کیا تو اس قبر کو سجدہ کرے گا، صحابی نے عرض کیا کہ نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو (اب بھی مجھے سجدہ) مت کرو۔

ف :یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں سجدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی، انتہی،

پیراں دتہ :۔

اللہ اکبر اصل عبارت یہ ہے ہمیں تو فقط بات سنائی جاتی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے، مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ تو حدیث کا مطلب بیان کیا ہے، خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فریا کہ میں قبر میں جاؤں گا اور قبر مٹی کی ہوئی ہے، یعنی مٹی میں جانیوالا ہوں، حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا مطلب بیان کر دیا۔ غضب ہے کہ مطلب ہو حدیث کا اور فتویٰ لگائیں حضرت شہیدؒ پر۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ سب فتوی اپنے ہی دین ومذہب کے رو سے دیتے ہیں۔ ان کے مذہب میں قبروں کو، پیروں کو سجدے کرنے ثواب اور شریعت میں حرام ہیں۔ حضرت شہیدؒ نے شریعت کا مسئلہ بیان کیا تو یہ تو کہہ نہ سکے کہ سجدہ کو کیوں منع کیا یہ ایک لفظ لے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم کی گستاخی کا زبردست پہلو نکال کر فتویٰ لگانے لگے ، تاکہ کوئی طالب حق
انسان ان کی کتابوں کا مطالعہ کر کے مسلمان نہ بن جائے، مگر حقیقت میں یہ فتویٰ
حضرت پر تو نہیں ہو سکتا کیونکہ انہوں نے تو مطلب حدیث شریف کا بیان کیا
ہے۔

عبداللہ :۔

جی ہاں کیا کہا جائے ان کا دین ومذہب ان کو یہی سکھاتا ہے، خیر یہ تو ایک
ضمنی چیز تھی درمیان میں آگئی اس کے متعلق مفصل گفتگو تو انشاء اللہ تعالیٰ پھر
کبھی کروں گا۔

پانچویں گستاخی

اب ذرا ان کے اور بزرگوں کی زبان سے بے ادبیاں اور گستاخیاں سنیئے ان کے
اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ جو مذہب بریلویہ کے بانی ہیں، اپنی کتاب "حدائق بخشش"
حصہ دوم کے صفحہ ۷ پر حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف میں لکھتے ہیں۔

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث

پیراں دتہ :۔ مطلب کیا ہوا؟

عبداللہ :۔

مطلب یہ ہے کہ یا غوث الاعظم آپ کا وعظ ایسا جامع اور ضروری مفید و
اعلیٰ درجہ کا ہے کہ ولی تو ولی سارے رسول بھی سننے آتے ہیں اور خود حضور پاک
صلی اللہ علیہ وسلم بھی سننے کے لئے آتے ہیں۔

پیراں دتہ :۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہاں تو تمام انبیاء علیہم السلام کا درجہ غوث اعظمؒ

سے کم کر دیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو خود تمام دنیائے انسانیت کے، حتیٰ کی انبیاء
علیہم السلام کے معلم، واعظ اور استاد ہیں اور یہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو معاذ
اللہ تمام نبیوں اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استاد کہتا ہے، استغفر اللہ ساری
دنیا تو ہدایت حاصل کرنے کے لئے جاتی ہے دربار محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں
اور استغفر اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غوث الاعظمؒ کا وعظ سننے آتے ہیں۔ اس
شعر میں سخت بے ادبی کی ہے۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت غوث
اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل جانتے ہیں۔

دار العلوم دیوبند سے اردو زبان

یہ ظالم ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم نے اردو زبان دار العلوم دیوبند سے پڑھی ہے۔ خیر اگر دیوبندیوں کا
یہ عقیدہ ہے بھی تو تم تو اپنے گریباں میں منہ ڈال کر دیکھو خود تم کس کس کو
حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد بنا رہے ہو، ارے اللہ کے بندو دیوبندیوں
نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر بالفرض محال علماء دیوبند کا شاگرد بنایا تھا تو تم نے
تو تمام اولیا، حتیٰ کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد بنا
گئے۔

عبداللہ :۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین خدا تعالیٰ ہزار ہزار لعنت کرے اس زبان پر
جس نے یہ کہا ہو اور کروڑوں غضب نازل کرے اس قلم پر جس نے یہ لکھا ہو۔
اور عذاب جہنم کا مرکز بنائے اس دل کو جس کا عقیدہ ہو کہ معاذ اللہ۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے شاگرد

اس استاذ عالم، امام الانبیاء، سید المرسلین، سلطان، السلاطین محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوبندی سے اردو زبان سیکھی، لعنۃ اللہ علی الکاذبین، وہ خدا کا مردو، ملعون، شیطان، منحوس ہے جس خبیث ملعون کا یہ خبیث عقیدہ ہو اور سراسر بہتان ہے بہت بڑا الزام ہے اور جس طرح ہمارے اوپر اور الزامات لگائے اسی طرح یہ بھی اتہام افتراء ہے اس کا حساب انشاء اللہ تعالیٰ روز جزا ہو گا اور اس مردود افتراء کا مزا انشاء اللہ مفتری کذاب کو اللہ تعالیٰ چکھائے گا۔

پیراں دتہ :۔ تو کیا دیوبندیوں میں سے کسی نے یہ بات نہیں کہی؟

عبد اللہ :۔

لاحول ولا قوۃ نعوذ باللہ یہ کون مردود واخبث الناس کہہ سکتا ہے، اور جو یہ خیال دل میں بھی لائے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے کسی بڑی سے بڑی ہستی سے بھی تعلیم حاصل کی وہ کافر مردود ہے، ہمارے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو استاذ کل معلم عالم بن کر تشریف لائے تھے امتی تو امتی ہمارا ایمان تو یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام بھی آپؐ کے شاگرد تھے، کیونکہ آپؐ نبی الانبیاء تھے جس کو یقین نہ آئے وہ ہمارے حضرات کی تصانیف پڑھے تحذیر الناس اور آب حیات حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی، اور اوجز السیر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی، اور اشرف العالمین حضرت مولانا محمد مطیع الحق صاحب کی تالیف دیکھے اور پھر اندازہ لگائے کہ ہمارے اکابر حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ ہم تو جبرائیل علیہ السلام جنہوں نے بظاہر حضورؐ سے اقرء کہا تھا ان کو بھی حضور کا معلم نہیں کہہ سکتے ہم تو کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ برائے نام تھا، ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ہر گز

احتیاج نہ تھی۔

تعلیم جبرائیل تو تھی بس برائے نام
حضرتؐ وہیں سے آئے تھے لکھے پڑھے ہوئے۔

پیراں دتہ :۔

تو یہ بریلوی ویسے ہی کہتے ہیں۔ اس بات کی کوئی اصل نہیں ہے؟

عبد اللہ :۔

بھائی ان کی تو عادت یہ ہے کہ اللہ والوں کو بدنام کرنے کے لئے عبارتوں میں کتربیونت کر کے لفظوں کو گھٹا بڑھا کر الٹ پھیر کر کے کفریہ ملعونہ عبارت بنائی اور اس کو منسوب کر دیا حضرات اہل حق کی طرف، اور فتویٰ لگا دیا کفر کا اور آپ جیسے حضرات نے اس کی تشہیر شروع کر دی، بات صرف اتنی ہے کہ کسی ایک شخص کو خواب میں زیارت ہوئی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تو انہوں نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اردو میں کلام فرما رہے ہیں۔ تعجب سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی زبان تو عربی ہے اردو میں کلام کیسے فرما رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سے ہمارا علماء دیوبند سے معاملہ پڑا ہے اس وقت سے ہمیں یہ اردو زبان آگئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک کی تعبیر یہ لی گئی کہ الحمد للہ علماء دیوبند متبع سنت ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ان سے ہوا ہے۔ ع

اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا

اب بتاؤ کہ اس میں یہ کہاں ہے کہ معاذ اللہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اردو علماء دیوبند سے سیکھی۔

پیران دتہ :۔

استغفر اللہ اس خواب پر انہوں نے یہ کفریہ عقیدہ گھڑ لیا یہ تو بڑا ظلم ہے اور پرلے درجہ کی بددیانتی ہے۔ اس میں تو یہ ہے کہ ہمیں آگئی اور یہ حضور کریم علیہ الصلوۃ والسلام کا معجزہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جس ملک اور جس زبان کا آدمی آتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی زبان میں اس سے گفتگو فرماتے تھے تو اگر علماء دیوبند سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اردو میں گفتگو فرماتے ہیں تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اور کمال ہوا اور اس پر یہ کفریہ ملعونہ عقیدہ گھڑ لینا تو در حقیقت ان بریلویوں کا خود یہ عقیدہ ہوا کہ حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم دنیا والوں سے علم حاصل کیا کرتے تھے، جس کا اظہار انہوں نے اس شعر میں کیا ہے جو آپ نے ابھی سنایا کہ

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث!

عقیدہ تو خود بریلویوں کا ہے سر تھوپ دیا غریب علماء دیوبند کے بھلا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کا وعظ سننے کی ضرورت کیا تھی اور وعظ بھی کس کا غوث کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تو غلاموں کے وعظوں میں سے ہزاروں غوث بنے اور بریلویوں کے غوث کا وعظ سننے کے لئے سارے رسول اور خود حضور سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں، لاحول و لا قوۃ الا باللہ۔

قاعدہ یہ ہے کہ ہمیشہ کم علم زیادہ علم والوں کا وعظ سنا کرتے ہیں، محتاج ہدایت طالب علم علماء کے مواعظ میں جایا کرتے ہیں۔ یہ بریلوی یوں تو زبان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ماکان وما یکون کہتے ہیں، اور آپؐ کے علم و فضل کو معاذ اللہ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کم جانتے ہیں، اور الزام لگاتے ہیں علماء

دیوبند پر، بڑا ظلم کرتے ہیں، کفر کریں خود اور ملزم بنائیں دوسروں کو۔

عبداللہ :۔

جی ہاں یہی ہے وہ ”دین ومذہب“ جو ان کے ”مجدد دین وملت“ کی کتابوں سے ثابت ہے، اور جس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ یہ امتی تو یہاں بیٹھ کر اپنے دین ومذہب کا جہاد اکبر کر رہے ہیں کہ اللہ والوں پر کفر کا فتویٰ دے رہے ہیں اور ان کے اعلیٰ حضرت نے مکہ معظمہ میں جاکر یہی ثواب کمایا تھا کہ خود کفریہ ملعونہ عبارتیں بنا کر ہمارے حضرات سے منسوب کردیں اور علماء حرمین شریفین سے ان پر فتویٰ طلب کیا انہوں نے سوال کے مطابق فتویٰ دے دیا یہاں آکر ڈھنڈورا پیٹ دیا کہ لو اب تو علمائے دیوبند کو مکہ والوں نے بھی کافر کہہ دیا، یوں تو ہم بھی کہتے ہیں کہ حسام الحرمین میں جو کفریہ ملعونہ عبارتیں ہیں ان کا مولف اور قائل اور مصنف کافروجال ہے۔

پیران دتہ :۔

اچھا تو یہ ان کے بڑوں سے ہوتی چلی آئی ہے اور پھر یہ بھی صحیح ہے کہ چھوٹے میاں چھوٹے میاں تو بڑے میاں سبحان اللہ۔

آخر وہ تو مجدد تھے ان سب کے بزرگ تھے ویسے ہی بڑا جہاد کیا مکہ معظمہ میں جاکر جھوٹ بولا، واقعی، کارے کردہ شاباش،

خیر اس شعر سے یہ تو معلوم ہوگیا کہ یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل الخلائق نہیں مانتے، بلکہ غوثؒ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر و افضل جانتے ہیں۔

چھٹی گستاخی

عبداللہ :۔

ہاں اس میں کیا شک ہے۔ دیکھو اسی حدائق بخشش کے صفحہ ۷ کی اس نظم کا یہ شعر پڑھو۔

پیراں دتہ :۔ کہتے ہیں۔

ملک کے کچھ بشر کے کچھ جن کے ہیں پیر
تو شیخ عالی و سافل ہے یا غوث

اس کا مطلب سمجھا دیجئے۔

عبداللہ :۔ لیجئے سمجھئے، فرماتے ہیں کہ

کچھ پیر اور رہنما تو صرف فرشتوں کے ہوتے ہیں اور بعض پیر فقط انسانوں کے ہوتے ہیں اور بعض محض جنات کے، لیکن اے غوث تو تمام بلندی و پستی یعنی زمین و آسمان کے رہنے والوں کا تمام فرشتوں کا انسانوں کا جنات کا پیر ہے۔

اب دیکھئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی جو "رحمۃ للعلمین" ہے جو ہر ایک بلندی و پستی کے رہنے والے اور تمام انسانوں، جنوں، فرشتوں کے لئے رحمت ہے یہ فرماتے ہیں کہ اے غوث آپ سب کے لئے رحمت ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو آقائے کل ہادی سبل پیشوائے دو عالم ہیں، ہمارا عقیدہ ہے کہ مخلوق کا کوئی ذرہ نہیں جو آپؐ کے فیض نبوت سے مستفیض نہ ہوا ہو اور جس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیر نہ ہوں، لیکن مجدد صاحب فرماتے ہیں کہ زمین و آسمان کے رہنے والوں کے پیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) نہیں ہیں بلکہ یا غوث تم ہو۔

بتاؤ کہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا درجہ بڑھایا یا نہیں؟

پیراں دتہ :۔

یقیناً بڑھایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کا درجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت گستاخی کی اور عالی و سافل میں تمام انبیاء علیہم السلام اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو آ گئے، تو گویا مطلب یہ ہوا کہ اے غوث (معاذ اللہ) آپ نبیوں کے اور (معاذ اللہ) خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی پیر ہیں۔ استغفر اللہ، نعوذ باللہ اور اگر یہ یوں کہیں کہ عالی و سافل سے مراد تابعین اولیائے کرام خود غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد استاد اور ان کے امام حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کا پیر بنا دیا اور اگر اس کو بھی کہیں کہ نہیں ان حضرات کے علاوہ جو عالی و سافل ہیں ان کے پیر ہیں تو ان سے یہ پوچھا جائے کہ آپ عالی و سافل میں سے ان حضرات کو یہاں مستثنیٰ کرتے ہیں اگر یہاں اپنے معاملہ میں انبیاء علیہم السلام وغیرہم کو مستثنیٰ کرتے ہوں تو وہاں حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں کیوں مستثنیٰ نہیں کرتے وہاں بھی مانو کہ انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام اور جملہ مقبولین مومنین حضرات کے علاوہ ساری مخلوق اللہ کے سامنے اس سے بھی زیادہ ذلیل ہیں جتنا کہ بادشاہ کے سامنے چارہ تو پھر حضرت شہیدؒ پر سے اپنا فتویٰ واپس لو اور اپنے غلط فتویٰ پر توبہ نامہ شائع کرو اور اگر عالی و سافل میں سے حضرات انبیاء علیہم السلام اور دیگر بزرگان دین کو مستثنیٰ نہیں کرتے اور واقعی حضرت غوثؒ کو سب کا پیر مانتے ہو تو پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی و بے ادبی کی پاداش میں وہی فتویٰ جو دوسرے گستاخوں و بے ادبوں پر لگاتے رہتے ہو خود بھی قبول کرو، افسوس

صد افسوس، کس قدر گستاخ ہیں پہلے شعر میں استاد بنایا تھا یہاں پیر بنادیا۔

عبداللہ:۔

آپ تو ماشاء اللہ پورے مناظر ہو گئے واقعی بات تو بڑی معقول اور مدلل ہے، خدا کرے یہ ان تک بھی پہنچ جائے اور ان کو کچھ سمجھ میں آجائے مگر مشکل ہے۔

اسی سلسلہ میں ضمناً یہ بھی بیان کردوں کہ دیوبندی کے فرد جرم میں ایک جرم یہ بھی ہے کہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے کہیں فتویٰ دیدیا کہ صفت رحمۃ للعلمین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص نہیں، اس پر بریلوی جلا اٹھے کہ دیوبندیوں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی اور اس وجہ سے کافر ہو گئے، مگر یہاں دیکھو خود غوثؒ کو رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی رحمت بنا رہے ہیں، کیا ان کے اس شعر کے مطابق حضرت غوثؒ رحمۃ للعلمین نہیں بن گئے۔

پیراں دتہ:۔

واقعی انہوں نے تو سب سے بڑا تمام ولیوں، نبیوں، خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا رحمۃ للعلمین بنادیا، پھر دیوبندیوں پر اعتراض کیوں؟

عبداللہ:۔

بھائی! یہی ان کا دین و مذہب ہے۔

خیر اب یہ دیکھئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ازل سے اب تک کسی کو پیدا کیا اور نہ ابد تک پیدا کرے گا، جو قربت اور محبوبیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے دربار عالی میں بخشی ہے وہ بے نظیر و بے عدیل ہے، اس میں حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا کوئی

شریک نہیں ہے۔

پیراں دتہ:۔ بیشک ہر ایک مسلمان کا یہی عقیدہ ہے۔

ساتویں اور آٹھویں گستاخی

عبداللہ:۔ لیکن آپ کے بریلویوں کا یہ عقیدہ نہیں، ملاحظہ ہو حدائق بخشش حصہ دوم کا صفحہ ۶۰، ارشاد ہوتا ہے۔

نادر از سلف عدیل عبدالقادر — ناید ز خلف بدیل عبدالقادر!
مشکل گر از اہل قرب جوئی گوئی — عبدالقادر مثیل عبدالقادر!

آدم علیہ السلام سے آج تک عبدالقادر کے برابر دوسرا پیدا نہیں ہوا اور آئندہ قیامت تک عبدالقادر کا ثانی پیدا نہ ہوگا۔ اگر اللہ کا مقرب لوگوں میں تو حضرت عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ جیسا مقرب تلاش کرنے لگے تو تجھے ان جیسا مقرب کوئی دوسرا نظر نہ آئے گا اور مجبور ہو کر تجھے کہنا پڑے گا، کہ اللہ کے مقربوں میں حضرت عبدالقادر لاثانی و بے نظیر مقرب ہیں۔

پیراں دتہ:۔

یہاں اور بہت سی گستاخیاں اور بے ادبیاں کیں اور واقعی حضرت عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کو تمام انبیاء علیہم السلام اور خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھادیا، اور کہہ دیا کہ آج تک حضرت عبدالقادر جیسا کوئی پیدا ہی نہیں ہوا۔

اور یہ جو کہا کہ آئندہ بھی کوئی ان کے برابر نہ آئے گا تو کیا یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو آسمان سے نازل ہونے والے ہیں اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کو جو ظاہر ہونے والے ہیں حضرت عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے کم مرتبہ جانتے ہیں، ہاں جب سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ کم سمجھتے ہیں تو پھر

اوروں کا کیا کہنا۔

دوسرے شعر میں تو اور بھی غضب کر دیا، ہم تو آج تک تمام مسلمانوں سے یہی عقیدہ سنتے چلے آئے کہ اللہ کے سب سے مقرب حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہیں اور اس قربت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم لاثانی ہیں آپ جیسا قرب کسی کو نصیب نہیں، لیکن یہ حضرت عبد القادرؒ کو سب سے زیادہ مقرب مانتے ہیں، تو لوگ ان کا منہ بند کیوں نہیں کرتے، اور ان سے کیوں نہیں کہتے کہ سب سے بڑے گستاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو تم ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ کو ہر حیثیت سے کم کر کے دوسروں کو بڑھاتے ہو، لاحول ولا قوۃ الا باللہ، زبان سے تو کیا کیا عقیدے بتائیں کتابوں میں کیا کیا لکھیں، خود گستاخیاں کریں اور کافر دوسروں کو بتائیں، خدا تعالیٰ ایسے چالبازوں سے بچائے، افسوس ہم نے تو اپنی تمام عمر جہالت میں گزاری۔

عبد اللہ :۔

اب یہ سنئے کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام اولیائے کرام رحمہم اللہ اور جملہ انبیاء علیہم السلام (معاذ اللہ) حضرت غوثؒ کے دروازے کے بھکاری ہیں دیکھئے یہی حدائق بخشش حصہ دوم ہے اس کے صفحہ ۶ پر فضائل سرکار غوثیت رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں۔

نویں گستاخی : ملاحظہ ہو۔

کوئی سالک باواصل ہے یا غوث
وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث

پیراں دتہ :۔ سالک اور واصل کیا معنی ہیں؟

عبد اللہ :۔

سالک کہتے ہیں اصطلاح تصوف میں عبادت گزار مجاہدہ ریاضت کرنے والے اولیاء اللہ کو اور واصل کہتے ہیں خدا تعالیٰ کی قربت و محبوبیت تک پہنچے ہوئے حضرات، یعنی (انبیاء علیہم السلام کو) تو ان کے بڑے حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ خواہ

کوئی ولی ہو یا پیغمبر نبی اور خدا کی قربت میں پہنچا ہوا ہو خواہ کوئی ہو یا غوث وہ آپ کے دروازے کا سائل اور بھکاری ہے۔

پیراں دتہ :۔

افسوس صد افسوس، ان کی بے ادبیوں نے تو حد کر دی آج تک اس قدر گستاخیاں تو کسی کم بخت کافر نے بھی نہ کی ہونگی، اور تعجب اور افسوس اس بات پر ہے کہ ان کے ظاہر و باطن میں کس قدر تفاوت اور کتنا تناقض و اختلاف ہے خدا کی پناہ، مسلمان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی تمام رحمتوں اور ہدایت کی نعمتوں کو [illegible] فرمانے والے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور یہ حقیقت کے مدعی عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویدار خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معاذ اللہ معاذ اللہ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا بھکاری اور سائل کہتے ہیں اس سے بڑی بے ادبی اور گستاخی تو غالباً آج تک کسی نے نہ کی ہوگی۔

چمار کے لئے تو یہ ضروری نہیں کہ بادشاہ کے دروازے پر مانگنے جائے اپنی کمائی کرے اور کھائے، لیکن انہوں نے غوثؒ کے دروازے کا سائل کہہ کر واقعی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کی ہے، خدا ان کو سمجھائے۔

عبد اللہ :۔

اب اور چیز سنئے، مگر پہلے یہ فرمائیے کہ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

نور والے نورانی اور منور ہیں کہ نہیں۔

پیراں دتہ :۔

یقیناً ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو نورِ مجسم ہیں، خدائے قدوس نے قرآن عزیز میں آپؐ کو نور فرمایا ہے۔

عبداللہ :۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی صاحبِ نور اور اہلِ نور ہوا ہے یا ہوگا؟

پیراں دتہ :۔

ہرگز نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا نور اور صاحبِ انوار صرف اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی نہ ہوا ہے نہ ہے نہ ہوگا۔

دسویں اور گیارہویں گستاخی

عبداللہ :۔

بیشک ہر مسلمان کا یہی ایمان ہے لیکن دیکھئے آپ کے مجدد دین وملت بریلویہ کیا فرماتے ہیں، اسی حدائق بخشش حصہ دوم صفحہ ۹ پر ارشاد ہوتا ہے۔

قمر پر جیسے خور کا یوں تیرا قرض — سب اہلِ نور پر فاضل ہے یا غوث
غلط کردم تو واہب ہے نہ مقرض — تری بخشش ترا نائل ہے یا غوث

پیراں دتہ :۔ مطلب سمجھا دیجئے۔

عبداللہ :۔ مطلب یہ ہوا کہ جس طرح چاند سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے اور چاند کے اوپر سورج کا قرض ہے، اسی طرح تمام نور والے اے غوث آپ سے فیض حاصل کرتے ہیں، اور جس نے بھی نور اور روشنی حاصل کی اس نے آپ سے ہی قرض لیا۔

دوسرے شعر میں کہتے ہیں کہ میں نے جو یہ کہا ہے۔ کہ آپ قرض دیتے ہیں۔ یہ غلط ہے، آپ قرض نہیں دیتے بلکہ تمام اہل نور کو نور بخشتے ہیں کیونکہ آپ بہت ہی زیادہ سخی اور صاحب بخشش ہیں۔

پیراں دتہ :۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہاں بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین اور بے ادبی کی، تمام انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے حضرت غوث اعظمؒ کو بڑھا دیا، اور سب کے لئے نور ہدایت بخشنے والا بنا دیا اور اس میں بھی تمام "اہل نور" کو حضرت غوث کا بھکاری اور سائل بنا کر تمام حضرات کی سخت توہین کی گئی۔

چمار اپنے کمالات میں بادشاہ کا محتاج نہیں، اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے خدائے قدوس نے اس کو طاقت، قوت، ہمت، عقل وہوش عطا فرمایا اور یہاں یہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ انبیاء علیہم السلام جو حقیقتاً اہل نور اور سب کو نور بخشنے والے ہیں غوث اعظمؒ کے محتاج ہیں، اس سے تو یہ ثابت ہوا کہ چمار درجہ میں بادشاہ سے اس قدر کم نہیں جس قدر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ بلند کو یہ بریلوی غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے کم جانتے ہیں اور کس قدر ظلم ہے کہ بے ادبی خود کریں اور نام لے کر کریں اور کافر کہیں دوسروں کو۔

عبداللہ :۔

بس اب ایک اور بات سن لیجئے اور اس کے بعد آپ کو اور چند چیزیں سناؤں گا یہ بتایئے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت وشناسائی میں سب سے بلند مرتبہ کس کا ہے۔

پیراں دتہ :۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

عبداللہ :۔ دنیائے معرفت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی ہے؟

پیراں دتہ :۔ ہرگز نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ تمام عالم عرفان کے بادشاہ اور دنیائے معرفت کے سب سے بڑے تاجدار ہیں۔

عبداللہ :۔ بیشک ہمارا ایسا ہی ایمان ہے، لیکن مجدد صاحب بریلوی " کے نزدیک یہ عقیدہ بھی غلط ہے اور ان کے نزدیک یہ مرتبہ بھی "غوث" کو حاصل ہے، چنانچہ حدائق بخشش، حصہ دوم کے صفحہ ۶۷ پر رقم طراز ہیں

بارہویں گستاخی

ہم توئی قطب جنوب وہم توئی قطب شمال
نے غلط کردم محیط عالم عرفاں توئی

یعنی آپ ہی قطب جنوب ہیں اور آپ ہی قطب شمال ہیں، یعنی شمال سے جنوب تک (مراد ساری دنیا) آپ نے گھیرا ہوا ہے لیکن نہیں نہیں میں نے غلط کہا۔ آپ صرف دنیائے عالم کو گھیرنے والے نہیں، بلکہ آپ معرفت اور خدا شناسی کی تمام دنیا کو گھیرنے والے ہیں، یعنی جس قدر خداشناسی اور معرفت کی صفات ہیں وہ تمام کی تمام آپ کے اندر موجود ہیں، اور کوئی ایک ذرہ معرفت نہیں جو آپ کے وجود مبارک سے باہر ہو، کیونکہ اللہ کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ عالم ہے اس لئے معرفت کی کل کائنات آپ کے اندر موجود ہے۔

پیراں دتہ :۔

یہ تو محیط عالم عرفاں فرمادیا، اس کے معنی تو یہ ہوئے کہ معرفت اور معرفت رکھنے والے تمام کے تمام آپ کے اندر آپ کے زیر سایہ اور آپ کے نیچے ہیں۔

عبداللہ :۔ بیشک یہی معنی ہوئے۔

پیراں دتہ :۔

افسوس صد افسوس۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے لغو وبیہودہ عقیدوں سے بچائے اور مسلمانوں کو ایسے گستاخوں سے بچائے، ایمان تو یہ ہے کہ سب سے بڑی معرفت والے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس لئے ہم محیط عالم عرفاں صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہیں، اب جو معرفت اور اہل معرفت ہیں وہ سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت ہیں یہ کم بخت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی (معاذ اللہ) غوث کے ماتحت بتاتے ہیں، افسوس صد ہزار افسوس۔

عبداللہ :۔

اب میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ مجدد صاحب بریلوی تو حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر بلکہ بڑا جانتے ہیں، اور ان کی امت بریلویہ مجدد صاحب کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر جانتی ہے۔

تیرہویں گستاخی

اچھا بتایئے تو سہی مسلمان "ساقی کوثر" کسے کہتے ہیں۔

پیراں دتہ :۔ حضور سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو،

عبداللہ :۔ واقعی مسلمانوں کے ساقی کوثر تو حضور ﷺ ہی ہیں اب بریلویوں کے ساقی کوثر کو دیکھیے مدائح حضرت صفحہ ۴۸

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے
جام کوثر کا پلا احمد رضا!

یہاں اپنے پیر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کردیا اور یہ سخت بے ادبی ہے۔

چودھویں گستاخی

اب یہ بتایئے کہ قبر میں جب منکر نکیر پوچھیں گے کہ تو کس کا ہے تو مسلمان کیا جواب دیں گے؟

پیراں دتہ:۔

مسلمان کہیں گے کہ اللہ کا بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت۔

عبداللہ:۔ لیکن بریلوی امت کا خدا اور رسول ملاحظہ ہو، مدائح اعلیٰ حضرت

نکیرین آکے مرقد میں جو پوچھیں گے تو کس کا ہے

ادب سے سر جھکا کر لونگا نام احمد رضا خاں کا

یہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پیر کو بڑھا دیا۔

پیراں دتہ:۔

تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی واسطہ نہیں ہے، قبر میں نکرین کے جواب میں بھی بجائے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احمد رضا خان کا نام لیں گے اور انہیں سے حوض کوثر کا پانی پئیں گے، تو یہ خود اقرار کر رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی مطلب واسطہ نہیں رکھتے۔ جو کچھ بھی ہیں احمد رضا خاں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر خود کو مسلمان کیوں کہتے ہیں، پیر سب کچھ غوث کو سمجھتے ہیں اور مرید سب کچھ پیر کو، جیسا راجہ ویسی پرجہ نہ پیر نے خدا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مانا نہ مریدوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون،

عبداللہ:۔ بتاؤ قیامت کے روز مسلمانوں کو دامان رحمت میں کون چھپائیگا۔

پیراں دتہ:۔ وہی شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم۔

پندرھویں گستاخی

عبداللہ:۔ بیشک لیکن دیکھو بریلویوں کا شافع محشر ملاحظہ ہو۔

(۱) ستائے حشر میں گر مہر کی تپش ہم کو! چھپالے ہم کو تو زیروا سلام علیک

(۲) حشر میں ہو جب قیامت کی تپش اپنے دامن میں چھپا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ۴۷)

(۳) حشر کے دن جب کہیں سایہ نہ ہو

اپنے سایہ میں چلا احمد رضا

(۴) روز قیامت لوگوں میں جب شور رستخیز ہو

دامن میں لے لو اپنے چھپا یا سیدی احمد رضا

پیراں دتہ:۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ کسی معاملہ میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہی نہیں لیتے، یہ اپنا رسول مشکل کشاہ، حاجت روا، شافع محشر ساقی کوثر، سب ہی کچھ احمد رضا کو جانتے ہیں، افسوس یہ لوگ کس قدر دھوکہ دیتے ہیں مسلمانوں کو، کہ کہتے ہیں خود کو مسلمان ہیں اور رسول جانتے ہیں احمد رضا خاں کو تو پھر مرزائیوں سے کس حیثیت میں کم ہوئے۔

اور پھر چمار تو بادشاہ کو اپنے دیوتاؤں اور تاروں کے برابر نہیں سمجھتا اور یہ اپنے پیر کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر جانتے ہیں تو گویا چمار اپنے آپ سے بادشاہ کا درجہ اتنا بلند نہیں جانتا جتنا کہ یہ مرید اپنے آپ سے اپنے پیر کا درجہ بلند سمجھتے ہیں، اس طرح سے یہ لوگ نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی سخت ترین توہین کرتے ہیں اور انہیں شرم نہیں آتی کہ یہ کہتے دوسروں کو ہیں، اگر بالفرض محال حضرت شہیدؒ کا وہ مطلب بھی ہو جو یہ بیان کرتے ہیں تو پھر بھی ان

کو تو اعتراض کرنے کا کوئی منہ نہیں، اپنے گریبان میں خود منہ ڈال کر دیکھیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا درجہ سمجھتے ہیں، پھر دوسروں پر بھی اعتراض کریں۔

عبداللہ :۔

آپ کو تو بڑا غصہ آیا، خیر میں تو آپ کو حقیقت دکھا رہا ہوں اور یہ بتا رہا ہوں کہ آج جن کی حنفیت اور سنیت کے آپ سیدھے سادے لوگ اس قدر مداح ہیں ان کی حقیقت کیا ہے۔

سولھویں گستاخی

اب میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ مسلمان کیا چاہتا ہے کہ مرتے وقت زبان سے کیا نکلے۔

پیراں دتہ :۔

ہر ایک مسلمان کی یہی تمنا اور یہی دعا ہے کہ مرتے وقت کلمہ طیبہ زبان سے نکلے۔

عبداللہ :۔ بیشک صحیح کہتے ہو، لیکن دیکھو بریلویوں کا کلمہ، مداحِ اعلیٰ حضرت

دعا محبؔ کی ہے یارب رضائے احمد سے
کہ وقتِ مرگ ہو لب پر رضا سلام علیک

پیراں دتہ :۔

اناللہ وانا الیہ راجعون، یہاں تو بالکل ہی معاملہ صاف کر دیا اور بتا دیا کہ ان کا سب کچھ احمد رضا خاں ہی ہے، یہ کلمہ بھی انہیں کا پڑھتے ہیں اور کیوں نہ ہو آخر ان کے امتی ہیں اور اسی لئے انہوں نے فرمایا ہے۔

شریعت کی پابندی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ پر

عمل کرنا تو غیر ضروری ہے، مگر میرا دین و مذہب جو میری کتابوں سے ثابت ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ ان کا دین و مذہب شریعت اسلامیہ کے علاوہ کچھ اور ہے، اگر ایک ہی ہوتا تو پھر ان کو علیحدہ تاکید کرنے کی کیا ضرورت تھی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم تو اسلام میں اور شریعت اسلامیہ میں ہے، جب انہوں نے شریعت اسلامیہ کو چھوڑ کر اپنا دین و مذہب علیحدہ بنا لیا تو پھر یہ تعظیم بھی اسی کی کریں گے۔ جس کا دین قبول کیا، جس طرح مرزائی مرزا کو سب کچھ جانتے ہیں اسی طرح یہ اپنے بانی مذہب کو سب کچھ جانتے ہیں۔

مگر افسوس ہے کہ انہوں نے ہم لوگوں کو کس قدر دھوکا دیا اور کتنا فریب میں رکھا کہ اسلام کے علاوہ مذہب تو اپنا گڑھا اور کافر کہتے ہیں ان حضرات کو جن کا ہر فعل اسلام کے مطابق ہے۔ حضرت شہیدؒ نے ایک فقرہ کہا جو عین اسلام کے مطابق ہے، ان پر کفر کی بوچھاڑ ڈال دی اور خود نام لے کر توہین کرتے ہیں اور پھر مسلمان کے مسلمان۔

عبداللہ :۔

ہاں بھائیو یہی تو ان کا دین و مذہب ہے، انہوں نے تو آپ کو خیر دھوکا دیا یا نہیں لیکن دھوکا آپ نے خود کھایا۔

پیراں دتہ :۔ ہم نے خود کیسے کھایا؟

عبداللہ :۔

ایسے کہ آج تک آپ نے غور نہیں کیا، سوچا نہیں، سمجھنے کی کوشش نہیں کی، آخر دیوبندی بھی خود کو حنفی اہلسنت والجماعت کہتے ہیں قرآن و حدیث کے احکام سناتے ہیں، فقہ کی باتیں بتاتے ہیں، بزرگان دین کے ارشادات سناتے ہیں،

آپ نے کیوں کبھی دیوبندیوں کی باتیں نہیں سنیں آپ فرض تھا خود علم دین حاصل کرتے، اور اگر خود نہیں کیا تھا تو دیوبندی اور بریلوی دونوں مولویوں کی باتیں سن کر اپنی عقل سے ایمان سے حق وباطل میں تمیز کرتے، لیکن آپ تو یکطرفہ ڈگری دیتے رہے، دیوبندیوں کے وعظ سنتے نہیں، کتابیں دیکھتے نہیں پھر حق کیسے ظاہر ہو، تو آپ نے خود اپنے آپ کو گمراہ کیا اور حق کی تلاش ہی نہیں کی، اور پھر تم اس کا اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے کیا جواب دو گے کہ تم آج تک ہزارہا اللہ والوں کو، ایمانداروں کو بلا سوچے سمجھے بغیر کسی حجت اور دلیل کے کافر کافر کہتے رہے۔

پیراں دتہ :۔

جی ہاں واقعی ہماری سخت غلطی ہے، لیکن کیا کریں ہمیں پٹی ہی یہ پڑھائی جاتی ہے کہ اور جہاں چاہے چلے جاؤ جیسی چاہو کتاب پڑھ لو، لیکن نہ دیوبندی کی مجلس میں جانا اور نہ ان کی کتاب پڑھنا۔

عبداللہ :۔

ہاں بے شک وہ تو یہی پٹی پڑھاتے ہیں، ایسا نہ کریں تو سارا پول کھل جائے، مگر آپ ان کی پٹی میں آتے کیوں ہو۔ خیر،

سترہویں گستاخی

اب اور سنیئے یہ بتایئے کہ مسلمان کے نزدیک مدینہ شریف کے برابر کوئی شہر ہے؟

پیراں دتہ :۔ ہرگز نہیں، مسلمان کو تمام دنیا سے زیادہ محبوب معزز شہر مدینہ پاک ہے۔

عبداللہ :۔ دیکھو بریلویوں کا مدینہ

مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی

ادھر جائیں تو اچھا ہے ادھر جائیں تو اچھا ہے

(انوار الصوفیہ بابت ماہ ستمبر ۳۰ صفحہ ۹)

یہ علی پور والے پیر جماعت علی شاہ صاحب بریلوی حضرات کے امیر ملت ہیں، دیکھئے علی پور کو کس طرح مدینہ کے برابر کردیا، کیا یہ مدینہ والے کی گستاخی نہیں ہے۔ اس شعر میں مدینہ شریف کے برابر علی پور کو کہا ہے اب دیکھئے علی پور والے کو مدینہ شریف والے (صلی اللہ علیہ وسلم) کے برابر کرتے ہیں۔

اٹھارہویں گستاخی

دیکھئے انوار الصوفیہ۔

سرکار علی پور بھی ہیں شاہ مدینہ

پروانہ ساں وہ عشق محمد میں فنا ہیں

اس میں صاف طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر سرکار علی پور کو کر دیا گیا ہے، کیا یہ گستاخی نہیں ہے کہ وہ نبی جس کا ثانی اللہ تبارک وتعالیٰ نے پیدا ہی نہیں کیا، اور جن کی برابری نہ کوئی پیغمبر کر سکتا ہے، نہ کوئی ملک مقرب، انکو سرکار علی پور کے برابر کردیا جائے۔

انیسویں گستاخی

اب میں آخری شعر کو سنادوں کہ اس امت کا ہر فرد اپنے اپنے پیر کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر جانتے ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ بریلوی جماعت کے ایک مشہور واعظ اور پیر ہیں ان کا اسم گرامی عبدالنبی المختار مولوی صوفی محمد یار صاحب بھاولپوری ہے، آپ اپنے پیر مخدوم صدرالدین صاحب ملتانی کے شان میں لکھتے ہیں۔

برائے چشم بینا المدینہ بر سر ملتان!
بشکل صدر دین خود رحمۃ للعلمین آمد!

فرماتے ہیں۔

کہ دیکھنے والی آنکھ کے لئے مدینہ مکرمہ سے ملتان میں صدر دین کی صورت میں خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگئے۔

پیراں دتہ :۔

یعنی جو صدر دین ہیں یہ حقیقت میں حضور رحمۃ للعلمین ہیں یہ مطلب ہوا۔

عبداللہ :۔ جی ہاں۔

پیراں دتہ :۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ، ولعنۃ اللہ علی الکاذبین، انہوں نے حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا جانے کیا سمجھ رکھا ہے، کہ ہر ایک کو آپ کا ثانی کیا بلکہ آپ کا عین بنا دیتے ہیں، اتنی گستاخیاں صراحۃً اور کھلم کھلا کرتے ہیں، یہ ان لوگوں پر کفر کے فتوی نہیں جڑتے حقیقۃً گستاخیاں تو انہوں نے کی، فتوی کے مستحق یہ لوگ ہیں، جن کے کلام میں کسی تاویل کی بھی مطلقاً گنجائش نہیں، لیکن ان کو یہ امام اہل سنت والجماعت حامی سنت ماحی بدعت، قبلہ عالم وکعبہ اعظم مجدد مائۃ حاضرہ اور خدا جانے کیا کیا کہتے ہیں اور جن لوگوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات مقدسہ کو عام کیا اور جو کچھ کہا عین شریعت اور اسلام کے مطابق کہا، ان حضرات پر کفر کے فتوے دیتے ہیں، اور اس فتوے دینے کو اپنا دین ومذہب سمجھتے ہیں، تو معلوم ہوا کہ ان کا دین ومذہب حقیقۃً حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی بے ادبیاں کرنا، گستاخیاں کرنا، شان گھٹانا اور ہر ایک ایرے غیرے نتھو خیرے کو معاذ اللہ حضور کریم علیہ

الصلوۃ والسلام کے برابر کرنا ہے۔ اور جو اللہ کا بندہ ان کے اس دین ومذہب کی مخالفت کر کے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا اظہار کرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی بیان کرے اور تعلیمات مبارکہ پھیلائے اس کو کافر کہنا ان کے دین وایمان کا رکن اعلی ہے، لاحول ولا قوۃ الا باللہ کس قدر گندہ مذہب اور منافقانہ دین ہے۔ نعوذ باللہ۔

عبداللہ :۔

یہ تو آپ صحیح فرما رہے ہیں، لیکن یہ بتائیے کہ اس وقت آپ نے ان کے کلام سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا گستاخیاں سنیں؟

میرے لئے تو سکون دل بھی کچھ آہ بھرنے سے کم نہیں ہے
ترا فریب خلوص ظالم تباہ کرنے سے کم نہیں ہے

پیراں دتہ لیجئے ابو الحسنات صاحب خطیب مسجد وزیر خاں نے "اوراق غم" میں کہا۔

(۱) معاذ اللہ آدم علیہ السلام ذلت وخواری کے شکار ہوئے۔

(۲) حضور کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے آفتاب نبوت کو (معاذ اللہ) زوال آیا۔

(۳) جس طرح دنیا کا ہر فرد ہر جاندار مرتا ہے اسی طرح (معاذ اللہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مر گئے اور موت کے تیر نے معاذ اللہ فنا کر دیا۔

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح انکار

یہ بریلوی یا تو ان حوالوں کو غلط ثابت کریں اور اگر غلط ثابت نہیں کر سکتے اور انشاء اللہ ہرگز ثابت نہ کر سکیں گے تو دیوبندی حضرات پر الزام لگانے سے پہلے اس شخص پر فتویٰ لگائیں۔

ان کے اعلیٰ حضرت نے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں کہا۔

(۴) تمام رسول علیہم السلام اور خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔ اور ان سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے ان کی مجلس وعظ میں آتے ہیں، کیوں کہ وعظ سننے وہی آئے گا جس کو ہدایت کی ضرورت ہوگی۔ اور جو کسی بزرگ سے نصیحت وعلم حاصل کرلے گا وہ اس بزرگ کا شاگرد یا مرید کہلائیگا۔

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں!
وہ تیری وعظ کی محفل یا غوث!

(۵) حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو جزوی اور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت وشان کو کلی قرار دیا، اور اس طرح حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم، تمام صحابہ کرام اور اہل بیت کرام علیہم الرضوان، حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ کے تمام مشائخ کرام تمام علمائے اسلام اور مجتہدین حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور خود حضرت غوثؒ کے امام، احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی سخت بے ادبی کی۔

ملک کے کچھ بشر کے کچھ جن کے ہیں پیر
تو شیخ عالی وسافل ہے یا غوث!!

(۶) حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک، تمام انبیاء علیہم السلام سے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ تک تمام صحابہ کرام، اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم سے اور جملہ علماء ومحدثین وفقہائے کرام سے بڑھادیا۔

نامدار سلف عدیل عبد القادر!
نیا بد خلف بدیل عبد القادر!

(۷) حضرت عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ کا لاثانی بے نظیر مقرب کہہ کر تمام انبیاء علیہم السلام کی بالعموم اور تمام مقربین کے بے نظیر ولاشریک بادشاہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بالخصوص سخت بے ادبی کی ہے۔

مثلش گر از اہل قرب جوئی گوئے!
عبد القادر شیل عبد القادر!

(۸) تمام انبیاء علیہم السلام تمام صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کو حضرت غوث اعظمؒ کے دروازے کا بھکاری کہہ کر سب کے بے حد توہین کی اور شان گھٹائی۔

کوئی سالک ہے یا واصل یا غوث
وہ کچھ بھی ہو ترا سائل ہے یا غوث

(۹) تمام انبیاء علیہم السلام کو بالعموم اور نور مجسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بالخصوص، حضرت غوث اعظمؒ سے فیض حاصل کرنے والا، اور سب کو حضرت غوث کا مقروض بنا کر بڑی بڑی بے ادبی کی۔

قمر پر جیسے خور کا یوں ترا قرض
سب اہل نور پر فاضل ہے یا غوث

(۱۰) حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو نورانیت بخشنے والا کہہ کر نہ صرف خدائے قدوس کے ساتھ شریک کیا، بلکہ جملہ انبیاء علیہم السلام کی سخت توہین کی ہے۔

(۱۱) حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو محیط عالم عرفاں یعنی تمام دنیا سے زیادہ خدا شناس اور خدا کی معرفت رکھنے والا کہہ کر تمام انبیاء علیہم السلام کی بالعموم اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو معرفت الٰہی میں سب کے بادشاہ ہیں سخت توہین اور بے ادبی کی گئی ہے۔

ہم توئی قطب جنوب وہم توئی قطب شمال

نے غلط کردم محیط عالم عرفاں توئی

اول تو ان تمام اقوال وہفوات کی تاویل ہو نہیں سکتی، گنجائش ہی نہیں کھلم کھلا بالکل صریح وواضح طور پر بے ادبیاں کی گئی ہیں۔ اور اگر بالفرض محال یہ لوگ اپنی عادت کے مطابق اپنا دین ومذہب چھپانے کیلئے انکی تاویل کریں تو ہر مسلمان کو ان سے پوچھنے کا حق حاصل ہے کہ جب تم اپنے ان بالکل واضح اور غیر مبہم ادبیوں میں تاویلات کرتے ہو تو علماء دیوبند اور بالخصوص حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کی محولہ عبارت میں جو ایک عام لفظ استعمال کیا گیا ہے، خاص ہستی کو کیوں مراد لیتے ہو، یہاں تاویل نہیں ہو سکتی تو تاویل کرتے ہو وہاں گستاخی کا اظہار نہیں ہوتا تو زبردستی ثابت کرتے ہو۔ ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین۔

(۱۲) جناب احمد رضا خاں صاحب کو ساقی کوثر کہا، یہ خاص خطاب ہے اور اسم صفاتی ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دوسرے کے لئے یہ لفظ استعمال کرنا حرام وکفر ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کیلئے یہ لفظ استعمال کرنا سخت بے ادبی ہے۔

(۱۳) قبر میں منکر نکیر کے جواب میں بجائے "لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے احمد رضا خاں کا نام لیا جائے گا، اور جو یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے کسی دوسرے کا نام لوں گا وہ کافر ہو جاتا ہے یہاں اس نے احمد رضا خاں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر جانا۔

(۱۴) حشر کی گرمی میں احمد رضا خاں کا سایا بتایا، حالانکہ سایہ صرف رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا، یہ سخت گستاخی ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

(۱۵) یہ کہنا کہ وقت مرگ ہماری زبان پر سوائے طیبہ کے اور کچھ ہو، کفر ہے، اور حضور آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وبے ادبی ہے۔

(۱۶) مدینہ شریف دنیا کے تمام مقامات میں سب سے اعلیٰ وافضل ہے اس کو علی پور کے برابر کہنا مدینہ شریف کی سخت بے ادبی ہے۔ اور مکان کی عزت مکین کی عزت اور مکان کی توہین مکین کی توہین ہے، مدینہ شریف کا علی پور کے برابر کرکے حقیقۃً رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علی پور کے رہنے والوں کے برابر کر دیا، اسی واسطے مدینہ طیبہ کو علی پور کے جیسا لکھا ہے، اور یہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی گستاخی اور بے ادبی ہے۔

مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی!

ادھر جائیں تو اچھا ہے ادھر جائیں تو اچھا ہے

(۱۷) سرکار علی پور یعنی پیر جماعت علی شاہ صاحب کو "شاہ مدینہ" کہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبی اور انتہائی گستاخی ہے۔

سرکار علی پور بھی ہیں شاہ مدینہ

(۱۸) اسی طرح مخدوم صدر دین صاحب مرحوم ملتانی کو کی خاص حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کہنا اور یہ کہنا کہ صدر دین صاحب کی شکل میں مدینہ طیبہ سے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ملتان میں آگئے کھلی بے ادبی اور کھلا کفر ہے۔

اب ہر ایک مسلمان کا بریلوی حضرات سے یہ مطالبہ ہے کہ اگر واقعی آپ ایماندار ہیں اور حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و محبت دل سے کرتے ہیں تو ان صراحۃ بداہتہً، کھلم کھلا نام لے کر بے ادبیاں کرنے والوں پر فتوے لگاؤ، اور جن کتابوں میں یہ گستاخیاں لکھی ہیں ان کو جلادو آئندہ کو ان گستاخیوں کی اشاعت بند کرو۔ اور آج تک جو تم لکھ لکھ کر اور چھاپ چھاپ کر ان گستاخیوں اور بے ادبیوں کی اشاعت کرتے رہے اسکے لئے اپنا توبہ نامہ شائع کر کے از سر نو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو، اور اگر ایسا نہیں کرتے تو مسلمان یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ آپ کا "دین و مذہب" جو آپ کے مجدد صاحب کی کتابوں سے ثابت ہے، اور جس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے بڑا فرض ہے وہ یہی ہے کہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے علاوہ خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی بے ادبیاں کی جائیں ان کو شائع کیا جائے، اور اللہ والوں، حق پرستوں کے کلام میں جھوٹی تاویلیں کر کے ان پر الزام لگایا جائے اور ان کی طرف منسوب کر کے خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی میں کریہہ سے کریہہ اور ناپاک الفاظ زبان سے نکالے جائیں۔

عبد اللہ:۔

اب خیر محمد للہ یہ تو آپ اور ہر ایک باانصاف ایماندار پر ثابت ہو گیا کہ یہ بریلوی حضرات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کس قدر بے ادبی اور توہین کرنے والے ہیں۔

اور یہ بھی بتادیا اور خود آپ نے بھی سمجھ لیا کہ حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ نے مطلقاً گستاخی و بے ادبی نہیں کی بلکہ عین اسلام کے مطابق ارشاد فرمایا، اب میں بطور اتمام حجت آپ کی تسلی اور دوسرے مسلمانوں کی تشفی کے لئے چند دلائل اور بیان کرتا ہوں، اس سے انشاء اللہ ہر ایک مسلمان مان جائے گا کہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ تقویۃ الایمان میں تحریر فرمایا ہے بالکل صحیح، حق اور سچ ہے۔

پیراں دتہ:۔

مگر یہ کیا بات ہے کہ بالعموم آپ حضرات حوالے گیارہ گیارہ دیا کرتے ہیں، اور فرمایا کرتے ہیں کہ گیارہویں شریف سے چونکہ ہم لوگوں کو محبت زیادہ ہے اس لئے یہ عدد آپ اختیار کرتے ہیں، مگر یہ گستاخیاں آپ نے انیس بتائی ہیں۔ یہ انیس کا عدد کیوں اختیار کیا؟

عبد اللہ:۔

بھائی یہ میرا تمہارا ایمان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں کرنے والا خدا کا ملعون و مغضوب ہے اور حضور پاک صاحب لولاک فداہ روحی و قلبی و صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک گستاخ و بے ادب کو اللہ تعالیٰ اس مقام میں داخل فرماتا ہے جس کے متعلق ارشاد ہے۔

لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ

ترجمہ: اس کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے کیلئے ان میں سے ایک حصہ تقسیم شدہ ہے۔

اور اس مقام میں داخل ہونے والوں کیلئے خدمت گذار انیس فرشتے ہیں، قرآن عزیز میں ارشاد ہے۔

عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (انیس (فرشتے) مسلط کیے ہیں۔

چونکہ ہمارا یہ مکالمہ اور یہ مضامین ہر ایک گستاخ و بے ادب نہ ماننے والے منافق و کذاب کو انشاء اللہ اسی مقام مذکور کی چاشنی چکھانے والے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس گفتگو کو سات بابوں پر تقسیم کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے یہ گستاخیوں اور بے ادبیوں کا مضمون انیس نمبر پر ختم کیا گیا ہے۔

پیراں دتہ :۔ وہ کونسا مقام ہے۔

عبداللہ :۔ انہیں سے پوچھنا وہی آپ کو اچھی طرح اس کی تفصیل و تشریح بتا دیں، کیونکہ صاحب البیت ادری بمافیہ

پیراں دتہ :۔ بہت اچھا۔

باب چہارم

قرآن مجید اور تقویۃ الایمان

عبداللہ :۔

خیر یہ بتایئے کہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے اس فقرے پر اعتراض اسی لئے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق ہیں اور اگر مخلوق کو ذلیل کہا جائے تو اس میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین بھی (معاذ اللہ) شامل ہو جاتی ہے؟

پیراں دتہ :۔ جی ہاں

عبداللہ :۔

بتایئے کہ مخلوق کی بہت سی قسمیں ہیں، انسان، حیوان، جنات فرشتے، زمین آسمان وغیرہ، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کی کس قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟

پیراں دتہ :۔ انسانی مخلوق سے

عبداللہ :۔

اچھا اگر یہ کہہ دینا کہ ہر مخلوق خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے گستاخی و بے ادبی ہے تو پھر بتاؤ کہ قرآن عزیز کی ان آیات کے کیا معنی کرو گے، جس میں انسان کے متعلق ارشادات ہوئے ہیں۔

ارشادات ربانی

(۱) وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانَ مِنْ طِیْنٍ، ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ من سللة مِنْ مَّآءٍ مُّهِیْنٍ ۔(السجدہ رکوع)

ترجمہ: اور انسان کو مٹی سے پیدا کرنا شروع کیا، پھر اس کی اولاد کو ایک حقیر و ذلیل پانی سے بنادیا۔

(۲) اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۔

(پ ۲۲ سورۃ احزاب ع ۹)

ترجمہ: ہم نے امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا، پس (ان سب نے انکار کیا کہ اس (امانت کو اٹھائیں) اور اس سے ڈرے اور اس کو انسان نے اٹھالیا، یقیناً انسان مظلوم وجہول ہے۔

(۳) اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ (پارہ نمبر ۳۰ سورۃ عادیات)

ترجمہ: یقیناً انسان اپنے رب کا نہایت ناشکرا ہے۔

(۴) اِنَّ الْاِنْسَانَ ظَلُوْمٌ كَفَّارٌ (سورۃ ابراہیم رکوع ۵ پارہ ۱۳)

ترجمہ: یقیناً انسان ظلم کرنے والا ناشکرا ہے۔

(۵) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ (سورۃ حج پ ۱۷)

ترجمہ: تحقیق آدمی البتہ بہت ناشکرا ہے۔

(۶) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۔

(فاطر پ ۲۲ ع ۲)

ترجمہ: اے تمام انسانو! تم سب کے سب اللہ کے محتاج ہو، اور اللہ ہی ہے بے نیاز تعریف کیا ہوا وہ اس قدر غالب ہے اور تم اسکے آگے اس درجہ حقیر کمزور اور عاجز ہو کہ) اگر وہ چاہے تو تم سب کو لے جائے (فنا کردے) اور ایک نئی مخلوق پیدا کردے اور یہ اللہ تعالیٰ پر مطلق دشوار نہیں۔

اب بتلایئے کہ کیا بادشاہ کو چمار پر یہ قدرت حاصل ہے کہ تمام چماروں کو فنا کر کے ان جیسے اور انسان پیدا کر سکے اور اگر نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو ایمان سے بتاؤ کہ بادشاہ کے سامنے چمار زیادہ حقیر ہے یا خدائے ذوالجلال کے سامنے مخلوق؟ اچھا اور سنو!

(۷) كَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا (پ ۱۵ بنی اسرائیل)

ترجمہ: انسان مال جمع کرنے والا بخیل ہے۔

(۸) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى (پ ۳۰ سورۃ علق)

ترجمہ: یقیناً انسان البتہ سرکشی کرتا ہے۔

(۹) وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۔

اور جب انسان کو سختی پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کو اس کی طرف پورا متوجہ ہو کر (دل سے) پکارتا ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ (اس کی دعا قبول کر کے) اپنے پاس سے اسے نعمت دیتا ہے تو (یہ انسان) جو دعائیں کرتا تھا بھول جاتا ہے اور دوسروں کو اللہ کا شریک بنالیتا ہے تاکہ (لوگوں کو) اس کے راستہ سے گمراہ کرے، کہدے کہ (اے انسان) اپنے کفر سے تھوڑا سا فائدہ اٹھالے، تحقیق تو جہنم والوں میں ہے۔

(۱۰) وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ (پ ۲۵ ع ۶ حم السجدہ)

ترجمہ: اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو روگردانی کر لیتا ہے اور علیحدہ ہو جاتا ہے اور جب اس کو تکلیف آتی ہے تو لمبی لمبی دعائیں کرتا ہے۔

(۱۱) وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَؤُسًا. (بنی اسرائیل پ۱۵ع۹)

ترجمہ :اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے اور ایک طرف ہو جاتا ہے اور جب اسے برائی پہنچتی ہے تو ناامید ہو جاتا ہے۔

سردست آپ حضرات کی گیارہویں شریف سے دلچسپی کی وجہ سے انہی گیارہ آیات پر کفایت کرتا ہوں، ورنہ قرآن عزیز سے اس قسم کے حوالے بے شمار مل سکتے ہیں۔ ان تمام آیات کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنس انسان کے لئے جو کچھ فرمایا اس سے جو انکار کرے وہ کافر ہے، لیکن کیا ہے کوئی بدنصیب، بددماغ جو ان ارشادات میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انسان کو فرمایا ہے اس کا مصداق تمام انسانوں سے بہتر انسان افضل واشرف انسان سید الانس والجان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دے اور اپنی بدنصیبی سے یہ کہے کہ اس میں معاذ اللہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور اقدس وانور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ سے یاد فرمایا ہے کہ اگر کوئی بھی بدنصیب ایسا کہتا ہے بلکہ ایسا خیال بھی دل میں لاتا ہے تو وہ خود مردود و ملعون ہے، اور خود دشمن وشاتم گستاخ ہے۔ جناب آقائے نامدار سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا، پس اگر ان آیات ربانی میں انسان سے مراد خاص بندگان خدا اور مقبول ومحبوب بارگاہ الٰہی انسان نہیں لئے جاتے بلکہ خدا کی نافرمان گستاخ اور کفار مراد ہیں، تو پھر حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جو لفظ مخلوق لکھا ہے جو ایک عام لفظ ہے اس سے ایک خاص ہستی کو کیوں مراد لیا جاتا ہے اور صرف حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات گرامی کو معاذ اللہ اس کا مصداق کیوں سمجھا جاتا ہے۔

جس طرح آیات قرآنی میں لفظ انسان سے انبیاء علیہم السلام کی مقدس ہستیاں مراد لینے والا جاہل بدعقل یا بدمذہب اور انبیاء علیہم السلام کا دشمن وگستاخ

ہے، اسی طرح اس عام لفظ "مخلوق" سے خاص حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات گرامی کو مراد لینے والا یا تو جاہل ناسمجھ اور احمق ہے، اور یا خود اس کے دل میں حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات مقدس کی طرف سے دشمنی وعناد ہے اور وہ شہید مظلوم علیہ الرحمہ کی آڑ لے کر خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی وبے ادبی کرنا چاہتا ہے۔

اب میں آپ کے سامنے مفسرین کرام کے ارشادات پیش کرتا ہوں کہ وہ ذاتِ باری تعالیٰ کے مقابلے میں مخلوق کو بالخصوص اشرف المخلوقات (انسان کو کیا سمجھتے ہیں) فتویٰ اگر لگاتا ہے تو ایک جرم کے جس قدر مجرم ہیں سب پر یکساں فتویٰ لگانا چاہیے، صرف شہید مظلوم علیہ الرحمہ کے درجات ہی کیوں بڑھائے جائیں سب بزرگوں کے بڑھاؤ۔

باب پنجم

حنفیہ کی مسلمہ کتب تفاسیر اور تقویۃ الایمان

(۱) تفسیر معالم التنزیل، آیہ کریمہ

اِنْ كُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا

اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں عبد کے معنی کئے ہیں "ذلیل وعاجز"

(۲) تفسیر جلالین شریف، اسی آیہ کریمہ کے ذیل میں عبد کے معنی انہوں نے بھی ذلیل وعاجز کئے ہیں۔

(۳) تفسیر مدارک اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا کے معنی عاجز اور ذلیل کئے ہیں۔

(٤) تفسیر کبیر، امام فخر الدین رازی "عبدنا" کے معنی مطیع وخاشع لکھے ہیں اور خشوع کے معنی عاجزی کرنا اور عبد کے معنی ہوئے عاجزی کرنے والا۔

(۵) مفردات القرآن، میں امام راغب عبد کے معنی ضعیف ذلیل لکھے ہیں۔

(٦) تفسیر بیضاوی شریف، میں ہے كَانَا يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ وَيَفْتَقِرَانِ اِلَيْهِ اِفْتِقَارَ الْحَيْوَانَاتِ

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام و مریم علیہ السلام کھانا کھاتے تھے اور کھانے کی طرف اسی طرح محتاج تھے جس طرح اور سارے جاندار محتاج ہیں۔

(۷) تفسیر کبیر آیہ کریمہ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ کی تفسیر میں لکھتے ہیں معنی الذُّلِّ الضُّعْفُ عَنِ الْمُقَاوَمَةِ وَنَقِيْضُهُ الْعِزَّةُ هُوَ الْقُوَّةُ وَالْغَلَبَةُ

یعنی ذل (ذلت) کے معنی مقابلہ وبرابری سے عاجز آجانا اور اس لفظ (ذلت) کے مقابلہ میں دوسرا لفظ ہے عزت اس کے معنی ہیں قوت اور غلبہ۔

(۸) تفسیر ابو مسعود، اسی آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں۔

اَذِلَّةٌ ، جمع ذلیل، یعنی اذلہ جمع ہے اور اس کا واحد ہے ذلیل

(۹) تفسیر بیضاوی، اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں،

اِنَّمَا قَالَ اَذِلَّةٌ وَلَمْ يَقُلْ ذَلَائِلَ لِيَدُلَّ عَلٰى قِلَّتِهِمْ وَذِلَّتِهِمْ بِضُعْفِ الْحَالِ وَقِلَّةِ الْمَرَاكِبِ وَالسِّلَاحِ

یعنی اللہ تعالیٰ نے اذلہ فرمایا ذلائل نہیں فرمایا، تاکہ صحابہ کرام کی قلت اور ان کی ذلت یعنی کمزوری پر دلالت کرے ان کے حال کے ضعف اور سواریوں اور ہتھیاروں کی قلت کی وجہ سے۔

ان تمام تصریحات سے ثابت ہوا کہ اس احکم الحاکمین مالک بے نیاز نے صحابہ کرام علیہ الرضوان کو کفار کے مقابلہ میں ذلیل فرمایا، کیونکہ جنگ بدر میں حضرت صحابہ کرام علیہ الرضوان کی تعداد ومال واسباب کفار سے کم تھا تو کیا کوئی احمق کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی توہین کی کہ ان کو کفار سے ذلیل فرمادیا۔ اور یا معاذ اللہ اللہ کے نزدیک عزت وحرمت ومرتبہ میں صحابہ کرام کا درجہ معاذ اللہ معاذ اللہ کفار سے کم تھا، نہیں اور ہرگز نہیں، بلکہ یاد رکھو "ذلیل" کے معنی عاجز اور کمزور کے ہیں۔ نہ کہ حقیر اور ادنی کے، چونکہ صحابہ کرام کفار کے مقابلہ میں تعداد اور سامان جنگ کے لحاظ سے کمزور تھے اس لئے باری تعالیٰ نے اذلہ (ذلیل) فرمایا۔

تو جب ضعف اور کمزوری ظاہری کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسی مقدس جماعت کو کفار ومعاندین اسلام کے مقابلہ میں

"ذلیل" فرمایا جس کے معنی عاجز و کمزور کے ہیں، تو پھر بندہ تو خدا کے سامنے اس سے بھی زیادہ ذلیل یعنی کمزور عاجز ہے اور یقیناً چمار بادشاہ کے سامنے اس قدر ذلیل یعنی کمزور نہیں جیسا کہ بندہ خدا کو سامنے عاجز و کمزور ہے۔

(۱۰) مفردات القرآن، از امام راغبؒ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اَلْقَهْرُ هُوَ الْغَلَبَةُ وَ التَّذْلِيْلُ مَعًا يستعمل فى كل واحد منهما .

ترجمہ: یعنی قہر کے معنی غلبہ اور ذلیل کرنا ہے یہ لفظ ان دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے، پس اس آیت کے معنی یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ غالب ہے اپنے بندوں پر اور ذلیل کرنے والا یعنی عاجز و کمزور رکھنے والا ہے۔

پس یقیناً چمار بادشاہ سے اس قدر کمزور و عاجز اور ذلیل نہیں جس قدر بندہ خدائے قاہر کے سامنے ذلیل یعنی عاجز و کمزور ہے۔

(۱۱) حق تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ارشاد

لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَذَّبَ اَهْلَ السَّمٰوٰتِهٖ وَاَهْلَ اَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ وَ هُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَّهُمْ

روایت کیا اس کو احمد و ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ابی بن کعب و ابن مسعود و حذیفہ و زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے

یعنی اگر غلبہ اور بزرگی والا اللہ اپنے تمام آسمانوں اور زمینوں مخلوقات کو عذاب دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور یہ باری تعالیٰ کا ان پر ظلم نہ ہوگا۔

پس اب آپ سمجھئے کیا بادشاہ کا یہ غلبہ اور درجہ ہے کہ وہ جس کو چاہے جس وقت چاہے عذاب کر سکے۔ اگر نہیں کر سکتا اور یقیناً نہیں کر سکتا تو چمار بادشاہ کے سامنے اس قدر حقیر و ذلیل، عاجز و کمزور نہیں ہوا جس قدر کہ بندہ اللہ تبارک

و تعالیٰ کے سامنے حقیر و عاجز و کمزور ہے۔

تو حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی شان توحید عزت و بزرگی اور مرتبہ کا اظہار فرمایا، کہ انسان انسان کے سامنے خواہ ان دونوں کے درجوں اور مرتبوں میں کتنا ہی فرق کیوں نہ ہو۔ اس قدر عاجز اور کمزور نہیں جس قدر کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے مخلوق عاجز و کمزور ہے۔ اس حقیقی توحید بیان کرنے پر بریلوی حضرات ناراض ہوگئے اور کفر کا انبار لگا دیئے۔

پیراں دتہ:۔

جی ہاں واقعی سخت تر تعجب ہے کہ ایک سیدھی سادی بات کو انہوں نے توڑ مروڑ کر اتنا زبردست بنا دیا کہ اب وہ کسی طرح ختم ہی ہونے میں نہیں آتی۔ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے وہی کچھ فرمایا جو قرآن فرماتا ہے اور جس کو تمام تفسیروں والے فرما رہے ہیں۔ اب اگر ایک جملہ لکھنے کی وجہ سے حضرت شہیدؒ پر فتویٰ لگایا گیا ہے تو پھر معاذ اللہ تمام مفسرین کرام بلکہ بہت سے صحابہ کرامؓ پر بھی فتویٰ لگانا پڑے گا۔ العیاذ باللہ مگر نہ معلوم ان تفسیر لکھنے والے حضرات پر یہ لوگ فتویٰ کیوں نہیں لگاتے۔

عبداللہ:۔

بھائی ان سے انہیں کوئی کھٹکا نہیں اس لئے فتویٰ نہیں لگاتے، ان کی تفاسیر ہیں عربی میں اور آپ لوگوں کو عربی سے بے بہرہ اور بالکل ناواقف کر دیا گیا ہے۔ اس لئے ان تفاسیر میں جو حقیقت اور سچی باتیں ہیں وہ آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہو سکتیں اور اس طرح ان بریلویوں کے دین و مذہب کا پول کھلتا نہیں، حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابر دیوبند ہندوستان میں پیدا ہوئے اردو میں وعظ کے اردو میں کتابیں لکھیں۔ ہر شخص جو معمولی اردو جانتا ہے ان کی کتابیں پڑھ سکتا ہے

۔اس لئے ان کو ضرورت پیش آئی کہ اپنے دین ومذہب کی خوبیاں چھپانے کے لئے ان مقدس حضرات کو بدنام کیا جائے تاکہ عوام ان کی کتابیں نہ پڑھیں اور ان کے مواعظ نہ سنیں بات صرف اتنی ہے، ورنہ حضرت اسمٰعیل شہید رحمہ اللہ جیسا موحد فدائے اسلام اور معاذ اللہ گستاخی کرے حضور اقدس وانور کی نعوذ باللہ انہوں نے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ کے پیغام مقدس کی محبت میں اپنی جان عزیز تک قربان کر دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں بے ادبوں سے زبانی، قلمی جہاد کیا، مالی جسمانی جہاد کیا اور پھر بالآخر اسی جہاد میں شہید ہو گئے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ ایسا عاشق زار فدائے محبوب خود معاذ اللہ گستاخی کرے۔

پیراں دتہ :۔

اور تو آپ نے سب باتیں صحیح فرمائیں اور حضرت شہیدؒ کا یہ فقرہ ہے بھی بالکل ٹھیک اور اسلام کے عین مطابق، لیکن اس میں اللہ کی شان بیان فرمائی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور فضیلت تو بیان کی نہیں۔

عبداللہ :۔

بھائی تم تو بہت ہی بھولے بھالے بنا دیئے گئے ہو! اللہ کے بندے شریعت کا جو مسئلہ بیان کیا جائے وہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور آپ کے عشق ومحبت کا اظہار ہے، کیونکہ اگر حضور نہ فرماتے تو ہمیں کون بتاتا۔ توحید حضورؐ نے سکھائی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی اب اس کا بیان حقیقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کی تعریف کرنا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جس چیز سے عشق تھا یعنی اسلام اور تبلیغ اسلام، اس کی اشاعت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کرنا ہے۔

پیراں دتہ :۔ جی ہاں بیشک صحیح اب بالکل ٹھیک سمجھ گیا ہے۔

عبداللہ :۔

اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جو الفاظ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائے ہیں، اسی قسم کے بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت لفظ احادیث میں بھی آئے ہیں اور بہت سے اولیائے کرام نے بھی فرمائے ہیں سنئے اور انصاف کیجئے۔

باب ششم

احادیث مقدسہ اور تقویۃ الایمان"

ارشادات سید الموجودات صلی اللہ علیہ وسلم۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو كانت الدنيا تعدل عند اللہ جناح بعوضة ماسقى كافر امنها شربة ماء (مشکوٰۃ شریف)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ کے نزدیک دنیا کی قدر و قیمت ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔

اس ارشاد میں ساری دنیا کی مذمت فرمائی گئی جس دنیا میں سب کچھ موجود ہے اور فرمایا گیا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک یہ ساری دنیا ایک مچھر کے پر سے بھی زیادہ حقیر اور ذلیل ہے۔

ایمان وانصاف سے کہو کہ بادشاہ کے مقابلہ میں چمار زیادہ حقیر و ذلیل ہے یا مچھر اور مچھر کا پر۔

پیراں دتہ :۔

اجی چمار تو پھر بھی انسان ہے اور انسانیت کی تمام ضروریات اور لوازمات میں بادشاہ کا شریک ہے مچھر اور پھر مچھر کا بھی پر، تو کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا اور میرے خیال میں اس سے زیادہ حقیر وذلیل چیز دنیا میں کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔

عبداللہ :۔

جی ہاں بیشک مچھر کے پر سے زیادہ حقیر وذلیل واقعی دوسری چیز کیا ہو سکتی

ہے۔ حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشائے مبارک یہی بتاتا ہے کہ اللہ کے نزدیک تمام دنیا اس قدر ذلیل وحقیر ہے کہ اس سے زیادہ کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ گویا اللہ کے سامنے کل مخلوقات کی کوئی حیثیت ہے ہی نہیں۔

اب دیانتداری سے سوچو کہ اگر حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت وشان کا مخلوق سے مقابلہ کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ جس قدر بادشاہ کے مقابلہ میں چمار حقیر ہے، تمام مخلوق اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ کم درجہ اور حقیر ہے تو کونسا ظلم ہوا۔

پیراں دتہ :۔

واقعی حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تو بہت ہلکی اور عام فہم مثال دی ہے اور عین شریعت کے مطابق اور بالکل سچ بات کہی ہے، ظلم تو یہ ظالم کرتے ہیں ،جو حق بات کہنے والے کو کافر کہہ کہہ کر اپنا نامہ اعمال سیاہ کرتے ہیں۔

عبداللہ :۔ اب دوسرا ارشاد سنیئے۔

(۲) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ عزَّ وجلَّ لَمْ یَخْلُقْ خَلْقًا اَبْغَضَ اِلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا وَ اَنَّہٗ منذ خَلَقَھا لم ینظر الیھا (رواہ البیھقی)

ترجمہ : حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ نے کوئی چیز ایسی پیدا نہیں کی جس سے اس کو دنیا سے زیادہ نفرت ہو ،اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب سے دنیا کو پیدا کیا ہے۔ اس کی طرف دیکھا نہیں۔

اس ارشاد مبارک میں دنیا کے متعلق دو باتیں فرمائی گئی ہیں۔

(۱) تمام مخلوقات الٰہیہ میں سب سے زیادہ قابل نفرت مخلوق دنیا ہے۔

(۲) دنیا پیدا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے دنیا کی طرف اس کی ذلت حقارت اور اس سے نفرت کی وجہ سے اس کی طرف دیکھا تک بھی نہیں۔

اب آپ غور کیجئے سب سے زیادہ مبغوض اور قابل نفرت کونسی دنیا ہے اور وہ کونسی دنیا ہے جس کی طرف باری تعالیٰ نظر (رحمت) سے دیکھتا تک نہیں ہے، ظاہر ہے کہ اس دنیا سے مراد صرف وہی دنیا ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی، بغاوت، شرارت اور شیطان لعین کی اطاعت وعبادت کی طرف لے جائے۔

اگر کوئی بد نصیب بد باطن اس ارشاد مبارک سے یہ مطلب نکالے کہ دنیا کی ہر ایک چیز اور دنیا کا ہر فرد اس سے مراد ہے تو وہ نہ صرف اپنے عقل ودین کی خیر باد کہہ رہا ہے بلکہ وہ تمام قرآن مجید واحادیث مقدسہ کا انکار کر رہا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے تمام ان مقبولین حضرات کی سخت ترین بے ادبی کر رہا ہے جو دنیا میں تشریف لائے اور تمام مقامات مقدسہ مقابر مطہرہ کتب مبارکہ کی جو دنیا میں موجود ہیں۔ توہین کر رہا ہے اور اگر اپنی اسی حماقت کی دلیل میں یہ حدیث شریف پیش کرے اور کہے کہ دیکھو میں نہیں کہتا بلکہ (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔ تو ہر ایک دیانتدار ایماندار اور سمجھدار انسان اس کی اس دیدہ دلیری پر نفریں ولعنت کرے گا اور ہر ایک مسلمان ایکے اس قول خبیث کو حضور اقدس وانور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ایک زبردست بہتان اور کھلی تہمت کہے گا۔

پیراں دتہ:۔

بیشک اور یقیناً جو شخص ایسا کہتا ہے وہ مکار ہے یا بے ایمان کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعی دنیا کی بری چیزوں کے متعلق ایسا ارشاد فرمایا ہے ، دنیا کی اچھی چیزیں اس میں شامل نہیں۔

عبد اللہ:۔

جزاک اللہ پس بعینہ اسی طرح جب آپ اس مبغوض دنیا میں سے جس کی اس ارشاد عالی میں مذمت بیان فرمائی گئی ہے خدائے قدوس کی محبوب وبرگزیدہ ہستیوں اور چیزوں کو نکالتے ہیں تو پھر حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے اس ارشاد عالی سے جو بطور عموم "مخلوق" کیلئے فرمایا گیا ہے، حضور اقدس وعالی کی ذات مقدسہ کو کیوں مستثنیٰ نہیں کیا جاتا ہے۔

اول تو سابقہ دلائل سے یہ ثابت کر چکا ہوں کہ وہ لفظ جو حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے گستاخی وبے ادبی کا ہے ہی نہیں بلکہ تمام مفسرین اور اولیائے کرام رحمہم اللہ اس کی تصویب وتصدیق فرما رہے ہیں، اور اگر بالفرض محال بریلوی کے قول کے مطابق اسے گستاخی کا لفظ مان بھی لیا جائے تو پھر اس عموم سے خصوص کیوں مراد لیا جاتا ہے۔

پیراں دتہ:۔

واقعی یہ ان کی سخت غلطی ہے اور حقیقت میں بہت بڑا ظلم ہے کہ ایک حق بات کہنے والے بزرگ کو سب سے برا خطاب دیں اور "کافر" کہیں اور پھر ان کا یہ فتویٰ ایک حضرت شہید تک ہی تو محدود نہیں رہتا، بلکہ یہ تو ان تمام بزرگوں تک پہنچتا ہے جنہوں نے اس قسم کے الفاظ فرمائے ہیں اور گویا اس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر اس وقت تک کوئی بزرگ ان کے فتویٰ سے محفوظ نہیں رہتا، لاحول ولا قوۃ الا باللہ کس قدر بڑی جرأت اور دلیری ہے کہ ایک آدمی کی دشمنی کی وجہ سے تمام اولیائے کرام کیا بلکہ جملہ بزرگان اسلام کی بھی توہین کرنے سے باز نہ آئیں استغفر اللہ نعوذ باللہ۔

عبداللہ :۔

جی ہاں دیکھ لیجئے یہی ہیں آپ کے وہ مولوی صاحبان جو نہ صرف حنفیت کا لبادہ خود کو اسلام کا واحد نمائندہ کہتے ہیں۔

اب اور ارشاد گرامی سنئے۔

(۳) ایک بار حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم صحابہ کرام علیہم الرضوان کی مقدس جماعت کے ساتھ ایک مری ہوئی، سڑی ہوئی بکری کے پاس سے گزرے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ، بتاؤ یہ (سڑی گلی مردار) بکری اپنے مالک کے نزدیک ذلیل ہے کہ نہیں؟ عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ ذلیل وحقیر ہی تھی تو یہاں جنگل میں پھینک گئے ہیں۔

قَالَ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ اَلدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ ھٰذِہِ الشَّاۃِ اَھْلِھَا

ترجمہ: اصحابہ کرام کا یہ جواب سن کر، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جس قدر یہ بکری اپنے مالک کے سامنے ذلیل ہے، دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

اس ارشاد مبارک میں بھی دنیا کو مردار بدبودار بکری سے زیادہ ذلیل فرمایا ہے، ذرا اپنے مفتیان کرام سے دریافت کیجئے کہ کیا فتویٰ دیتے ہیں، خیر اور تو کوئی چیز ان کے نزدیک قابل تعظیم ہو یا نہ ہو لیکن غوث پاک کا مزار مبارک تو ضرور قابل تعظیم ہے اور وہ بھی دنیا میں ہے اگر اس مرزا مبارک کو اور ایسی ہی دیگر متبرک اشیاء اور ہستیوں کو اس ارشاد سے مستثنیٰ کرتے ہیں اور کرنا چاہئے تو پھر شہید مظلوم رحمۃ اللہ علیہ نے تمہارا کیا بگاڑا ہے کہ ان کے کلام سے مقبولین خدا کو کیوں مستثنیٰ نہیں کرتے۔

پیراں دتہ :۔

بیشک ان کے اوپر ضرور یہ سوال عائد ہوتا ہے اور ان کو اس کا جواب دینا چاہیے، مگر ان سے پوچھے کون، ان کے یہاں کا دستور یہ ہے کہ جو کوئی ان کے دین ومذہب کے خلاف کوئی سوال کرے اس کو جھٹ وہابیت کا خطاب مل جاتا ہے۔ کہہ دیتے ہیں نکالو اس بدعقیدہ وہابی کو اور بس پھر اس کی خیر نہیں، تو اس لئے ان سے پوچھنا کوئی آسان کام نہیں۔

عبداللہ :۔ اسی ارشاد عالی میں آپ نے ایک اور چیز بھی دیکھی ہے؟

پیراں دتہ :۔ وہ کیا؟

عبداللہ :۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ جس کا ترجمہ ہے۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔

پیراں دتہ :۔ جی ہاں پھر اس میں کیا بات ہے؟

عبداللہ :۔

بات بتانے سے پہلے میں تم سے دریافت کرتا ہوں کہ حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے زیادہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک مخلوقات میں سے کسی کا مرتبہ ہے۔

پیراں دتہ :۔ ہرگز نہیں یہ تو آپ نے ابھی ابھی کئی دفعہ فرمایا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ساری مخلوق میں سب سے افضل واشرف ومقرب ہمارے آقا ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

عبداللہ :۔ بالکل صحیح ہے اور ہر ایک مسلمان کا یہی عقیدہ ہے اچھا اب بتایئے کہ بادشاہ چمار کا خالق (پیدا کرنے والا) ہے؟

پیراں دتہ :۔ نہیں سب کا پیدا کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔

عبداللہ :۔ کیا بادشاہ چمار کو مار سکتا ہے۔

پیراں دتہ :۔

نہیں سب کا زندہ کرنے والا اور مارنے والا بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

عبداللہ :۔ کیا چمار کی جان بادشاہ کے قبضے میں ہے ؟

پیراں دتہ :۔ نہیں ہرگز نہیں سب کی جان صرف اللہ کے قبضے میں ہے۔

عبداللہ :۔

اور جب تم یہ کہتے ہو کہ بادشاہ چمار کو مار نہیں سکتا اور اللہ مار سکتا ہے تو بتاؤ کہ اللہ کے سامنے مخلوق کا درجہ زیادہ کم ہے یا بادشاہ کے سامنے چمار کا ؟

پیراں دتہ :۔ یقیناً اللہ کے سامنے مخلوق کا درجہ بہت کم ہے۔

عبداللہ :۔ مخلوق میں سب سے افضل واعلیٰ مخلوق کونسی ہے ؟

پیراں دتہ :۔ سب سے افضل ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم

عبداللہ :۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تو معلوم ہوا کہ چمار بادشاہ کو اس قدر اختیارات حاصل نہیں ہیں جس قدر اختیارات اللہ تعالیٰ کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہیں کیونکہ چمار کی جان بادشاہ کے قبضے میں نہیں اور ہمارے افضل المخلوقات صلی اللہ علیہ وسلم کی جان اللہ کے قبضے میں ہے۔

پیراں دتہ :۔ بیشک

عبداللہ :۔

بس اب بتاؤ کہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے یہی تو فرمایا ہے، کہ ہر

مخلوق خواہ چھوٹا ہو یا بڑا وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عزت وشان کی مقابلہ میں اس سے زیادہ ذلیل یعنی عاجز وکمزور ہے، جس قدر کہ بادشاہ کے مقابلہ میں چمار۔

اس ارشاد پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر کفر کا فتویٰ لگایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ فَهُوَ كَافِرٌ" چونکہ انہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے تمام مخلوق کو اس سے بھی زیادہ عاجز وذلیل کمتر اور حقیر بتا دیا جتنا کہ بادشاہ کے سامنے چمار ہوتا ہے، تو یہ بہت بڑا کفر ہے اور ایسا کہنے والا کافر ہو گیا، اور اتنا شدید کافر ہوا کہ جو اس کے کافر ہونے میں شک بھی لائے وہ بھی کافر۔

اب ایمان اور انصاف سے کہو کہ ان بریلویوں کا یہ فتویٰ کس کس پر پہنچتا ہے کیا دنیا کا کوئی ایماندار ایسا باقی رہ جاتا ہے جو ان کے اس تیر کا نشانہ نہ بنتا ہو، پس حقیقت یہی ہے کہ انہوں نے صرف علماء دیوبند اور حضرت مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ پر کفر کی بوچھاڑ نہیں ڈالی، بلکہ جملہ دنیائے اسلام کی تکفیر کا ناپاک شغل کر کے خود اپنا ہی کچھ کھویا اور اپنے نامہ اعمال میں خدا جانے کیا کیا اندراج کرایا ہے۔

ارشادات

سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

عبداللہ :۔

آپ نے اپنے بزرگوں کی زبان سے بار بار غوث اعظم پیران پیر دستگیر کا تذکرہ ہوگا۔ان کو آپ اوپر کے آداب والقاب کے ساتھ بڑا بزرگ بھی جانتے ہیں ،اب میں ایسے بزرگ کے بھی چند ارشادات سناتا ہوں تاکہ یہ مسئلہ اچھی طرح روشن اور حضرت شہیدؒ کی مظلومیت خوب واضح ہو جائے۔

لیجئے یہ حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ کریمہ کا اردو ترجمہ ہے "تحفہ سبحانی" اس کا صفحہ ۸۳ نکالئے اور خود پڑھئے۔

پیراں دتہ :۔ آپ ہی سنایئے۔

عبداللہ :۔ سنئے فرماتے ہیں۔

جب تم ایسے ہو جاؤ گے تو بیشک تمہارے دل اس کی طرف رجوع لانے والے اس کو دیکھنے والے ہو جائیں گے کسی اور شئے سے مانوس نہ ہونگے بلکہ ہر ایک چیز سے جو عرش سے لے کر زمین تک سے وحشت پائیں گے۔

ساری مخلوقات سے بھاگیں گے۔ تمام مخلوقات سے بیزاری وانقطاع کریں گے۔

دیکھئے اس ارشاد میں چار باتیں فرمائی ہیں۔

الف۔ اولیاء اللہ، اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا اور کسی چیز سے محبت نہیں کرتے۔

ب۔ عرش سے لے کر فرش تک کل مخلوق سے وحشت پاتے ہیں یعنی گھبراتے ہیں اور بھاگتے ہیں۔

ج۔ ساری مخلوقات سے بھاگیں گے۔

د۔ تمام مخلوقات سے بیزاری اور قطع تعلق کریں گے۔

پیراں دتہ :۔

اللہ اکبر حضرت پیران پیر رحمۃ کا یہ ارشاد ہے، کہ اولیاء اللہ کی یہ عادت ہوتی ہے کہ تمام مخلوق سے بیزار ہوتے ہیں، وحشت کرتے ہیں، قطع تعلق کرتے ہیں، یہ تو حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد سے بھی زیادہ سخت ارشادات ہیں۔

عبداللہ :۔ وہ کیسے ؟

پیراں دتہ :۔

جی صاحب بادشاہ تو چمار کا محتاج ہوتا ہے، اپنی ضروریات زندگی میں تمام انسان ایک دوسرے کے محتاج ہیں، بادشاہ چمار سے بیزار نہیں ہوتا۔اس سے وحشت نہیں کرتا، اس سے گھبراتا اور بھاگتا نہیں، بلکہ بعض دفعہ نیک دل اور با انصاف بادشاہ تو چمار کو اپنے پاس بلا بھی سکتے ہیں، ان سے بات بھی کرتے ہیں۔اور اسکے حال پر شفقت اور مہربانی بھی کرتے ہیں، تو حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ کے ان ارشادات سے یہ مطلب سمجھ میں آیا کہ بادشاہ کے مقابلہ میں چمار اتنا ذلیل و حقیر نہیں ہوتا جس قدر کہ اللہ والوں کے نزدیک اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقابلہ میں مخلوق حقیر وذلیل ہوتی ہے، اور بعینہ یہی مطلب حضرت شہید کا ہے۔

عبداللہ :۔

اب آپ خود دیکھ لیجئے گا کہ جو بات خود بریلویوں کے برگزیدہ ترین ہستی فرمارہے ہیں، وہی بات حضرت شہیدؒ نے فرمائی تھی تو یہ ان پر کفر کے فتویٰ جڑنے لگے۔

پیراں دتہ :۔

یہ فتویٰ صرف شہید رحمۃ اللہ علیہ پر نہ ہوا، بلکہ اس طرح تو ان کے اس کفر کے تیر کا نشانہ ہر وہ شخص بنتا ہے جس نے ایسے کلمات فرمائے تو چاہیے سب کو یکساں طور پر کہیں۔

عبداللہ :۔

انصاف تو اسی بات کا متقاضی ہے، لیکن کہتے اس لئے نہیں کہ ان کے دل مانتے ہیں کہ حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ فرمایا، صحیح فرمایا۔ اسی واسطے اس قسم کے الفاظ فرمانے والے دوسرے بزرگوں کی شان میں بے ادبی کرنا تو کجا ان کی تعظیم کرتے ہیں لیکن ضد اور دنیوی حرص و لالچ نے حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کا مخالف بنا رکھا ہے۔ اب دوسرا ارشاد سنئے۔ اسی کتاب "تحفہ سبحانی" کے صفحہ ۲۹۵ پر ارشاد فرماتے ہیں۔

جو شخص حق عزوجل سے محبت رکھتا ہے اس کے غیر کو نہیں چاہتا، اس کے غیر کی محبت اس کے دل سے دور ہو جاتی ہے جب حق عزوجل کی محبت بندے کے دل میں جگہ پکڑ لیتی ہے تو اس کے دل سے اس کے غیر کی محبت نکل جاتی ہے۔

اب دیکھئے اللہ عزوجل کے غیر میں تمام کائنات اور تمام مخلوق آگئی۔ اللہ کے سوا خواہ نبی ہوں یا ولی غوث ہوں یا قطب، مدینہ ہو یا کعبہ سب اس کے اندر شامل ہیں اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ والوں کے دل سے اللہ کے سوا سب مخلوق کی محبت نکل جاتی ہے اور یہ ظاہر ہے اور ہر ایک مسلمان کا ایمان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا نہیں ہیں غیر خدا ہیں تو کیا کوئی بریلوی ہے جو حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ پر یہ فتویٰ دے کہ انہوں نے، معاذ اللہ رسول،

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن عزیز، کعبہ مکرمہ، مدینہ طیبہ وغیرہا سے محبت کرنے کو منع کرتے ہیں، اگر کوئی بریلوی ایسا نہیں کہتا اور یقیناً نہیں کہہ سکتا، بلکہ اس ارشاد کا مطلب یہ لیا جائیگا کہ وہ چیزیں جو خدا سے غافل کرنے والی ہوں ان کی محبت سے منع فرما رہے ہیں تو پھر حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد عالی میں جو لفظ مخلوق ہے اس سے خاص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس مراد لینا کہاں کا انصاف اور کونسا ایمان ہے۔

اب اسی کتاب کے صفحہ ۳۴ سے اور ارشاد سنئے فرماتے ہیں، تمام مخلوق تیرے نزدیک ستونوں اور درختوں جیسی بے اختیار بن جائے گی۔

اس ارشاد میں کس قدر وضاحت سے فرمایا کہ تمام مخلوق چھوٹی ہو یا بڑی توحید پرستوں کے نزدیک ایسی عاجز و ذلیل و حقیر ہوتی ہے، جیسے کہ پتھر کے ستون، یا لکڑی کے درخت، دیکھئے بادشاہ چمار کے سامنے اس قدر عاجز بے اختیار اور بے بس نہیں ہوتا جتنا کہ اللہ والے تمام مخلوقات کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے عاجز بے اختیار اور مجبور جانتے ہیں اور بعینہ بالکل یہی مضمون بیان فرمایا ہے حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تو جس طرح حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے لفظ "مخلوق" سے ان بریلوی حضرات نے خاص ذات اقدس مراد لی اور شہید مظلوم پر فتویٰ لگا دیا اسی طرح کوئی عقل کا اندھا دین کا کھوٹا اس لفظ "مخلوق" سے اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی مراد لے کر حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر فتویٰ لگانے لگے تو وہ خود اپنی جہالت اور بے ایمانی کا اظہار کرے گا۔

حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ کا دامن مبارک اس ناپاک دھبے سے انشاء اللہ تعالیٰ مبرا، منزہ، پاک و مصفیٰ رہے گا، اب دیکھئے خدائے قدوس کی عظمت و جلال کے سامنے تمام مخلوق کو بادشاہ کے مقابلہ میں چمار سے زیادہ ذلیل کہنے والے شہید

پر تو کیا کیا ظلم کیا جارہا ہے۔ اب دیکھیں تمام مخلوق کو ستونوں اور درختوں جیسا فرمانے والے غوثؒ کے متعلق کیا ارشاد ہوتا ہے۔ فی الواقع اے شہید اسلام تیری برکتیں اور تیری کرامتیں آج بھی ظاہر ہو رہی ہیں۔ تیرے جس لفظ پر ان کو اعتراض ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کے سب سے زیادہ مقدس بزرگ کی زبان سے وہی نہیں بلکہ ان سے زیادہ بڑے لفظ نکلوائے چمار تو انسان ہے انہوں نے چمار سے زیادہ ذلیل چیزیں یعنی پتھر اور درخت فرما کر تیری صداقت پر مہر تصدیق لگادی۔

اب ایک ارشاد اور سنائے دیتا ہوں اور پھر اس کے بعد سلسلہ کلام ختم کرتا ہوں۔

دیکھئے یہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب غنیۃ الطالبین کا اردو ترجمہ ہے "تحفہ دستگیر" اسکے صفحہ ۱۷۱ پر توکل کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔

کہ غیر اللہ کو چھوڑ کر صرف اکیلی ذات باری پر بھروسہ کرنا اور ماسوی اللہ سے بے پرواہ ہو جانا۔

ماسوی اللہ کے معنی سمجھے کیا ہوئے۔

پیراں دتہ :۔ فرمایئے کیا معنی ہیں۔

عبداللہ :۔

ماسوی اللہ یعنی ہر ایک چیز جو اللہ کے سوا ہے یعنی تمام مخلوق چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کے سوا ہر ایک چیز سے یعنی ساری مخلوق سے بے پرواہ ہو جانا، تو کیا مسلمان کے لئے کوئی وقت کوئی موقعہ کوئی مقام ایسا ہو سکتا ہے جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کو چھوڑ سکے اور ان سے بے پرواہ ہو سکے، کیونکہ ماسوی اللہ میں تو یہ بھی آجاتے ہیں۔

پیراں دتہ :۔ ہرگز نہیں

عبداللہ :۔

اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جس سے قطعاً تعلق منقطع کر دیا جائے وہ معزز ہوتا ہے یا ذلیل ؟

پیراں دتہ :۔ نہایت ذلیل

عبداللہ :۔ بادشاہ چمار سے قطعاً تعلق منقطع کر سکتا ہے ؟

پیراں دتہ :۔ ہرگز نہیں بلکہ بادشاہ اپنی ضروریات زندگی اور امور سلطنت میں چمار کا محتاج ہوتا ہے۔

عبداللہ :۔

تو معلوم ہوا کہ جس سے تعلق منقطع کیا جائے وہ اس قدر ذلیل ہوتا ہے کہ چمار بادشاہ کے سامنے اتنا ذلیل نہیں ہوتا۔

پیراں دتہ : بیشک

عبداللہ :۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہ فرمایا کہ غیر اللہ کو چھوڑ کر صرف اکیلی ذات پر بھروسہ کرنا اور ماسوی اللہ سے بے پرواہ ہو جانا، تو کیا اس کے معنی یہ نہیں ہوئے کہ بادشاہ چما کو اتنا حقیر و ذلیل نہیں سمجھتا جس قدر کہ اللہ والے اور متوکل حضرات ماسوی اللہ کو یعنی اللہ کے سوا تمام مخلوقات کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں۔

پیراں دتہ :۔ بیشک یہی معنی ہوئے۔

عبداللہ :۔ تو کیا کوئی علامہ "امداد کن" "مفتی گیارہویں شریف" ہے جو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد پر سر تسلیم خم کر کے اپنے کفر سے توبہ کرے اور

حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد عالی کے متعلق بالکل حقانی، سچا صحیح اور ایمانی ارشاد ہونے کا اعلان کرے ورنہ حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ سے بھی وھی معاملہ کرے جو حضرت شہیدؒ سے کرتے ہیں۔ مگر بہت دشوار ہے۔ حضرت شہیدؒ رحمۃ اللہ علیہ کو گالیاں دینے سے بالائی پراٹھے، گوشت بھری کچوریاں اور ماش کی پھریری دال مع ادرک ولوازم ملتی ہے اور حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کوئی لفظ نکالنے پر یہ سب کچھ بند ہوتا ہے۔

بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود غرضی ونفسانیت سے بچائے اس کمبخت نفس نے ہزاروں کی نہیں کروڑوں کو گمراہ کر دیا، بے ایمان ونامراد کر کے مارا، اللہ تعالیٰ اسکے حملے سے بچائے۔

اب میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اولیائے امت مشائخ کرام، صوفیا عظام اور دیگر بزرگان دین حضرات کی زبانوں سے بھی دنیا کی حقیقت حق تعالیٰ جل شانہ کی عظمت سنادوں۔

پیر ال دتہ :۔

ضرور سنایئے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر مرحمت فرمائے۔

باب ہفتم

حضرت اولیائے کرام اور تقویۃ الایمان

(۱) امام غزالی یہ مسلمانوں کے ایک بہت بڑے امام اور فلسفی ہیں۔

إنَّ اللّٰهَ تعالىٰ يراها (اى الدنيا) حقيرة كما هى و كل مخلوق فهو بالاضافة الى جلا حقير (احیاء العلوم جلد چہارم مطبوعہ مصر صفحہ ۸۸)

اللہ تعالیٰ دنیا کو حقیر وذلیل دیکھتا ہے، جیسی کہ وہ (حقیقت میں) ہے، اور تعالیٰ کے ذات گرامی کے مقابلہ سے ساری مخلوق حقیر وذلیل ہے۔

(۲) ایضاً وَاَمَّا كُلُّ مَخْلُوْقٍ فلاَ يَخْلُوْا عَنْ نَقْصٍ وَّنَقَائِصَ بَلْ كَوْنُه عَاجِزاً مَخْلُوْقًا مُسَخَّراً مُضْطَرًّا هُوَ عَيْنُ الْعَيْبِ وَ النَّقْصِ فَالْكَمَالُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَلَيْسَ لِغَيْرِه كَمَالٌ اِلَّا بِقَدْرِ مَااَعْطَاهُ اللّٰهُ. (احیاء العلوم جلد چہارم مطبوعہ مصر صفحہ ۲۶)

اور لیکن تمام مخلوق نقص اور نقائص سے خالی نہیں، بلکہ اس کا عاجز مخلوق بے بس مجبور ہونا ہی بہت بڑا عیب اور نقص ہے، پس کمال صرف اللہ واحد کے لئے ہے اور سوائے اللہ کے اور کسی کا کمال نہیں۔ بجز اس مقدار کے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا۔

دیکھئے ان دونوں عبارتوں میں خدائے قدوس کے مقابلہ میں مخلوق کو خواہ چھوٹی ہو یا بڑی، عاجز مجبور حقیر فرمایا گیا ہے اور یہی حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اور ظاہر ہے کہ بادشاہ کی طاقت و قوت عزت وحرمت کے مقابلہ میں چمار اس درجہ مجبور اور عاجز نہیں جس قدر کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقابلہ میں انسان عاجز وکمزور ہے۔

اب دیکھئے یہ بریلوی حضرات حضرت امام ہمام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے کیا فتویٰ صادر فرماتے ہیں۔

(۳) حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ

یہ سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے امام وپیشوا ہیں فرماتے ہیں۔

لَایَکْمُلُ الْاِیْمَانُ اِمْرَءٍ حَتّٰی یَکُوْنَ النَّاسُ عِنْدَہٗ کَالْاَ بَاعِرْ

(عوارف المعارف صفحہ ۴۵)

ترجمہ: کسی شخص کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ (عظمت الٰہی کے مقابلہ میں تمام انسان اس کی نظر میں اونٹ کی مینگنی جیسی نہ ہوں۔

اب دیکھئے بادشاہ کے سامنے چمار زیادہ ذلیل ہے یہ انسان کے سامنے اونٹ کی مینگنی زیادہ حقیر ہے۔

پیراں دتہ:۔ اونٹ کی مینگنی بہت ہی زیادہ ذلیل ہے۔

عبداللہ:۔ کیوں

پیراں دتہ:۔

اسلئے کہ بادشاہ اور چمار میں تو حرف ایک مرتبہ کا فرق ہے کہ وہ بادشاہ ہے اور چمار غریب ہے، ویسے دونوں انسان ہیں اور تمام خواہشات وحالات میں برابر ، اور مینگنی اور انسان میں تو قطعاً کوئی مناسبت ہی نہیں اور پھر مینگنی تو غلاظت اور نجاست ہے۔

عبداللہ:۔ پس بتلایئے کہ چمار کا لفظ زیادہ سخت ہے یا مینگنی کا ؟

پیراں دتہ:۔ مینگنی کا لفظ یقیناً بہت زیادہ سخت ہے۔

عبداللہ:۔

پس اگر چمار کا لفظ کہنے والے پر کفر کی اس قدر بھر مار ہے تو مینگنی کہنے والے پر تو زیادہ ہونی چاہیے۔ مگر ہمارا ایمان و یقین ہے کہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ فرمایا بالکل صحیح فرمایا مینگنی اور انسان میں تو

کچھ مناسبت ہو سکتی ہے لیکن خدا اور انسان میں مطلقاً کوئی مناسبت نہیں بھلا کہاں خالق اور کہا مخلوق اس کی عظمت اور شان کے مقابلہ میں آخر مخلوق کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے، پس خالق و مخلوق کے فرق بیان کرنے کیلئے جس طرح حضرت شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے مینگنی کا لفظ فرمایا اسی طرح حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے بادشاہ اور چمار کا مقابلہ کر کے مخلوق سے خالق کے درجہ کی بلندی کا اظہار کیا ہے اور کچھ نہیں۔

پیراں دتہ:۔

بالکل صحیح ہے اور ہمارا اس پر ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کسی ہستی کو مشابہت نہیں ہو سکتی اور اس کی عظمت وشان کے مقابلہ میں ہر ایک چیز عاجز ہے اور تعجب اس بات کا ہے کہ جب سب بزرگوں نے اس قسم کے مضامین اپنی اپنی کتابوں میں لکھے ہیں بلکہ تقویۃ الایمان سے زیادہ سخت لفظ لکھے ہیں تو یہ بریلوی اور کسی کو تو کچھ نہیں کہتے ، بلکہ ان کی تو تعظیم کا دم بھرتے ہیں اور اسی مضمون کے بلکہ ان بڑے بزرگوں سے ہلکا اور نرم مضمون لکھنے پر حضرت شہید کو پانی پی پی کر کوستے ہیں اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی ، یقیناً یہی کہ اور بزرگوں نے ارشادات اسلامی کی وجہ سے ان کے دین مذہب کو کوئی خطرہ نہیں اور حضرت شہیدؒ نے اردو عام فہم زبان میں اسلامی کتاب لکھی اس کی وجہ سے ان کے دین ومذہب کو نقصان پہنچتا ہے، محض یہ ضد ہے ورنہ حقیقت کچھ بھی نہیں۔

عبداللہ:۔

جی ہاں فی الواقع بات صرف اتنی ہی ہے، اب ارشاد سنئے

(۴) حضرت خواجہ نظام الدین دہلویؒ

یہ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے امام و مقتدا ہیں، فرماتے ہیں۔

ایمان کے تمام نشود تا ہمہ خلق نزد اوایں چنیں نہ نماید کہ پشک شتر،

(فوائد لفوائد صفحہ ۶۱)

کسی شخص کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک (خدائے قدوس کی شان و عظمت کے مقابلہ میں) تمام خلقت اسکے نزدیک ایسی معلوم نہ ہو جیسی کہ اونٹ کی مینگنی۔

(۵) اسی کا ترجمہ مولانا سید مبارک العلوی الکرامانیؒ یہ فرماتے ہیں۔

جناب سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ آدمی کو خدا پر پورا اعتقاد اور کامل بھروسہ رکھنا چاہیے اور مخلوق پر ذرا نظر کرنی نہ چاہیے زاں بعد آپ نے فرمایا کہ کسی شخص کا ایمان اس وقت تک کمال کے درجہ پر نہیں پہنچتا جب تک کہ ساری مخلوق اس کی نظر میں اونٹ کی مینگنی جیسی نہیں آتی۔

(سیرۃ الاولیاء، اردو صفحہ ۵۴۶)

(۶) حضرت امام غزالیؒ

الا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہ بَاطِلاً

(احیاء العلوم جلد چہارم صفحہ ۲۳۲ مطبوعہ مصر)

خبردار کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر ایک چیز باطل، غلط اور فضول ہے۔

(۷) حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی

یہ شیخ طریقت اور صوفی کامل ہیں فرماتے ہیں۔

پناہ بلندی و پستی توئی!!

ہمہ نیستند آنچہ ہستی توئی!!

(تحفۃ الاحرار جامی)

یا اللہ بلندی و پستی کی پناہ تو ہی ہے تمام مخلوق ہیچ ہے کچھ نہیں، جو کچھ ہے تو ہی ہے۔

دیکھئے ان دونوں ارشادات میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا تمام چیزوں کو باطل اور ہیچ فرمایا ہے اور ظاہر ہے کہ تمام چیزوں میں نبی بھی ہیں، صدیقین اور ولی بھی، بادشاہ کے بالمقابل چمار اس قدر ہیچ اور عاجز نہیں جس قدر کہ باری تعالیٰ کے سامنے مخلوق عاجز اور ہیچ ہے، اسی لئے ان بزرگوں نے صحیح فرمایا اور اس لئے حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے وہ فقرہ فرما کر خدائے قدوس کی توحید و عظمت و شان کو ثابت کیا۔

پیراں دتہ:۔

ان دونوں حوالوں میں تو باطل اور ہیچ چیزوں کو فرمایا گیا ہے انسان کو تو نہیں فرمایا

عبداللہ:۔

اول تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے کلام میں انسان نہیں فرمایا، انھوں نے بھی مخلوق فرمایا ہے، دوسرے یہ کہ چیز جس کو عربی میں "شی" کہتے ہیں اس میں تمام مخلوق شامل ہے۔ خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن عزیز میں فرماتے ہیں۔

کُلُّ شَیءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ (پارہ نمبر ۲۷)

سوائے ذات باری تعالیٰ کے سب چیز ہلاک ہونیوالی ہے۔

پس شی سے مراد یہ ہانڈی برتن نہیں ہوتے، بلکہ مخلوق مراد ہوتی ہے جیساکہ اس آیت کریمہ سے ثابت ہے، سو خدائے قدوس و برتر کے مقابلہ میں ہر ایک مخلوق خواہ چھوٹی ہو یا بڑی باطل اور نیست ہے۔

چند دوسرے مشائخ واولیائے کرام کے ارشادات

(۸) قال یحی بن معاذ الدنیا حانوت الشیطان

(احیاء العلوم جلد چہارم صفحہ ۱۸۰)

حضرت یحیٰی بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دنیا شیطان کی دکان ہے۔

(۹) قال بعضهم الدنيا جيفة فمن اراد منها شيئاً فليصبر على معاشرة الكلاب (احیاء العلوم جلد چہارم صفحہ ۱۸۱)

بعض اولیاء اللہ رحمہم اللہ نے فرمایا کہ دنیا ایک مردار چیز ہے، پس جو شخص اس سے کچھ لینا چاہے تو اس کو کتوں جیسی زندگی پر صبر کرنا پڑے گا۔

(۱۰) وعن اسمعیل بن عیاش کان اصحابنا یسھون الدنیا خنزیرۃ فلو وجدوا لھا اسما اقبح من ھذا سموھا به. (احیاء العلوم صفحہ ۱۸۲)

حضرت اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے بزرگ دنیا کو سوری کہا کرتے تھے اور اگر اس سے بھی برا اور کوئی نام پاتے تو دنیا کے لئے تجویز کرتے۔

(۱۱) قال الحسن واللہ لقد ادرکت اقواما کانت الدنیا اھون علیھم من التراب (احیاء العلوم صفحہ ۱۸۱)

حضرت حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے (اولیاء اللہ) کی ایسی جماعتیں دیکھی ہیں جن کے نزدیک دنیا مٹی سے بھی زیادہ ذلیل تھی۔

دیکھئے ان چاروں ارشادات میں ساری دنیا کو فرمایا گیا ہے، شیطان کی دکان

مردار سوری، مٹی سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

اور ظاہر ہے کہ خدائے قدوس کی وہ کونسی نعمت ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی وہ کونسی رحمت ہے جو اس دنیا میں نہیں، اسی دنیا میں کعبہ مکرمہ بھی ہے، اور روضۂ انور واقدس بھی جس کے اوپر ہر ایک مسلمان ہزار جان سے قربان ہے، اسی سرزمین دنیا میں انبیاء علیہم السلام بھی تشریف فرمارہے اور آج قبور مقدسہ میں آرام فرمارہے ہیں اور اسی دنیا میں صحابہ کرام، شہداء اسلام غازیان اسلام اولیائے کرام علماء، حفاظ، زہاد وعباد رحمہم اللہ تعالیٰ رہتے رہے اور رہتے رہیں گے۔ قرآن بھی یہاں موجود ہے اور احادیث مقدسہ بھی لیکن آپ دیکھ رہے ہیں کہ حضرات اولیائے کرام رحمہم اللہ اس دنیا کو کس قدر ذلیل الفاظ سے یاد فرما رہے ہیں کیا کوئی بد فطرت، بد قماش، بد نصیب ہے جو ان حضرات اولیائے کرام رحمہم اللہ پر حضرات انبیا علیہم السلام اور دیگر اکابر دین وشعائر اسلام کی توہین کی تہمت لگائے اور کہے کہ چونکہ انہوں نے دنیا کو برا کہا ہے اور دنیا میں سب کچھ کہا اس لئے انہوں نے معاذ اللہ ان سب حضرات کی بے ادبی وگستاخی کی، آئے کوئی مرد میدان رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا دعویدار اور کہے کہ ان تمام حضرات نے بھی توہین حضور فرمائی، (معاذ اللہ) لہٰذا یہ بھی!

اگر کوئی نالائق بیوقوف ایسا کہتا ہے تو یا تو وہ پرلے درجہ کا جاہل، اجہل، نالائق ہے ورنہ دجال، مکار اور مردود وملعون ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان حضرات اولیائے کرام نے اس دنیا کی مذمت کی ہے جو خدا سے غافل کردے اور جو بندے کو مغرور اور خدائے عزوجل کے سامنے متکبر بنادے اور ان تمام اقوال سے حق تعالیٰ عزاسمہ کی جلالت وعظمت شان کبریائی اور غلبہ وقدرت وقوت کاملہ ثابت کرنا مقصود ہے، پس اگر ان کے ارشادات سے حضرات انبیاء کرام اور دیگر

مقدسین حضرات اور مبارک مقامات واشیاء کو مستثنیٰ کیا جاتا ہے تو حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جب لفظ مخلوق فرمایا تو اس سے خاص حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کیوں مراد لی جاتی ہے؟

پیراں دتہ :۔

جی ہاں بالکل صحیح ہے اور اگر ایک عام لفظ فرمانے کی وجہ سے حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ پر فتویٰ لگایا جاتا ہے تو پھر تو از روئے انصاف خدا جانے ان کا یہ فتویٰ کہاں کہاں تک پہنچے گا، مگر انصاف ان کے اندر ہوتا تو اتنا ظلم ہی کیوں کرتے، ان کے اندر تو ضد، ہٹ دھرمی کے سوا اور کچھ ہے ہی نہیں، اور ضد اپنی فائدہ اپنا، لیکن گمراہ اور بے ایمان بنا رہے ہیں مخلوق خدا کو۔

عبداللہ :۔

جی ہاں اللہ تعالیٰ دنیا کی محبت سے بچائے اور اپنی رحمت سے ایمان کامل حق گوئی، حق بینی اور حق پژوہی کی نعمت عطا فرمائے آمین آمین۔

پیراں دتہ :۔

بزرگانِ دین کے ارشادات جو یہ آپ نے سنائے ہیں، کیا اور بزرگوں نے بھی اس قسم کے ارشادات فرمائے ہیں۔

عبداللہ :۔

برادرم! کوئی نبی (صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین) کوئی صحابی رضی اللہ عنہم اجمعین، کوئی ولی عالم مجتہد فقیہہ (رحمہم اللہ تعالیٰ) ایسے نہیں گذرے جن کی مبارک زبانوں سے اس قسم کے الفاظ نہ نکلے ہوں اور اپنی امتوں، مریدوں، معتقدوں، شاگردوں کو توحید کی یہ تعلیم نہ دی ہو، باوجود یہ کہ آج بہت سی اسلامی کتابیں دستیاب نہیں ہوتیں اور جس قدر دستیاب ہوتی بھی ہیں اب سب کا مطالعہ بھی

دشوار ہے لیکن بایں ہمہ اس وقت بے شمار حضرات کے لاتعداد ارشادات اس مضمون کے پیش کر سکتا ہوں۔ کیونکہ ہر وہ شخص جو خدائے قدوس کی توحید پھیلانا چاہتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا درجہ بلند بندوں کو سکھانا چاہتا ہے ضروری و لازمی ہے کہ وہ خالق و مخلوق عبد و معبود کے فرق کو ظاہر کرے اور جب فرق ظاہر کرے گا تو اس قسم کے الفاظ بالیقین بالضرور کہنے پڑیں گے۔ ورنہ خالق و مخلوق کا فرق ہی ظاہر نہیں ہو سکتا ہیں انشاء اللہ کسی اور صحبت میں اور ارشادات عرض کروں گا اس وقت آپ حضرات کے محبوب عدد (۱۱ شریف) ہی اکتفا کرتا ہوں گر قبول افتد زہے عزو شرف۔

بس اس تمام تقریر کا خلاصہ یہ سمجھو کہ ہم جس وقت حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا مقابلہ مخلوق سے کریں گے تو کہیں گے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے افضل، اعلیٰ، برتر، بالا، اشرف واعظم واکرم ہیں۔ مخلوقات عالم میں تمام کمالاتِ عالیہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بے نظیر بے عدیل، بے مثیل بے شریک ہیں، کوئی نبی مرسل، کوئی ملک مقرب، کوئی ہستی، کوئی جن، کوئی انسان آپ کے مرتبہ عالی تک نہیں پہنچ سکتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام کمالات علمیہ وعملیہ میں

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

کا مصداق اتم ہیں، جو شخص یہ عقیدہ نہ رکھے وہ ہمارے نزدیک کافر، اکفر بے ایمان ہے، اور جس وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کا مخلوقاتِ عالم سے مقابلہ کریں گے تو کہیں گے کہ اللہ جل شانہ و جل جلالہ احکم الحاکمین رب العالمین ہے مخلوقات کی تمام صفات سے منزہ، مبرا، مقدس اور پاک ہے اور مخلوقات میں سے کوئی مخلوق خدائے قدوس کی کسی صفت میں کسی حالت و وقت میں مطلقاً شریک و

سیم نہیں ہو سکتی، دنیا کے تمام بادشاہوں کا درجہ جس قدر مٹی کے ایک ذرے سے بلند ہے، خدائے ذوالجلال، مالک الملک کا درجہ تمام مخلوقات سے اس سے بھی بلند وبالا ارفع و علی ہے۔

عقیدہ :۔

یہی تمام دنیائے اسلام کا عقیدہ ہے اور یہی عقیدہ تمام بزرگان اہل سنت والجماعت کی کتابوں سے میں نے سنایا۔ الحمد للہ ہمارا بھی عقیدہ ہے، اسی پر جینا چاہتے ہیں اور اسی پر مرنا اور انشاء اللہ اسی عقیدہ پر قیامت کے روز اٹھنا چاہتے ہیں۔

ایها الثقلین اشهد وا بانا نشهد ان لا اله الا الله وحده لاشریک له ونشهد ان محمد اعبده و رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ولوکره المشرکون و جعله قمرا منیر اوداعیا الی الله باذنه و سراجا منیرا و کافة للناس بشیر ونذیرا علی هذه الشهاده نحییٰ وعلیها نمت وعلیها نبعث انشاء الله تعالیٰ

بس اب وقت بہت گزر گیا، یار زندہ صحبت باقی انشاء اللہ تعالیٰ باقی پھر کسی وقت عرض کروں گا۔

پیراں دتہ :۔

بہت اچھا جزاک اللہ، میں اب جاتا ہوں، پھر کسی وقت حاضر خدمت ہوں گا۔

عبداللہ :۔ وعلیکم السلام، فی امان اللہ۔

تتمہ

بریلوی دین ومذہب کے چند عقائد واعمال

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

اب دل چاہتا ہے کہ بریلوی مذہب کا ایک مختصر سا نقشہ بھی آپ کے سامنے رکھ دیا جائے، تاکہ ناظرین کو پورا اندازہ ہو جائے، چنانچہ ملاحظہ فرمائیے اور شریعت اسلامیہ کے ساتھ اس کا مقابلہ اور موازنہ کر کے فیصلہ فرمائیے

(۱) خدائے قدوس اور رسول اکرم ﷺ کا مرتبہ

جو دیکھا کے طواف کر کے رہا مدینے کے زایروں میں
نظر میں آیا ہے ہو بہو تو ہزار دیکھا ہے سر جھکا کر

(انوار علی پور صفحہ ۱۱)

انوار علی پور ایک کتاب ہے جس میں بریلوی کے امیر ملت قبلہ اول اعلیٰ حضرت مجدد دین ومذہب پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کی تعریف اور مدحتیں ہیں، اور علی پور شریف سے یہ کتاب شائع ہوئی ہے، اس کا ہی یہ شعر ہے جو اپنے قبلہ عالم کے لئے لکھا گیا ہے۔ کہ میں نے مکہ شریف کا طواف کیا اور مدینہ شریف کی بھی زیارت کی لیکن یا قبلہ عالم مجھے تو دونوں جگہ آپ ہی آپ نظر آئے خدا بھی آپ ہی نظر آئے اور رسول بھی آپ ہی۔

بریلوی کا کعبہ

سوال حج پہ محشر میں جو پوچھیں گے تو کہدونگا
میں زائر ہوں علی پور کا علی پور والیا شاہا،

(انوار علی پور صفحہ ۸)

مرید عرض کرتا ہے کہ

اگر قیامت کے روز مجھ سے پوچھا کہ حج کیوں نہیں کیا تو کہدوں گا کہ میں نے اس سے بہتر کام کیا ہے کی علی پور کی زیارت کرتا رہا اور علی پور چونکہ کعبہ شریف سے افضل ہے اس لئے اعلیٰ کو چھوڑ کر ادنی کی طرف کیوں جاؤں۔

سچی بات کہی جب انکے عقیدے میں مکہ اور مدینہ میں پیر ہی پیر ہے جیسا کہ اوپر کے شعر میں معلوم ہوا تو پھر پیر کا گھر کعبہ اور اس کا طواف حج ہے (نعوذباللہ)

شریعت اسلامیہ میں دو جہاں سے افضل واشرف کائنات ارض وسماء کے مرشد اعظم اقدس واطہر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حج فرض، حضور کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی زیارت مبارکہ سے مستفید ہونے والے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ پر حج فرض، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس شہر کے رہنے والوں پر حج فرض اور حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کی زیارت کرنے والوں پر حج فرض، لیکن بریلوی اپنے کو معاذاللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا خدا کے برابر جانتے ہیں، کہ ان کے شہر کی زیارت حج معاف کر دیتی ہے۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی

تھی تجھ کو یہ پیاری بہت امت جدائی کی تھی نہ تاب ہرگز
عرب سے آیا ہوں خفیہ ادھر پھریں تو ثانی خطاب کر

(انوار علی پور صفحہ ۱۱)

یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو امت بہت پیاری تھی اور اس کی جدائی گوارا نہ تھی اس لئے آپ چھپ کر اور بھیس بدل کر عرب سے علی پور میں میرے قبلہ عالم کی شکل میں آگئے۔ مطلب یہ ہوا کہ یہ قبلہ عالم پیر جماعت علی پور جماعت علی شاہ نہیں ہیں بلکہ معاذاللہ ثم معاذاللہ فی الحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۴) تمام انبیاء علیہم السلام کی بے ادبی

پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے انبیاء کو کہا اگر وہ انبیاء کے تم کو لقب (نبی کا) ہی دیا گیا ہے اور ہم پر وہ عنایتیں ہوئی ہیں کہ تم پر نہیں ہوئیں (اسلام کی چوتھی کتاب مصنفہ غلام قادر صاحب بھیروی لاہوری، مفتی اعظم وفقیہ اکرم حضرات بریلوی)

شریعت اسلامیہ

انبیاء علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے دو عالم سے بزرگی شرف اور فضیلت عطا فرمائی ہے، اور جس قدر عنایتیں انبیاء علیہم السلام کے مقدس گروہ پر کی ہیں مخلوقات عالم میں سے کسی کسی پر نہیں، بیشک ہر ایک مسلمان کا یہی عقیدہ ہے اور منکر اس کا بالاتفاق کافر ہے۔

امت مرزائیہ کا البتہ عقیدہ اپنے کاذب اور مفتری نبی کے متعلق ہے کہ

وہ تمام انبیاء سے معاذ اللہ افضل ہے چنانچہ اس نے خود اپنی کتابوں میں اس قسم کے دعوے کیے ہیں۔

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے !!!
من بعرفان نہ کمترم ز کسے !!
(در ثمین صفحہ ۱۶۳)

نبی اگرچہ بہت سے ہوئے ہیں لیکن میں بھی معرفت و خداشناسی میں کسی سے کم نہیں ہوں۔

اس شعر میں مرزا نے دعویٰ کیا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے کمالات کا میں جامع ہوں، اب آگے اس سے بھی آگے بڑھتا ہے اور کہتا ہے

زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیرہنم
(در ثمین صفحہ ۱۶۵)

ہر ایک نبی میرے آنے سے زندہ ہو گیا اور (معاذ اللہ) سارے رسول میرے پیراہن (جیب) میں چھپے ہوئے ہیں۔

(۵) تمام انبیاء علیہم السلام کی عموماً اور حضرت یوسف علیہ السلام کی خصوصاً بے ادبی

اسی کتاب انوار علی پور میں اپنے قبلہ عالم کی تعریف کرتے ہوئے تمام انبیاء علیہم السلام کی بے ادبی کرتے ہیں اور سیدنا یوسف علیہ السلام جیسے جلیل المرتبت نبی کا اسم گرامی لے کر گستاخی بجاتی ہے کہتے ہیں۔

خادم ہیں تیرے سارے جتنے حسین جہاں کے
یوسف سے تجھ پر قرباں شیریں مقال والے۔

(انوار علی پور صفحہ ۱۰)

اس شعر میں جہاں کے حسینوں سے مراد وہ حسین نہیں جو شکلاً خوبصورت ہوں کیونکہ یہ شعر پیر صاحب کی تعریف میں ہے اور پیر کے لئے یہ کوئی صفت نہیں کہ وہ شکل و صورت کے لحاظ سے حسین ہو۔ بلکہ یہاں جہاں کے حسینوں سے مراد وہ حسین ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حسن باطن عطا فرمایا ہو اور اسی حسن و باطن کی وجہ سے مرید پیر کا عاشق ہوتا ہے۔ اس شعر میں پیر صاحب کے متعلق کہا گیا ہے۔

کہ دنیا کے جس قدر بھی حسن باطن رکھنے والے حسین ہیں وہ سارے کے سارے آپ کے خادم ہیں اور یوسف علیہ السلام جیسے جس قدر بھی خوش کلام حضرات ہیں وہ سب آپ پر صدقے اور قربان ہوتے ہیں۔

شریعت اسلامیہ

کی رو سے ہر ایک مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن باطن جس قدر انبیاء علیہم السلام کو عطا فرمایا ہے اتنا کسی انسان تو انسان فرشتوں کو بھی نہیں دیا گیا اور شیریں مقالی و خوش کلامی میں بھی انبیاء علیہ السلام کا درجہ سب سے بلند ہے۔

حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کی بے ادبی

حضرت پیر جیلانی منبر پر وعظ کرتے ہوئے حضرت خضر علیہ السلام کو بارہا فرماتے تھے، اے اسرائیلی ٹھہر کر محمدی کا کلام سن، (اسلام کی چوتھی کتاب مولفہ مفتی غلام قادر صاحب) اسرائیلی عام طور پر یہود و نصاریٰ کو کہا جاتا ہے۔

شریعت اسلامیہ میں اول تو آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء علیہ السلام ایک طرح سے سید المرسلین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں، جیسے

کہ شریعت اسلامیہ کے خادم مخلص مجدد اعظم حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دار العلوم دیوبند نے اپنی مبارک کتاب تحذیر الناس میں اور دیگر اکابر علمائے دیوبند نے اپنی مختلف تصانیف میں تحریر فرمایا ہے، اس لئے خضر علیہ السلام اسرائیلی نہیں بلکہ محمدی ہیں، اور ان کو اسرائیلی کہنا اور خود کو محمدی کہنا نہ صرف خضر علیہ السلام کی بے ادبی و گستاخی ہے، بلکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ بھی کم کرنا ہے۔

دوسرے یہ کہ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اور بعثت کے بعد تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوتیں اور شریعتیں ختم ہو چکی ہیں جو انسان اور جن دنیا کے اندر زندہ موجود ہیں اس پر فرض ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ورنہ کافر اور بے ایمان کہلائے گا، اس لئے خواہ خضر علیہ السلام جو زندہ موجود ہیں۔ ان کو اسرائیلی، یعنی یہودی کہنا حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کی سخت توہین بے ادبی اور گستاخی ہے مسلمان انکو مومن کامل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کا خادم اور اللہ تعالیٰ کا مقدس بندہ جانتے ہیں۔

(۷) حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی گستاخی و بے ادبی

یہ ناپاک جملہ سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی کی طرف منسوب کر کے بریلوی مفتی نے حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی بھی سخت ترین بے ادبی اور گستاخی کی ہے، اور ان کی ذات و مبارک پر سخت ترین اتہام افترا اور بہتان باندھا ہے، جیسی کہ انکی عادت ہے کہ اللہ والوں پر جھوٹے الزام لگاتے ہیں، ہمارا چیلنج ہے کہ مفتی کا یہ خود ساختہ فقرہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

کی کسی تصنیف و تحریر میں موجود نہیں

اعمال

(۸) آداب وضو:

وہابی شیطانی، کذابی، (مراد دیوبندی) سے بدن لگ جائے تو وضو کی تجدید (تازہ وضو کرنا) مستحب ہے (فتاویٰ رضویہ کتاب الطہارت صفحہ ۱۹)

شریعت اسلامیہ میں کسی کو ہاتھ لگانے یا بدن چھو جانے سے تازہ وضو کرنے کا حکم نہیں البتہ ہندو دھرم میں ہے کہ ملیچھ کا سایہ بھی پڑ جائے تو اشنان کرو۔

بریلوی مذہب کا یہ فتوٰی شاید اسی اصول پر ہے **تشابہت قلوبھم**

(۹) آبِ وضو

وضو کے اس مبارک حکم کے بعد یہ بھی سنئے لیجئے کہ وضو کا پانی کیسا پاکیزہ ہونا چاہئے ارشاد ہے۔ حقہ کا پانی قطعاً پاک ہے۔ اس سے وضو بھی کرے تو ہو جائے گا۔

(فتاوی رضویہ صفحہ ۳۴۴ کتاب الطہارۃ)

ایسے شاندار وضو کے لئے پانی بھی ویسا ہی شاندار ہونا چاہیے، سچ ہے جیسی روح ویسے فرشتے اور حقہ کے پانی کے پاک ہونے کی سب سے بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت خود حقہ کا بہت شوق فرماتے تھے۔

شریعت اسلامیہ میں حقہ کا بدبودار پانی نجس و ناپاک ہے، کپڑے کو لگ جائے تو کپڑا پاک کرے۔

(۱۰) مسواک

مسواک بالشت سے زیادہ ہو تو شیطان اس پر سوار ہو جاتا ہے۔
(فتاویٰ رضویہ صفحہ ۲۴)

(۱۱) نماز

ایسے مبارک و مطہر وضو کے بعد نماز کا تقدس ملاحظہ ہو ارشاد ہے۔

نمازی اپنی نماز میں اپنی یا بیگانی عورت کے فرج کے اندر کی طرف نظر کرے تو نماز فاسد نہیں ہوتی (فتاویٰ رضویہ صفحہ ۷۶ کتاب الطہارہ)

غیر مسلموں میں ایک فرقہ ہے اس میں عورت کے لئے مرد کی اور مرد کیلئے عوت کی شرمگاہ دیکھنا بہت بڑی عبادت بلکہ مدارِ نجات ہے۔

شریعت اسلامیہ میں نامحرم کے ستر کی طرف بلکہ نامحرم عورت کے چہرے کی طرف بھی قصداً دیکھنا حرام ہے، چہ جائیکہ بیگانی عورت کی فرج اور پھر اندر کی طرف دیکھنا اور نماز میں تو یہ فتویٰ صرف مجدد صاحب بریلوی ہی دے سکتے ہیں۔ دنیا کے اور کسی مفتی اسلام کی اس قدر جرأت نہیں ہو سکتی، اللہ کے بندے نے یہ بھی تو نہ کہا کہ اگر اتفاقاً نظر پڑ جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، بلکہ کہا کہ "نظر کرے" مراد کہ قصداً بھی دیکھے تو نماز میں خلل نہیں آتا، لاحول ولاقوۃ الا باللہ

ع زبان در ذکر دل در فکر عام

نماز انتہائی خشوع و خضوع، طہارت و نفاست، پاکیزگی و تقویٰ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، اسی طرح واسطے شریعت اسلامیہ کے رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تَعْبُدِ اللّٰہ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ۔
اللہ کی عبادت اس طرح کرو (نماز اس خشوع و خضوع و حضور قلب سے پڑھو کہ گویا تم خود باری تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم نہیں دیکھتے تو وہ یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔

"گیارہویں شریف" کی نیاز کے دلدادہ حضرات کی ضیافت مزاج کیلئے انہیں گیارہ نمبروں پر اکتفا کرتا ہوں۔

من آنچہ شرط بلاغ است باتو می گویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہ مستقیم پر چلائے، آمین

☆☆☆ تمت بالخیر ☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆